# حال احوال

تاریخ وارمکی اور غیرمکی زرعی خبریں، تتبرتا دیمبر 2015

جس کھیت سے دہقال کومیسرنہ ہوروزی

روٹس فارا یکوٹی

2015

# حال احوال

تاریخ وارمکی اور غیرمکی زرعی خبرین، ستمبرتا دسمبر 2015

تحریر و ترتیب صبیحه حسن

جس کھیت سے دہقال کومیسرنہ ہوروزی

# فهرست مضامين

صفحهنمبر	عنوان
vii	مخففات
x	ابتدائيه
1-71	الف_ملکی زرعی خبریں
1-17	ا۔ زرعی مواد
1	ניאנט
7	يانى
15	€
16	کسان ا مزدور
17-24	١١- زرعي مداخل
17	کسان چکن کسان چک
19	قدرتى اور صنعتى زراعت
20	كها د
21	زرعی مشینری
21	زر طافی
22	زر <u>ی قر ضے</u>
23	زرع <del>خ</del> شق
24-28	ااا۔ غربت اور غذائی تحفظ
24	غربت
27	غذائي تتحفظ

ائی اور نفترآ ور فصلیں 37-	۱۷۔ غذ
لين 28	غذائى فصا
32	کھل سبزہ
ىلىن 33	نقترآ ورفض
رت 46-46	۷۔ تجار
38	برآ مدات
44	درآ مدات
ر پوریٹ شعبہ 48-	VI −NI
نياں 46	غذائی کمپذ
ی کم کمپنیاں 47	مشروبات
ياں 48	كھادىمىينې
ل مویثی، ماہی گیری اور مرغبانی 4-53	L _VII
49	مال موليڅ
52	ماہی گیرک
52	مرغبانى
احول 61-	اااV۔ ا
54	زمين
58	پانی
60	فضا
ى تبديلى 63-	Xا۔ مو
را بی اجلاس	عالمی سرب
62 =	سبزمعيشه

×۔ قدرتی بحران	63-66
سيلاب	64
<i>ذائر</i> له	64
XI- مزاحمت	66-69
زيين	66
پانی کی قلت	68
امدادی قیمت	68
XII - بیرونی امداد	69-71
عالمی بدیک	69
ایشیائی ترقیاتی بینک	70
جاپانی امداد	70
جرمن امداد	71
اقوام متحده کی امداد	71
ب۔ عالمی زرمی خبریں	72-88
ا۔ زرعی مواد	72
زيين	72
۱۱_ زرعی مداخل	72-73
قدرتى اور صنعتى طريقه زراعت	72
ااا۔ غربت اور غذائی تحفظ	73-74
غربت	73
غذائي نخفظ	74
١٧- غذائي اور نقذآ ورفصليس	74-75
غذائي فصليں	74

۷۔ تجارت	75-76
برآمات	75
٧١ - كاربوريث شعبه	76-77
خورده فروش کمپنیال	76
غذائی نمینیاں	76
زرعی ادویات کی کمپنیاں	77
٧١١ مال مويثى، ما ہى گيرى اور مرغبانى	77-78
مال مولیثی	77
مرغبانى	77
٧١١١ ماحول	78-80
زمين	78
جگل	79
پانی	80
فضا	80
XI- موسمی تبدیلی	81-86
عالمی حدت	82
عالمی سربراہی کانفرنس	83
x۔ قدرتی بحران	86-88
سيلاب	86
جنگلی آگ	87
ز <i>لز</i> له	88
XI- مزاحمت	88
XII بیرونی امداد	88

ADB Asian Development Bank

**AEDB** Alternative Energy Development Board

AMP Anjuman Muzareen Punjab

ANP Awami National Party

APTMA All Pakistan Textile Mills Association BISP Benazir Income Support Program

BNP Balochistan National Party CAI Cotton Association of India

CCBPL Coca-Cola Beverages Pakistan Limited

**CDA** Capital Development Authority

**CDFA** Corporate Dairy Farmers Association of Pakistan

**CDWP** Central Development Working Party

CRFG China Railway First Group
DAP Diammonium Phosphate
DCO District Coordination Officer

**DFID** Department for International Development

**DFIs** Development Finance Institutions

DHA Defence Housing Authority
DPP Department of Plant Protection

**EPZ** Export Processing Zone

**FAO** Food and Agriculture Organization

FBR Federal Board of Revenue FDA Food and Drug Administration

FICCI The Federation of Indian Chambers of Commerce and

Industry

FPCCI Federation of Pakistan Chambers of Commerce & Industry

FSSAI Food Safety and Standards Authority of India

**FWO** Frontier Works Organization

GCF Green Climate Fund GPO General Post Office

IAEA International Atomic Energy Agency

IARC International Agency for Research on Cancer ICAC International Cotton Advisory Committee

ICARDA International Center for Agricultural Research in the Dry

Areas

ICCBS International Centre for Chemical and Biological Sciences
IFRC International Federation of Red Cross and Red Crescent

Societies's

IMF International Monetary Fund

**IPCC** Intergovernmental Panel on Climate Change

IPRs Intellectual Property Rights IRSA Indus River System Authority

**IUCN** International Union for Conservation of Nature

JICA Japan International Cooperation Agency

KMC Karachi Metropolitan Corporation

KPK Khyber Pakhtunkhwa

KWSB Karachi Water and Sewerage Board

LBOD Left Bank Outfall Drain

LEGS Livestock Emergency Guidelines and Standards

NARC National Agriculture Research Centre

NBSAP National Biodiversity Strategy and Action Plan

NDMA National Disaster Management Authority
NEPRA National Electric Power Regulatory Authority

NHA National Highway Authority

NIO The National Institute of Oceanography

NKP Nitro Phosphorus Potassium NOC No Objection Certificate NOP National Organic Program

NP Nitro Phosphate

PAAPAM Pakistan Association of Automotive Parts & Accessories

Manufacturers

PAC Public Accounts Committee

PAEC Pakistan Atomic Energy Commission

Pak-EPA Pakistan Environmental Protection Agency
PARC Pakistan Agricultural Research Council

PASSCO Pakistan Agricultural Storage and Services Corporation

PCGA Pakistan Cotton Ginners' Association

PCRWR Pakistan Council of Research in Water Resources

PEEP Punjab Enabling Environment Project

PFMA Pakistan Floor Mills Association

PFVA All Pakistan Fruit and Vegetable Exporters, Importers &

**Merchants Association** 

PIAIP Punjab Irrigated Agriculture Investment Program

PKI Pakistan Kissan Etihad

PNR Petroleum and Natural Resources

PPA Pakistan Poultry Association

PPAF Pakistan Poverty Alleviation Fund

PSC Punjab Seed Corporation

PSIC Punjab Small Industries Corporation PSMA Pakistan Sugar Mills Association

RDF Research and Development Foundation REAP Rice Exporters Association of Pakistan

**RO** Reverse Osmosis

SAB Sindh Abadgar Board

SAGP Sindh Agricultural Growth Project SAU Sindh Agriculture University Tandojam

SCA Sindh Chamber of Agriculture

SCCI Sialkot Chamber of Commerce and Industry
SDPI Sustainable Development Policy Institute
SEPA Sindh Environmental Protection Agency

SIAPEP Sindh Irrigated Agriculture Productivity Enhancement

**Project** 

SIDA Sindh Irrigation and Drainage Authority

**SPC** Sindh Progressive Committee

**SPO** Strengthening Participatory Organization

SRSP Sarhad Rural Support Programme

SUPARCO Space and Upper Atmosphere Research Commission

TCP Trading Corporation of Pakistan

TDAP Trade Development Authority of Pakistan

TI Transparency International

TRIPS Trade-Related Aspects of Intellectual Property Rights

**UAF** University of Agriculture Faisalabad

**UNFCCC** The United Nations Framework Convention on Climate

Change

**USAID** United States Agency for International Development

**USDA US Department of Agriculture** 

USPCASW U.S.-Pakistan Center for Advanced Studies in Water

UVAS University of Veterinary and Animal Sciences WAPDA Water and Power Development Authority

WFP World Food Program

WHO World Health Organization

WMO World Meteorological Organization

WPEP Wheat Productivity Enhancement Program

WTO World Trade Organization

# ابتدائيه

ستمبرتا دسمبر 2015 کے واقعات پرنظر ڈالیس تو صاف نظر آتا ہے کہ اقوام عالم دو تضادات کے درمیان دیجے جانے پر مجبور کردی گئی ہے۔ ایک طرف موسی تبدیلی کا چیلنے ہے تو دوسری طرف آزاد تجارت کے پیچے اس استحصالی نظام کا اسلسل ہے جس نے موسی تبدیلی جیسے بحران کو خود جنم دیا۔ دونوں تیزی سے مختلف سمت میں سفر کررہے ہیں اور انسانیت اس تناؤ کے بھے کسی بھیا تک تباہی کے انتظار میں ہے۔ عالمی معاثی نظام میں بنیادی تبدیلی کے بغیر موسی تبدیلی سے امنڈتی تباہی سے نمٹانہیں جاسکتا ہے۔ اس کو سجھنے کے لئے ہم پچھلے چارمہینوں کی پچھ خبروں پر نظر ڈالتے ہیں۔

ورسر 2015 میں دواہم بین الاقوای اجلاس منعقد ہوئے ایک عالمی ادارہ تجارت یا ڈبلیوٹی او دارتی اجلاس جو نیروبی، کینیا میں ہوا اور دوسرا پیرس، فرانس کے نواحی علاقے میں اقوام متحدہ فریم ورک برائے موتی تبدیلی (UNFCCC) کوپ 21 کا سربراہی اجلاس تھا۔ ایک میں آزاد تجارت کے فروغ کے لیے کسانوں کو دی جانے والی زرتلافی اور غذائی تحفظ کے لیے خوراک کے حکومتی ذخائر (پبک اسٹاک ہولڈنگ) کے خاتمے پر اصرار تھا۔ دوسرے میں شریک ممالک نے اپنے تفصیلی منصوبے جمع کروائے جن میں بتایا گیا ہے کہ وہ کسی طرح اپنی سرحد میں کاربن اخراج کو 2020 کے بعد کم کریں کروائے جن میں بتایا گیا ہے کہ وہ کسی طرف نشقل کرنے اور موتئی تبدیلی سے پیدا ہونے والے مسائل کے۔ ترقی پزیر ممالک کو صاف توانائی کی طرف نشقل کرنے اور موتئی تبدیلی سے پیدا ہونے والے مسائل سے خشفے کے لیے کئی بلین ڈالرز درکار ہیں۔ چیر سال قبل امریکی سیریٹری آف اسٹیٹ جیلری کائنٹن نے موتئی تبدیلی سے متاثر غریب ممالک کی مدد کے لیے سال 2020 تک 100 بلین ڈالرز فراہم کرنے کا اعلان کیا تھا اور ترقی یافتہ اقوام نے ساتھ دینے کا وعدہ بھی کیا تھا۔ اس ہدف کے لیے مقررہ وقت ختم اعلان کیا تھا اور ترقی یافتہ اقوام نے ساتھ دینے کا وعدہ بھی کیا تھا۔ اس ہدف کے لیے مقررہ وقت ختم ہونے کو ہے اور اب UNFCCC کی سیر نہیں ہوئی ہیں کہ اس"امداد کا کوئی روڈ میپ نہیں ہوئی دورس کی طرف سے بھارت جیسا ملک جوگرین ہاؤس گیس خارج کرنے والا اب تیسرا بڑا ملک ہے دوٹوک الفاظ میں کہ چکا ہے کہ اسے اپنی معاشی ترقی کے لیے رکازی ایندھن کے تیسرا بڑا ملک ہے دوٹوک الفاظ میں کہہ چکا ہے کہ اسے اپنی معاشی ترقی کے لیے رکازی ایندھن کے تیسرا بڑا ملک ہے دوٹوک الفاظ میں کہہ چکا ہے کہ اسے اپنی معاشی ترقی کے لیے رکازی ایندھن کے تیسرا بڑا ملک ہے دوٹوک الفاظ میں کہہ چکا ہے کہ اسے اپنی معاشی ترقی کے لیے رکازی ایندھن کے تیسرا بڑا ملک ہے دوٹوک الفاظ میں کہہ چکا ہے کہ اسے اپنی معاشی ترقی کے لیے رکازی ایندھن کے تیسرا بڑا ملک ہے دوٹوک الفاظ میں کہہ چکا ہے کہ اسے اپنی معاشی ترقی کے لیے دوراک

استعال میں اضافے کی ضرورت ہے یا پھر بحثیت ترقی پزیر ملک اسے کئی بلین ڈالرز امداد کے طور پر چاہیں تاکہ وہ ماحول دوست توانائی کی طرف سفر آسانی سے طے کرسکے۔ اس طرح کے خیالات کا اظہار افریقی ممالک کی طرف سے زمبابوے کے صدر رابرٹ موگا بے نے پیرس مزاکرات میں بوں کیا:

"افریقی ممالک پرموسی تبدیلی کی وجوہات کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے لیکن اس سے پیدا ہونے والے خطرات افریقہ پر منڈلا رہے ہیں۔ افریقی ممالک کے پیدا ہونے والے خطرات وہ ذرائع نہیں جن سے وہ خشک سالی اور سطح سمندر میں اضافے جیسے خطرات کا مقابلہ کرسکیں"۔

انہوں نے زور دے کر کہا کہ 'نہم اس سلسلے میں نہ زیادہ ذمہ داری لے سکتے ہیں اور نہ لیں گے کیونکہ ایسا کرنے سے افریقی ممالک کی ترقی اور غربت دور کرنے کی کوششیں متاثر ہوں گئ'۔ کاش اس موقع پر ترقی پر بریممالک کی طرف سے کوئی سربراہ اس ترقی کے ماڈل پر بھی آ واز اٹھا تا جو ڈبلیو ٹی او اور عالمی امدادی اداروں کی طرف سے ہم پر مسلط ہے۔ ترقی پزیر ممالک کی بیہ خاموثی ان کی اپنی آبادی کی اکثریت، جوموعی تبدیلی سے سب سے زیادہ متاثر ہے پر بہت گراں گزر رہی ہے اور بیہ وہ آبادی ہے بس پر قطعاً کاربن اخراج کی ذمہ داری عائد ہی نہیں ہوتی۔ موقی تبدیلی کی عالمی سربراہی کانفرنس کے موقع پر آکسفیم کی جانب سے جاری رپورٹ میں اس حوالے سے کہا گیا کہ دنیا کی آ دھی آبادی ایک موقع پر آکسفیم کی جانب سے جاری رپورٹ میں اس حوالے سے کہا گیا کہ دنیا کی آ دھی آبادی ایک موقع پر آکسفیم کی جانب سے جاری رپورٹ میں اس حوالے سے کہا گیا کہ دنیا کی آ دھی آبادی ایک موقع بن اس جمع اور تفریق سے بیہ بات تو سامنے آگئ کہ موتی تبدیلی کی بحث میں معاشی انصاف کے موضوع کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اور بہی بات اس بحث میں 'دموتی انصاف'' کا نعرہ معاشی انصاف کے موضوع کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اور بہی بات اس بحث میں 'دموتی انصاف'' کا نعرہ معاشی انصاف کے موضوع کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اور بہی بات اس بحث میں 'دموتی انصاف'' کا نعرہ میں زراقریب سے د کھتے ہیں۔ آ ہے اب ہم آ زاد تجارت کے 'شرات' کو اپنے ملک کے تناظر میں زراقریب سے د کھتے ہیں۔

زراعت کے حوالے سے پاکستان میں وزیر اعظم کا کسان پیکی پچھلے چار مہینوں کی سب سے اہم خبر بن کر ابھرا۔ کسان مزدوروں کی مگڑتی ہوئی حالت زار کے بجائے بلدیاتی امتخابات کے انعقاد نے

وزیر اعظم کو مجبور کیا کہ وہ کسانوں پر پے در پے پڑتے زخموں پر پچھ مرہم رکھیں۔کسان مزدوروں پر سب سے کاری ضرب تو آ زاد تجارت کا نظام خود لگا رہا ہے۔اس حوالے سے وفاقی وزیر برائے قومی غذائی تحفظ و تحقیق سکندر حیات بوس نے خوراک کے عالمی دن کے موقع پر یوں کہا:

'' پاکستان میں کسان خوراک کی کم پیداوار کی وجہ سے نہیں بلکہ اضافی و خیرے کی وجہ سے نہیں بلکہ اضافی و خیرے کی وجہ سے بحران کا شکار ہیں۔ غذائی اجناس کا عالمی و خیرہ اس وقت انتہائی سطح پر ہیں'۔ ہے جبکہ ان کی قیمتیں انتہائی مخلی سطح پر ہیں'۔

یا کتان میں ستم بالائے ستم یہ ہے کہ کسانوں کی بڑی تعداد کے پاس اپنی زمین نہیں ہے اور سبز انقلاب کے بعد محتاج (صنعتی) زراعت نے زرعی پیداوار میں اضافہ تو ضرور کیا مگر کس قیمت بر؟ نیج سے لے کر ڈیزل اور یانی تک اور زرعی ادویات سے لے کر زرعی مشینری اور ذرائع آمد و رفت تک ہر مداخل بر کسان، جوقرض لے کر زراعت شروع کرتا ہے، کو قیت ادا کرنی پڑتی ہے جومستقل بڑھ رہی ہے۔اس صنعتی زراعت کی قیمت کا اندازہ لگانے کے لیے ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ ہائبرڈ نیج، زرعی ادویات اور مصنوعی کھاد کی درآ مدنے ہمارے تجارتی خسارے میں کتنا اصافہ کیا ہے؟ اس سے ہمارے ملکی قرضوں میں کتنا ضافہ ہوا ہے؟ ہمارے گیس کے ذرائع اور ماحول پر اس کا کیا اثر پڑا؟ حکومتیں الی زراعت کوفروغ دینے میں کتنی زرتلافی دیتی آئی ہیں؟ الی زراعت نے عام لوگوں، خاص طور سے کسان خاندانوں کی صحت یر کیا اثرات مرتب کیے ہیں؟ اور صحت یر ان کے اخراجات میں کتنا اضافہ ہوا ہے؟ ان سب اخراجات کو اکھٹا کرلیں اور پھر حساب لگائیں کہ اس زیادہ پیداوار کی اصل قیمت کیا ہے؟ صنعتی زراعت نے کسانوں کی خود مختاری اور پائیدار زراعت کو کمپنیوں کے ہاتھ دے کر جو کھیل کھیلا ہے وہ اب''اضافی پیداوار' کی صورت میں بورا چکر مکمل کرنے نیا بحران پیدا کرچکا ہے۔ عالمی ادارے جو کمپنیوں کے حق ہی میں بات کرتے ہیں کا اب تقاضہ ہے کہ کسانوں کو دی جانے والی زرتلافی ختم کی جائے کیونکہ اس سے عالمی تجارت برمنفی اثر بڑتا ہے۔ حکومتی زرتلافی ختم کرنے سے زراعت نہ صرف چھوٹے کسانوں کے بس کی بات نہیں رہی ہے بلکہ یا کتانی اشیاء عالمی منڈی میں مقابلے کی صلاحیت سے محروم ہوتی جارہی ہیں۔

گندم ہی کی مثال لے لیں، پاکستانی آٹا ملوں کے مطابق:

'' گندم کی عالمی قیمت میں فرق 100 ڈالرز فی ٹن تک بڑھ گیا ہے جس کی وجہ سے عالمی منڈی میں گندم برآ مد کرنا ناممکن ہورہا ہے۔ گندم کی عالمی منڈی میں قیمت 200 ڈالرز فی ٹن پر چلی گئی ہے'۔

پاکستان فلور ملز ایسوی ایش نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت ناصرف گذم کی بغیر محصول درآ مدکی اجازت دے۔ بلکہ گذم سے تیار کردہ اشیاء افغانستان اور وسط ایشیائی ممالک کو برآ مدکرنے کی اجازت بھی دے۔ یعنی مقامی آٹا ملیں سستی درآ مدی گذم کی صورت مراعات حاصل کریں لیکن کسان کو زرق چکج میں بھی غذائی فصلوں پر کسی قتم کی مراعات نہ ملیں۔ 341 بلین روپے کے کسان پیکج میں آ دھے سے زیادہ زرق قرضے ہیں جو چھوٹے کسانوں سے زیادہ بڑے کسانوں کے لیے مفید ہیں۔ اس میں کیاس اور چاول کے کاشتکاروں کو 5,000 روپے کی امدادی رقم دینے کا علان کیا گیا ہے جبکہ ان کاشتکاروں کو 30,000 سے میں کوئی امداد نہیں۔ گئے والوں کے لیے بیکج میں اور کیاس کے کاشتکاروں کے ایمان نہیں دیاں کی بات مکمل نہیں میں کوئی امداد نہیں۔ گئے اور کیاس کے کاشتکاروں کے احوال کو بیان کیے بغیر یہاں پیکج کی بات مکمل نہیں میں کوئی امداد نہیں۔ گئے اور کیاس کے کاشتکاروں کے احوال کو بیان کیے بغیر یہاں پیکج کی بات مکمل نہیں ہوگئی۔

سندھ میں وزیراعلی سید قائم عالی شاہ نے گئے کی امدادی قیمت طے کیے بغیر مل مالکان اور گنا اور گنا اول کے درمیان رابطہ پیدا کرکے انہیں خود قیمت کا تعین کرنے کو کہا ہے۔ کسانوں اور مل مالکان کے درمیان دو اجلاس بغیر نتیج کے ختم ہوگئے۔ مل مالکان گئے کی قیمت 160 روپے فی من سے زیادہ دینے کو تیار نہیں تھے جبکہ سندھ حکومت نے گزشتہ سال 182 روپے فی من قیمت طے کی تھی۔ وزیر اعلیٰ سندھ نے صاف کہہ دیا ہے کہ حکومت کے پاس مالی استعداد نہیں کہ وہ اس سال گئے پر زرتلافی دے۔ وفاقی سطح پر گئے کی قیمت منڈی میں آزاد کرنے (ڈی ریگولیٹ) کی تجویز پر غور ہورہا ہے۔ یہ تجویز وفاقی سطح پر گئے کی قیمت منڈی میں کہا گیا کہ حکومت اگلے موسم سے گئے کی قیمت منڈی پر جھوڑ دے تاکہ حکومت اگلے موسم سے گئے کی قیمت منڈی پر جھوڑ دے تاکہ حکومت اگلے موسم سے گئے کی قیمت منڈی پر جھوڑ دے تاکہ حکومت اگلے موسم سے گئے کی قیمت منڈی پر جھوڑ دے تاکہ حکومت اگلے موسم سے گئے کی قیمت منڈی پر جھوڑ دے تاکہ حکومت کے خوروں صوبے با ظالبطہ

طور پر زرتلافی کے خاتمے کے لیے گئے کی قیمت آزاد کریں۔ اگر قیمت آزاد ہوگی تو کسان بھی اب ''آزاد'' ہوگا۔ کسان کو زمین اور بنیادی ''آزاد'' ہوگا۔ کسان کو ختی زراعت اور زیادہ پیداوار کا پابند رکھنا اور اس کی اکثریت کو زمین اور بنیادی حقوق سے محروم رکھنا اب زیادہ دیر تک ممکن نہیں ہوگا۔ کسانوں کے پاس اپنی زنجیروں کے سوا اب کھونے کو پھنہیں بیر زنجیریں توڑ کر ہی وہ حقیقی ترقی کی منزل پاسکتے ہیں۔

خطرہ ہے زرداروں کو گرتی ہوئی دیواروں کو صدیوں کے بیاروں کو خطرے میں 'کسان' نہیں

اس سال کپاس کی پیداوار پنجاب میں 30 فیصد اور سندھ میں چار فیصد کم رہی۔ تیز گرمی اور بے موسم کی بارش کے علاوہ گلابی سنڈی (pink bollworm) کا جملہ اس کی وجہ بتائی گئی ہے۔ پاکستان میں جینیاتی بی بارش کے علاوہ گلابی سنڈی (American) کئی سالوں سے لگائی جارہی ہیں۔ بی ٹی امریکن سنڈی bollworm) ٹی کپاس کے نیج کی مختلف اقسام کئی سالوں سے لگائی جارہی ہیں۔ بی ٹی امریکن سنڈی bollworm) ہیں۔ تاہم ''غیر معیاری بیجوں'' کا بہانہ بنا کر اور سیڈ ایکٹ 2015 سے فائدہ اٹھا کر، اب جینیاتی کمپنیوں کو شخط فراہم کرنے کے لیے بلانٹ ہریڈرز رائٹ بل پارلیمان میں لایا جارہا ہے تاکہ مونسانٹو، پائیز اور سخبط جیسی کمپنیاں ملکتی حقوق (پیٹنٹ) کے تحفظ کے ساتھ پاکستان میں اپنا کاروبار آ رام سے جما سنجھا جیسی کمپنیاں ملکتی حقوق (پیٹنٹ) کے تحفظ کے ساتھ پاکستان میں اپنا کاروبار آ رام سے جما مثال چھوٹے کسانوں کی طرح دودھ اور گوشت بیخے والوں کا صفایا کیا جانا ہے۔ حلال فوڈ اتھارٹی کی تیاری کے ساتھ ہی پنجاب اور سندھ کی حکوشیں ''فیر معیاری'' گوشت بیخے کے الزام میں حکوشتی تیاری کے ساتھ ہی پنجاب اور سندھ کی حکوشیں ''فیر معیاری'' گوشت بیخے کے الزام میں حکوشتی کراوائیوں میں تیزی آ گئی ہے۔ ان دودھ بیخے والوں کا تعلق ان 8.3 ملین خاندانوں سے ہے جو دودھ کے کاروبار میں شامل ہیں جن میں ایک سے جے مولوں کی اتعلق ان 8.3 ملین خاندانوں سے ہے جو دودھ کے کاروبار میں شامل ہیں جن میں ایک سے جے مولوں کی یا کے والے 92 فیصد چھوٹے پیانے بر کاروبار

کرنے والے ہیں۔ کارپوریٹ شعبہ اپنے ڈیہ بند دودھ کی قبیتیں با قائدگی سے بڑھارہا ہے، ان کے خلاف ایس حکومتی کاروائی ہوتی نظر نہیں آرہی۔ دودھ کے کاروبار سے عیسلے جیسی ممپنی دنیا کی سب سے بڑی غذائی کمپنی بنی بیٹھی ہے۔ اب یا کستان چین اقتصادی راہداری کے ذریعے ایسی ہی سرمایہ کاری کو مزید تقویت ملے گی۔ اس کا اندازہ حال احوال کے اس شارے کی کچھ خبروں سے لگایا جاسکتا ہے۔ مثلاً ایک خرے مطابق چین کا یاکتان کے مرغبانی کے شعبے میں 50 بلین رویے کی سرمایہ کاری کا ارادہ ہے۔ اسی طرح پچھلے دنوں خبر گرم تھی کہ ملک میں گدھے مارے جارہے ہیں ان کی کھالیں چین برآ مد کی جارہی ہیں اور گوشت ملک میں بک رہا ہے۔ گدھے کی مڈیول کی بھی چین کو ضرورت ہے کیونکہ ان سے کریم تیار ہوتی جو چیرے کی جھریوں کوختم کرتی ہے۔ غالبًا اسی لیے چینی سرمایہ کاروں کے ایک وفد نے صوبہ خیبر پختون خواہ کے وزیرِ اعلیٰ یرویز خنگ سے ملاقات کے دوران نہ صرف مال مویثی بلکہ گدھے چین برآ مد کرنے میں دلچیں کا اظہار کیا اور صوبے میں گدھوں کی برورش کے لیے جدید فارم بنانے میں مدد کی پیشکش کی۔ بیرونی سرمایہ کاری اور امداد کو ان شعبول میں فروغ ملنا جاہیے جو ملک کے لیے بہت ضروری، عوامی ترجیجات اور مفادات کے مطابق ہوں یا کم از کم ان کی مخالفت میں نہ ہوں۔ ترجیجات کی بات آئی تو لا مور میں میٹروٹرین منصوبہ اس کی ایک اور اعلی مثال ہے۔ جہاں حکومت کے پاس کسانوں کو زر تلافی دینے کی استعداد نہ ہو وہاں ایسے منصوبے زمانہ مادشاہت کی یاد دلاتے ہیں۔

پاکستان چین اقتصادی راہداری پاکستان میں دیگر ممالک سے سرمایہ کاری حاصل کرنے میں مدد دے گی۔ اگر پاکستان بیرونی سرمایہ کاری کا ایک مرکز بننے جارہا ہے تو ہماری قیادت کو اس وقت عوامی مفادات کے تحفظ کے حوالے سے بہت ہوشمند ہونا چاہیے۔ یہاں صرف ایک مثال دے کر پوری بحث کو سمیننے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک خبر کے مطابق تھائی لینڈ پاکستان میں مچھلی محفوظ کرنے کی صنعت قائم کرنے کی خواہش رکھتا ہے تا کہ وہ یہاں سے سمندری خوارک اپنے ملک برآ مد کرسکے۔ یعنی دوسرے ملک اپنا عوام کے غذائی تحفظ کا انتظام ہمارے ملک سے کررہے ہیں اور ہمارے ملک کا حال ہے ہے کہ یہاں کے بچوں کی آ دھی تعداد کو غذائی کمی کی وجہ سے سمجھے نشو و نما نصیب نہیں۔ اپنے عوام کے گرد پالیسیاں بنانے، انہیں بااختیار بنانے، موسی تبدیلی اور قدرتی آ فات سے نمٹنے اور وسائل کے زیاں اور قبضے سے بنانے، انہیں بااختیار بنانے، موسی تبدیلی اور قدرتی آ فات سے نمٹنے اور وسائل کے زیاں اور قبضے سے بنانے، انہیں بااختیار بنانے، موسی تبدیلی اور قدرتی آ فات سے نمٹنے اور وسائل کے زیاں اور قبضے سے بنانے، انہیں بااختیار بنانے، موسی تبدیلی اور قدرتی آ فات سے نمٹنے اور وسائل کے زیاں اور قبد

بیخ کے بجائے اگر حکومتیں سرمایہ کارول اور عالمی مالیاتی اداروں کے اشارول پر ناچنے لگیس تو ایسے ہی نتائج سامنے آتے میں اور پھران سے خمٹنے کے لیے غربت دور کرنے کا ڈھونگ رچایا جاتا ہے۔

# الف\_ملکی زرعی خبریں

ا۔ زرعی مواد

ز ملین

یا کستان چین اقتصادی رامداری

1 ستمبر: وزارت تجارت کے ایک اہلکار کا کہنا ہے پاکستان نے ایران کو پاکستان چین اقتصادی راہداری میں حصہ لینے اور ریلوے کے معیار کو بہتر کرنے، سرحد کے دونوں اطراف کی تجارتی منڈی کومضبوط کرنے، گوداموں کی تعمیر اور سرحد یار کرنے کے لیے چوکیوں کی تعمیر میں مدد کی دعوت دی ہے۔ (دی ایکسپریسٹر بیون، 2 ستبر، صفحہ 10)

1 ستمبر: برطانیداپی گزشته پالیسیوں کے برعکس پاکستان چین اقتصادی راہداری کے ثنالی جھے برھان حویلیاں ایکسپرلیں وے کی تغییر کے لیے 121.6 ملین ڈالرز فراہم کرے گا۔ اس کے علاوہ ایشیائی ترقیاتی بینک (ADB) اور برطانوی محکمہ برائے عالمی ترقی (DFID) مشتر کہ طور پرحسن ابدال سے حویلیاں تک 59 کلومیٹر طویل ایکسپرلیں وے کی تغییر کے لیے محمد فرائرز فراہم کریں گے۔ (دی ایکسپرلیں ٹربیون، 2 ستمبر، صفحہ 21)

11 ستمبر: وفاقی وزیر برائے بندرگاہ و جہازرانی کامران مائکیل نے کہا ہے کہ حکومت نے گوادر بندرگاہ کو کمل طور فعال کرنے کے لیے گوادر میں 2,281 ایکڑ زمین حاصل کرلی ہے جوخصوصی اقتصادی علاقے لیعنی ایکسپورٹ پراسیسنگ زون (EPZ) کے قیام کے لیے چین کو دی جائے گی۔ (ڈان،12 ستمبر،صفحہ 5)

31 اکتوبر: ایک خبر کے مطابق پاکتان چین اقتصادی راہداری کے طویل راستے اور 210 منصوبوں پر کام کرنے والے 14,321 چینیوں کی حفاظت کے لیے 32,000 حفاظتی اہلکار بھرتی کیے جائیں گے جن کی تربیت 500 چینی اہلکار کریں گے۔ (دی ایکپریس ٹر بیون، 1 نومر، صفحہ 9)

15 نومبر: وفاقی وزیر برائے امور کشمیر و گلگت بلتتان چوہدری برجیس طاہر نے دعویٰ کیا ہے کہ پاکتان چین اقتصادی راہداری سے محصولات کی مد میں پاکتان کو سالانہ 70 بلین ڈالرز کی آمدنی ہوگی۔ چین پاکتان کو اس منصوبے کے تحت نقل وحمل اور مواصلاتی ڈھانچ کی تغییر کے لیے 11 بلین ڈالرز قرضہ فراہم کرے گا اور گوادر ہوائی اڈے کی تغییر کے لیے 230 ملین ڈالرز کی امداد دے گا۔ (دی ایکسپریس ٹربیون، 16 نومبر، صفحہ 10)

1 و مبر: وفاقی وزیرسائنس و شینالوجی رانا تنویر حسین نے کہا ہے کہ پاکستان چین اقتصادی راہداری منصوبے کے تحت پاک جائنہ سائنس و ٹیکنالوجی و تنجارتی پارک اسلام آباد میں 1.5 بلین ڈالرز کی لاگت سے تغییر ہوگا۔ پاکستان اس منصوبے کے لیے منصوبے کے لیے 500 ہیکٹر زمین فراہم کرے گا اور باقی تمام سرمایہ کاری چینی کمپنی کرے گی۔ اس مقصد کے لیے تین مقامات کی نشاندہی کرلی گئی ہے جس کا حتی فیصلہ چینی کمپنی کرے گی۔ (دی ایکپریس ٹرییون، 2 دمبر،صفحہ وی

4 دسمبر: ایک مضمون کے مطابق پاکستانی اور چینی حکومت کی جانب سے اقتصادی راہداری پر دیا گیا بیان تقریباً کیسال ہے۔ مختلف راستوں میں وہ راستہ جس میں بنیادی ڈھانچہ پہلے سے موجود ہے کو اولیت دی گئی ہے تا کہ منصوب پر فوری عمل درآ مد ہو سکے۔مضمون میں انکشاف کیا گیا ہے کہ اس منصوب کی اہمیت کو پاکستان نے 2002 میں واضح کیا جبکہ چین نے اس کا تجزیہ کرنے میں کچھ وقت لیا۔ (میاں سیف الرحان، دی نیوز، 4 دسمبر،صفحہ 4)

20 دسمبر: ایک خبر کے مطابق حکومت نے اقتصادی راہداری منصوبے کے تحت ریل کی پٹریوں کو جدید بنانے اور نگ پٹریوں کی تحت ریل کی پٹریوں کو جدید بنانے اور نگ پٹریوں کی تنصیب کا منصوبہ بنایا ہے۔ اس منصوبے کے تحت ایک ریل ٹریک گوادر سے کوئی، جیکب آباد ہزریعہ بسمہ سخصیل اور ایک 560 کلومیٹر طویل ٹریک بوستان سے کوئلہ جام ہزریعہ ژوب اور ڈیرہ اساعیل خان بچھایا جائے گا۔ مزید 682 کلومیٹر طویل ایک ٹریک حویلیاں سے خنجراب تک بچھایا جائے گا۔ (ڈان، 21 دیمبر، صفحہ 8)

#### بلوچستان:

18 نومبر: ایک خبر کے مطابق پاکتان چین اقتصادی راہداری منصوبے کے تحت گوادر میں 650 ایکڑ زمین پر محیط آزاد تجارتی علاقے کا قیام اپنے آخری مراحل میں ہے۔ پاکتان چین کو گوادر میں کل 2,281 ایکڑ زمین فراہم

# کرے گا۔ (دی ایکپریس ٹرییون،19 نومبر،صفحہ11)

22 نومبر: بلوچتان نیشنل پارٹی (BNP) کے رہنما سردار اختر مینکل نے کہا ہے کہ پاکتان چین اقتصادی راہداری سے صرف پنجاب کو فائدہ ہوگا۔ گوادر کو غیر مقامی لوگوں کے لیے آباد کیا جارہا ہے اور بلوچ گوادر بندرگاہ میں داخل بھی نہیں ہو سکتے ہیں۔ (دی ایک پریس ٹربیون، 23 نومبر، صفحہ 9)

6 و مبر: کوئٹ میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے BNP (بی این پی) کے صدر اختر مینگل نے اعلان کیا ہے کہ وہ اقتصادی راہداری منصوبے پر صوبے کے عوامی تخفظات پر بات چیت کے لیے جلد اسلام آباد میں ساسی جماعتوں کا اجلاس طلب کریں گے۔ (ڈان، 7 رمبر،صفحہ 5)

#### گلگت بلتتان:

11 وسمبر: وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان حافظ حفیظ الرحمٰن نے وزیر تجارت خرم و تشکیر خان سے اسلام آباد میں ملاقات کے دوران تجویز دی ہے کہ وفاقی حکومت غذر تا تا جکستان راستے کو اقتصادی راہداری منصوبے میں شامل کرے۔ غذر تا جکستان راستہ ہوگا۔ (دی ایکپریس ٹر پیون، تا جکستان راستہ ہوگا۔ (دی ایکپریس ٹر پیون، 12 دسمبر، صفحہ 3)

## خيبر پختون خواه:

1 و مبر: خیبر پختون خواہ (KPK) اسمبلی کی پارلیمانی پارٹیوں کے رہنماؤں بشمول وزیراعلی پرویز خنگ نے اسمبلی ہال میں ملاقات کی جہاں انہیں پختون خواہ اولائی تحریک کی طرف سے اقتصادی راہداری منصوبے کا مختصر جائزہ پیش کیا گیا۔شرکاء نے فیصلہ کیا کہ ایک قرارداد اسمبلی میں پیش کی جائے گی جس میں وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا جائے گا کہ کل جماعتی کا نفرنس میں منصوبے کے حوالے سے کیے گئے فیصلوں پر عملدر آمد کیا جائے۔ KPK (کے پی کے) حکومت وفاقی حکومت پر زور دے گی کہ وہ اقتصادی راہداری کے مغربی راستے کو اہمیت دے۔ (دی ایکسپریس ٹربیون، 2 کومت وفاقی حکومت کی کہ وہ اقتصادی راہداری کے مغربی راستے کو اہمیت دے۔ (دی ایکسپریس ٹربیون، 2 کومت کی کہ وہ اقتصادی راہداری کے مغربی راستے کو اہمیت دے۔ (دی ایکسپریس ٹربیون، 2

3 در مبر: وزیر اعلیٰ کے پی کے پرویز خٹک نے قومی آمبلی میں قائد حزب اختلاف سیدخورشید شاہ سے ملاقات کے دوران کہا ہے کہ وفاقی حکومت نے تمام ترقیاتی منصوبے اقتصادی راہداری کے مشرقی راستے کی طرف موڑ دیے ہیں اور مغربی راستے کو مکمل نظر انداز کردیا ہے۔ (دی نیوز، 4 دمبر، صفحہ 3)

4 و مبر: کے پی کے اسمبلی نے ایک قرارداد کے ذریعے وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ پاکتان چین اقتصادی راہداری کے مغربی راستے کے تمام حصول پر کام کا آغاز کرے جن میں ریلوے، تیل اور گیس کی لائنوں کے علاوہ فا بحر آ پیک کیبل، بجلی گھر اور چھ رویہ موٹروے کی تعمیر شامل ہے۔ مغربی راستے پر ان سہولیات کی فراہمی کا فیصلہ 28 مئی، 2015 کو ہو چکا تھا۔ (ڈان، 5 دمبر، صفحہ 7)

#### پنجاب:

6 و مبر: لا مور میں پاکستان چین اقتصادی راہداری پر منعقد کیے گئے مباحث میں شرکاء نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ منصوبے کو جو ہری پروگرام کی طرح قومی ترجیح کا درجہ ملنا چاہیے تا کہ بغیر کسی رکاوٹ کے ایک آزاد ٹیم کی نگرانی میں اس کے منصوبے مکمل موسکیں۔ چین نے اس منصوبے کا فیصلہ بدلتے ہوئے عالمی حالات کے تناظر میں کیا ہے جس میں بڑی طاقبیں اس کے گردگھیرا ننگ کررہی ہیں۔ رہنماء مسلم لیگ ن محمد مہدی نے اجلاس کی میزبانی کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان میں بیصلاحیت ہے کہ وہ چین اور امریکہ کے درمیان بل کا کردار اوا کرسکتا ہے۔ پاکستان نے پہلے بھی بیکام کیا ہے۔ (ڈان، 7 دیمر، صفحہ 2)

#### سندھ:

12 نومبر: وزیراعلیٰ سندھ سید قائم علی شاہ نے چینی حکام اور وفاقی حکومت سے درخواست کی ہے کہ حیدر آباد سے سکھر تک موٹر وے اور کیٹی بندر کو پاکستان چین اقتصادی راہداری منصوبے میں شامل کرلیا جائے۔ (دی ایک پریس ٹر بیون، 13 نومبر، صفحہ 10)

• زمینی قبضه

خيبر پختون خواه:

20 و مبر: تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے میانوالی میں نمل یو نیورٹی میں تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مقامی سلو برادری کو خبردار کیا ہے کہ وہ نمل یو نیورٹی کو چار ایکڑ زمین فروخت کردیں ''ورنہ ہم لینڈ ایکوزیش ایک کی دفعہ چار کے تحت اس پر قبضہ کرلیں گے''۔سلو برادری کا کہنا ہے کہ وہ پہلے ہی عمران خان کونمل یو نیورٹی کے قیام کے لیے زمین عطیہ کر چکے ہیں لیکن اب ان کے رویے کی وجہ سے وہ اونے پونے داموں زمین کی فروخت مستر دکرتے ہیں۔ (ڈان،21 دمبر،صفید)

#### بلوچىتان:

18 تمبر: وزیر اعلی بلوچتان عبد المالک بلوچ نے گوادر صنعتی زون میں زمینوں پر قبضہ (الائمنٹ) فراہم کرنے پر تحقیقات کا حکم دیا ہے اور تحقیقات کا مل ہونے تک زمینوں کا قبضہ فراہم کرنے میں بے قائدگیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا صلع گوادر کے علاقے کروت میں زمینوں پر قبضہ فراہم کرنے میں بے قائدگیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکام کو ہر قبت پر مقامی آبادیوں کے زمینی حقوق کا تحفظ کرنا چاہیے۔ (ڈان،19 متبر،صفحہ 5)

22 نومبر: خبر کے مطابق وزیر اطلاعات و پار لیمانی امور بلوچتان رحیم زیارتوال نے صوبائی اسمبلی میں نو نومبر کو جنگل اور جنگل حیات کے تحفظ کا ترمیمی بل 2015 پیش کیا جے ارکان نے بغیر کسی بحث کے فوری منظور کرلیا تھا۔ بل کے مطابق وفاقی حکومت کو پاکتان اسپیس اینڈ اپر ایٹمو پھیئر ریسرچ کمیشن (SUPARCO) کے لیے لسبیلہ کے ہنگول نیشنل پارک میں محکمہ جنگلت کی 9,000 ایکڑ زمین دی جارہی ہے۔ وزیر اطلاعات نے بل کے ساتھ قرارداد بھی پیش کی تھی جس میں بل کو آمبلی میں بحث سے مشتیٰ قرار دیا گیا تھا۔ (دی ایک پریس ٹرییون، 23 نومبر، صفحہ 3)

ينجاب:

2 ستمبر: سپریم کورٹ میں ڈیفنس ہاڈسنگ اتھارٹی (DHA) لاہور کی جانب سے DHA (ڈی ایج اے) 7 کی توسیع کے لیے 156 کنال زمین ڈی ایج اے کے نام کرنے پر چیف جسٹس جواد ایس خواجہ نے افسوس کا اظہار کرتے

ہوئے کہا ہے کہ چند افراد شہیدوں، بیواؤں اور تیبیوں کا نام استعال کرکے قانون، اخلاقیات اور آئین کو سراسر نظر انداز کررہے ہیں۔ واضح رہے کہ 920 ملین روپے مالیت کی اس زمین پرسال 2004 سے تنازعہ چل رہا ہے۔ (ڈان، 3 ستبر،صفحہ16)

4 ستمبر: اخباری ادار یے کے مطابق پنجاب میں ڈی انٹج اے کی توسیع اور اس میں ہونے والی بے ضابطگیوں کے خلاف سپریم کورٹ میں مقدمہ زیر ساعت ہے۔ ڈی انٹج اے کے تحت لا ہور، راولپنڈی، بہاولپور اور گجرانوالہ میں بنی رہائثی کالونیاں فوجی افرران کے لیے ہوتی ہیں جن میں فوجی سربراہان کے ادوار میں توسیع بھی ہوتی رہی ہے۔ گر پنجاب حکومت اس پورے عمل میں غیر فعال رہی اور کوئی کاروائی نہیں کی گئی۔ ان رہائثی منصوبوں کے زریعے ملک میں اشرافیہ کے لیے بڑے پیانے پر گھر بن رہے ہیں اور دوسری جانب آبادی کا ایک بڑا حصہ رہائش سے محروم ہے۔ پنجاب حکومت اس معاملے پر بھی خاموش ہے کہ بڑے پیانے پر سرکاری زمین پر اشرافیہ قابض ہے۔ اس عمل کورو کئے اور شہر یوں کے لیے ستے رہائثی منصوبے متعارف کرانے کی ضرورت ہے۔ (ڈان، 4 ستبر، صفحہ 8)

2 دسمبر: ایک اخباری خبر کے مطابق اور نج لائن میٹروٹرین منصوبے کے خلاف لا ہور کے مختلف علاقوں کے رہائشیوں کی مزاحمت کے پیش نظر حکومت مختلف حکمت عملیوں پرغور کررہی ہے تاکہ باآسانی اس منصوبے کے لیے زمین حاصل کرسکے۔ (خالد صنین، ڈان، 2 دمبر، صفحہ 2)

5 رحمبر: لاہور میں ساجی تظیموں کے فورم سے خطاب کرتے ہوئے، وزیراعلی پنجاب کے مثیر خواجہ احمد حسن نے کہا ہے کہ صوبائی حکومت نے بہت محنت سے لاہور اور نج لائن ٹرین منصوبے کے لیے چین کا تعاون حاصل کیا ہے۔ ''ہم نے منصوبے کی قیمت کم کرنے کی بجر پورکوشش کی ہے۔ 1.65 ٹریلین روپے مالیت سے بننے والی اس ریل سہولت سے شہر کے گنجان آباد علاقوں کے 250,000 شہری فائدہ اٹھا سکیس گے۔ تاریخی عمارتوں کو نقصان سے بچانے کے لیے اعلیٰ ماہرین کی خدمات بھی حاصل کی گئی ہیں۔ (دی ایکسپریس ٹرییون، 6 دہمر، صفحہ 5)

سندھ:

12 ستمبر: سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشی میں سندھ حکومت کے محکمہ لینڈ یوٹیلائزیشن نے متحدہ عرب امارات کے شہری کو جھمپیر میں دی گئی 5,522 ایکڑ زمین لیز ختم ہونے کے چار سال بعد واپس لے لی۔ بیز مین کہلی بار 1981 میں 30 سالہ لیز پر دی گئی تھی اور مدت ختم ہونے سے پہلے ہی 2009 میں وزیر اعلیٰ سندھ نے 30 روپے فی ایکڑ کے حساب سے دوبارہ 99 سال کے لیے لیز دی تھی۔ عرب شہری اس زمین کو تلور کے شکار کے لیے استعال کرتے تھے جس پر حال ہی میں سپریم کورٹ نے یابندی عائد کردی ہے۔ (دی ایکسپریس ٹربیون، 13 ستمبر، صفحہ 9)

2 و مبر: ٹرانسپرنی انٹریشٹل (TI)، پاکستان نے سپریم کورٹ میں 40,000 ایکڑ زمین کے دوبارہ قبضہ پر پابندی لگانے کی درخواست کی ہے۔ سندھ حکومت نے ملیر ندی کے ساتھ 871 ایکڑ، کفشن کے ساحل پر 300 ایکڑ، نوری آباد میں 300 ایکڑ اور کھٹھ میں 5,222 ایکڑ زمین پر فراہم کیا گیا قبضہ عدالت کے سامنے مبینہ بدعنوانی کے شواہد پیش کیے جانے کے بعد منسوخ کردیا گیا تھا۔ (ڈان، 3 رمبر، صفحہ 8)

5 رسمبر: سندھ میں اندرون ملک ہجرت اور شہری آبادی میں اضافے کے ربحان اور اس کے نتائج کے حوالے سے اقوام متحدہ کی جاری رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس مسئلے سے خمٹنے کے لیے زیادہ سنجیدہ طریقے اپنانے ہوں گے جس کے لیے نیادی اصلاحات ضروری ہیں۔ زرعی زمین کو ہائی وے اور رابطہ سرکوں میں تبدیل کرنے پر سخت پابندی ہونی چاہیے کیونکہ اس عمل سے لوگوں میں عدم تحفظ پیدا ہوتا ہے۔ (ڈان، 6 دسمبر، صفحہ 5)

يانی

• يانى كى قلت

21 اکتوبر: کراچی میں غیر قانونی ہائیڈرنٹ کے خلاف مقدمے کی ساعت کے دوران چیف جسٹس سپریم کورٹ انور ظہیر جمالی نے کہا ہے کہ کراچی میں پانی کی قلت نہیں بلکہ کراچی واٹر اینڈ سیور سیور سیور (KWSB) کی خفلت اور بدانظامی ہے۔شہر میں پانی کی قلت ہوتی تو لوگ کس طرح پانی خرید کر استعال کرسکتے تھے۔ واضح رہے کہ ادارے نے شہر میں یومیہ 600 ملین گیلن پانی کی قلت کا دعوی کیا تھا۔ (دی ایکسپریس ٹربیون، 12 اکتوبر، صفحہ 13)

27 اکتوبر: سندھ ہائی کورٹ نے KWS (کے ڈبلیوالیں بی) کے بنجنگ ڈائر کیٹر کوشہر میں پانی کی مصنوعی قلت اور اس کی غیر قانونی فروخت کے حوالے سے طلب کیا ہے۔ عدالت میں دائر کی گئی درخواست میں درخواست گزار کا موقف ہے کہ پانی چوری کر کے شہر یوں کو مہنگے داموں فروخت کیا جاتا ہے۔شہر کے مغربی زون کا چھ ملین گلیان گھر بلو پانی کا کوٹے شعتی علاقوں میں فروخت کر کے 2.7 ملین روپے کمائے جاتے ہیں۔ (دی ایک پریس ٹربیون، 28 اکتوبر، صفحہ 15)

2 و مبر: ایک اخباری رپورٹ کے مطابق انڈس رپورسٹم اتھارٹی (IRSA) نے کراچی کے لیے یومیہ 1,200 کی سرورٹ کے مطابق سندھ کو فراہم کیے جانے والے پانی میں کراچی کا کیوسک پانی دینے سے انکار کردیا ہے۔ IRSA (ارسا) کے مطابق سندھ کو فراہم کیے جانے والے پانی میں کراچی کا حصہ شامل ہے۔ حکومت سندھ نے معاملہ کو مشتر کہ مفادات کوسل میں اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ (غالد مصطفیٰ، دی نیوز، 2 دمبر، صفحہ ک)

# • آبياشي

4 ستمبر: حیدر آباد میں ریسرچ اینڈ ڈلولپہنٹ فاؤنڈیشن (RDF) اور لوالیس پاکتان سینٹر فار ایڈوانس اسٹڈیز ان واٹر (USPCASW) نے آکسفیم نویب کے اشتراک سے سندھ میں اسپیٹ اریکیشن (USPCASW) کے امکانات اور مسائل کے حوالے سے ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا جس میں آبی ماہرین نے زور دیا ہے کہ حکومت بارش اور سیالی پانی کے ذریعے آبپائی کے ایک نظام اسپیٹ اریکیشن متعارف کرائے جو بڑھتی آبادی کے لیے پانی کی ضروریات پوری کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ (ڈان، 5 سمبر، صفحہ 19)

28 ستمبر: ایک خبر کے مطابق حکومت سکھر بیراج کی مرمت یا نے بیراج کی تغییر پرغور کررہی ہے کیونکہ صوبے کی 80 فیصد زرعی معیشت کا انحصار سکھر بیراج پر ہی ہے۔ 66 دروازوں پر مشتمل اس بیراج کو انگر بیزوں نے تغییر کیا تھا جس کی معیاد ختم ہوگئ ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بیراج مرمت کے بعد مزید کئی سال کام کرے گا جس پر 25 بلین روپے لاگت آئے گی جبکہ نئے بیراج کی تغییر کے لیے 100 بلین روپے درکار ہوں گے اور 12 سال کے مدت میں تغییر کیا جا سکے گا۔ (ڈان، 29 متمبر، صفحہ 17)

30 ستمبر: ارسا کے مطابق ملک میں اس سال رہے ہے موسم میں 14 فیصد پانی کی کمی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اندازے کے مطابق دریاؤں میں 25.6 ملین ایکڑ فٹ پانی دستیاب ہوگا جبکہ 9.46 ملین ایکڑ فٹ پانی ذخیرہ کیا جاسکے گا۔ (دی ایک پریس ٹر پیون، 1 اکتوبر، صفحہ 11)

3 اکتوبر: حکومت سندھ نے صوبے میں فصلوں کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافے کے لیے چھ بلین روپے کا سندھ اربیکیٹر ایگریکٹر پروڈکٹوٹی انہائسمنٹ پروجیکٹ (SIAPEP) کا آغاز کیا ہے۔ بیہ منصوبہ چھ سال میں مکمل ہوگا جس میں سندھ حکومت 20 فیصد، عالمی بینک 62 فیصد اور کسانوں کی 18 فیصد شراکت ہوگی۔ منصوبے کے تحت 55,000 میں سندھ حکومت 20 فیصد، عالمی بینک 62 فیصد اور کسانوں کی 18 فیصد شراکت ہوگی۔ منصوبے کے تحت کھالوں کو پختہ کرنے اور اخراجات میں باہمی اشتراک کی بنیاد پر 35,000 ایکڑ پر جدید اسپرنکلر اور قطرہ آبیاثی کھالوں کو پختہ کرنے اور اخراجات میں باہمی اور سخت زمین کونرم بنانے والے 1,100 آلات کسانوں کوفراہم کیے جا کمیں گے اور شمنی توانائی سے چلنے والے 100 ٹیوب ویل بھی لگائے جا کمیں گے۔ (ڈان، 10 کتوبر، صفحہ 10)

16 اکتوبر: وزیراعلی سندھ سید قائم علی شاہ نے محکمہ آبیاشی کو ہدایت کی ہے کہ وہ لیفٹ بینک آؤٹ فال ڈرین (LBOD) سے واجھیار ریزروائر (Vajhiar Reservoir) تک پانی پہنچانے والی کنال کی تغییر کا کام تیز کریں جس کے ذریعے پانی تھرکول فیلڈ بلاک ۱۱ تک لایا جائے گا۔ وزیر خزانہ سندھ مراد علی شاہ وزیر اعلی کو بتایا کہ منصوبہ جون کو زریع کا اور اب تک اس منصوبہ بین روپے خرچ کیے جانچے ہیں۔ (دی ایکسپریس ٹربیون، 2017 تک مکمل ہوجائے گا اور اب تک اس منصوبے پر 5.6 بلین روپے خرچ کیے جانچے ہیں۔ (دی ایکسپریس ٹربیون، 17 اکتوبر، صفحہ 16)

27 نومر: وزیر اعلی سندھ سید قائم علی شاہ نے سکھر بیراج کی مرمت کے لیے 12.6 بلین روپے کے منصوبے کی منظوری دے دی ہے۔منصوبے کی اور 150,000 کی نافیات کی بیان کو دخیرہ کرنے کی گنجائش بڑھ جائے گی اور 150,000 کیوسک سیلانی یانی کو دخیرہ کیا جاسکے گا۔ (ڈان،28 نومبر، صفحہ 17)

# • ين بجل ا ديم

18 ستمبر: اسلام آباد میں وزیر یانی و بجلی خواجه آصف اور کوریا کے سفیر ڈاکٹر سونگ جونگ ہوآن Song Jong)

(Hwan کے درمیان ہونے والی ملاقات میں کہا گیا ہے کہ اگلے مہینے کی 15 تاریخ کو آزاد جموں وکشمیر میں 100 میرا ماں میگا واٹ کے گل پور بجلی گھر کا افتتاح کیا جائے گا۔ (ڈان،19 ستبر،صفحہ11)

13 نومبر: نیشنل الکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی (NEPRA) نے کے پی کے حکومت کو پن بجلی پر ملنے والی راکاٹی (Net Hydel Profit) میں 217 فیصد اضافے کی منظوری دے دی ہے۔ اس فیصلے کے بعد کے پی کے حکومت کو سالانہ چے بلین روپے کے بجائے 19 بلین روپے ملیں گے۔ (ڈان،14 نومبر،صفحہ1)

11 دسمبر: وزیر آبیاثی کے پی کے سکندر شیر پاؤنے کہا ہے کہ منڈا پن بجلی منصوبہ دریائے سوات پر تقمیر کیا جائے گا جس سے 740 میگاواٹ بجلی پیدا ہوگی اور 15,000 ایکڑ زمین سیراب ہوسکے گی۔ اس کے علاوہ ڈیم کی تقمیر سے علاسدہ، پشاور اور نوشہرہ کے علاقوں میں سیلاب سے بچاؤ بھی ممکن ہوگا۔ (دی نیوز، 12 دسمر، صفحہ 5)

# نيلم جہلم:

2 دسمبر: ایک خبر کے مطابق واٹر اینڈ پاور ڈیولپمنٹ اتھارٹی (WAPDA) نے نظر ثانی شدہ پی سی ون کی منظوری میں تاخیر اور سرمائے کی فراہمی میں کمی کو 969 میگاواٹ کے نیلم جہلم پن بجلی منصوبے کی پیمیل میں تاخیر کی وجہ قرار دی ہے۔ (ڈان، 3 دسمبر،صفحہ 3)

9 دیمبر: چیئر مین WAPDA (واپڈا) ظفر محمود نے پبک اکاؤنٹ کمیٹی (PAC) کو بتایا ہے کہ نیلم جہلم پن بجلی مضوبے پر جلد بازی میں کام شروع کیا گیا تھا جس کی وجہ سے بڑے پیانے پر مالی نقصان کے علاوہ جانی نقصان بھی اٹھانا پڑا ہے۔ 58 کلومیٹر طویل سرنگ پر چٹانوں کی ساخت اور مناسب جغرافیائی تجزیئے کے بغیر کام شروع کیا گیا تھا جس کی وجہ سے چٹانوں کے چٹخنے سے قیمتی جانی نقصان کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر حکومت تحقیق اور تجزیہ کممل ہونے کا انتظار کرتی تو منصوبہ مزید کئی سال تاخیر کا شکار ہوتا۔ (دی ایکسپریس ٹربیون، 10 دسمر، صفحہ 12)

#### منگلا و يم:

4 دسمبر: منگلا ڈیم توسیعی منصوبے کے تحت 135 میگاواٹ کے چھ پیداواری یونٹوں کی خریداری کے لیے واپڈا ہاؤس لامور میں تین سب سے کم بولی کی حامل حتمی پیشکشوں کو کو کھولا گیا۔ یہ بولیاں فرانس کی الاسٹوم ہائیڈرو (Alstom) کی طرف (Hydro) اور آسٹریلیا کی اینڈ رٹز ہائیڈرو (Andritz Hydro) کی طرف سے لگائی گئی تھیں۔ اس منصوبے کی پیمیل سے منگلا ڈیم کی بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت 1,000 میگاواٹ سے 1,310 میگاواٹ میں اس منصوبے کی بھیل سے منگلا ڈیم کی بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت 1,000 میگاواٹ سے منگلا ڈیم کی بھیل میگاواٹ میں منصوبے کی بھیل سے منگلا ڈیم کی بھیل کرنے کی صلاحیت 2000 میگاواٹ میں دری نیوز، 5 دسمبر، صفحہ 1,000

#### تربيلا ديم:

1 اکتوبر: سینٹرل ڈیولپنٹ ورکنگ پارٹی (CDWP) نے وفاقی وزیر منصوبہ بندی وترقی احسن اقبال کی سربراہی میں تربیلا ڈیم تربیلا ڈیم کے 80 بلین روپے لاگت کے پانچویں توسیعی منصوبے کی منظوری دے دی ہے۔منصوبے سے تربیلا ڈیم کی بجل کی پیداوری صلاحیت 6,300 میگاواٹ ہوجائے گی۔منصوبے کو اب حتمی منظوری کے لیے کا بینہ کی اقتصادی رابطہ کمیٹی کو بھیجا جائے گا۔ (دی ایکپرلیسٹر بیون، 2 اکتوبر، صفحہ 11)

19 نومبر: عالمی بینک نے تربیلا ڈیم کی پانچویں توسیع کے لیے مالی امداد کی تصدیق کردی ہے۔منصوبے پر 796 ملین ڈالرز لاگت آئے گی تاہم اس میں عالمی بینک کی شراکت کا تعین بعد میں کیا جائے گا۔منصوبہ ساڑھے تین سال میں مکمل ہوگا جس سے تربیلا ڈیم کی بجلی کی پیداواری صلاحیت میں 1410 میگاواٹ اضافہ ہوگا۔ (دی ایکسریس ٹربیون، 20 نومبر،صفحہ11)

23 دسمبر: سیکریٹری پانی و بجلی محمد یونس ڈاگہ نے اخباری نمائندوں کو تفصیلات بتاتے ہوئے کہا ہے کہ تربیلا ڈیم کا چوتھا توسیع منصوبہ 920 ملین ڈالرز کی لاگت سے جون2017 میں مکمل ہوجائیگا جس سے قومی گرڈ میں مزید410 میں میگاواٹ بجلی کا اضافہ ہوگا۔ اس منصوبے کے لیے عالمی بینک840 ملین ڈالرز فراہم کررہا ہے۔ توسیع کے بعد تربیلا ڈیم سے بجلی کی پیداوا 3,478 میگاواٹ سے بڑھ کھ88,4 میگاواٹ ہوجائے گی۔ (دی ایکسپریس ٹربیون،24 دسمبر،صفحہ11)

## ديامر بھاشا ڈيم:

17 نومبر: وفاقی وزیر برائے منصوبہ بندی وترقی احسن اقبال نے کہا ہے کہ انہوں نے چینی حکومت کو یہ تجویز پیش کی ہے کہ دیامر بھاشا ڈیم کو پاکتان چین اقتصادی راہداری کے اگلے مرطلے میں شامل کر لیا جائے۔ دیامر بھاشا ڈیم منصوبے کی خمینی لاگت 12 بلین ڈالرز ہے جوسرمائے کی قلت کی وجہ سے تعطل کا شکار ہے۔ (ڈان،18 نومبر،صفحہ 3)

#### داسو ژيم:

17 نومبر: واپڈا نے چائنا ریلوے فرسٹ گروپ (CRFG) کے ساتھ 4.8 بلین روپے مالیت کا معاہدہ کیا ہے۔ معاہدے کے مطابق کمپنی داسو ڈیم منصوبے کی تغییر کے لیے علاقے میں کالونی اور دیگر بنیادی ڈھانچہ تغییر کرے گا۔ اس تغییر کم منصوبے میں گھر، دفاتر، مشتر کہ رہائثی عمارت، مہمان خانے، جبیتال، کمیونٹی سینٹر، باغ اور کھیل کا میدان بھی شامل ہے۔ (ڈان، 18 نومبر، صفحہ 3)

# كالا باغ ديم:

11 اکتوبر: عوامی نیشنل پارٹی (ANP) کے صدر اسفندریار ولی خان نے کہا ہے کہ وہ کالا باغ ڈیم کسی قیمت پرنہیں بنانے دینگے۔ وزیراعظم نواز شریف اور عمران خان کالا باغ ڈیم کے بجائے دیام بھاشا ڈیم کے کام پر توجہ دیں۔ (ڈان،12 اکتوبر، صغیہ)

11 دسمبر: ایک اخباری رپورٹ کے مطابق ارسا کے چیئر مین راؤ ارشاد علی خان نے پانی پر قومی پالیسی کے حوالے سے اسلام آباد میں ہونے والے ایک سیمینار سے خطاب کے دوران کہا ہے کہ 1991 کے پانی کی تقسیم کے معاہدے کے پیراچھ میں ڈیموں کی تعمیر کی ضرورت پر چاروں صوبوں کے وزراء اعلی دستخط کر چکے ہیں لہذا مستقبل میں ڈیموں کی تعمیر پر اتفاق رائے موجود ہے۔ اب کالا باغ دیم پر مزید اتفاق رائے پیدا کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ تکنیکی طور پر کیسب سے مناسب منصوبہ ہے۔ (خالد مصطفیٰ، دی نیوز، 11 دیمبر، صفحہ 8)

چھوٹے ڈیم:

15 اکتوبر: آزاد کشمیر میں دریائے پونچھ پر 102 میگاواٹ کے پن بجلی گھر کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ 2017 تک ملک میں بجلی کا بحران ختم ہوجائے گا۔ (ڈان، 16 اکتوبر، صفحہ 3)

21 اکتوبر: کمشنر مالاکنڈ ڈویژن عثمان گل نے اپر دیر میں چار چھوٹے پن بجلی گھروں کا افتتاح کیا ہے جو 195 کلوواٹ بجلی پیدا کریں گے۔ 21 ملین روپے کی لاگت سے بننے والے بجلی گھروں سے 600 گھرانوں کو بجلی ملے گی۔ (ڈان،22اکتربر،صفحہ7)

8 دسمبر: ایک خبر کے مطابق صوبہ کے پی کے کے ضلع بنگرام کی انتظامیہ نے چھے چھوٹے پن بجلی منصوبے مکمل کر لیے بیں جبکہ 14 منصوبے بحیل کے مختلف مراحل میں بیں۔ (دی نیوز، 9 دسمبر، صفحہ 5)

10 دسمبر: پانی پرقومی پالیسی کے حوالے سے واپڈا کے تحت اسلام آباد میں منعقد کیے گئے ایک مزاکراتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ادارے کے چیئر مین ظفر محمود نے ہر طرح کے پانی کے استعال پر قیمت طے کرنے کے طریقہ کار پر زور دیا۔ اس موقع پر آزاد جمول و تشمیراور گلگ بلت تان کی حکومتوں نے شکایت کی کہ انہیں ان کا حصہ نہیں مل رہا جبکہ وہ سب سے زیادہ پانی فراہم کرنے والے علاقے میں ہیں اور کئی سالوں سے سیلا بی بارشوں کا بھی سامنا کردہے ہیں۔ (ڈان، 11 دسمبر، صفحہ 8)

# • فلٹریشن یلانٹ

28 ستمبر: حکومت نے سال 2005 میں ملک بھر میں پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے لیے 25 بلین روپے کے ایک منصوبے کا اعلان کیا تھا۔ منصوبے کے تحت ملک کی تمام تخصیلوں اور یونین کونسلوں میں پانی صاف کرنے کے پاؤٹ نصب ہونے تھے۔ دس سال گزرجانے کے باوجود اس منصوبے پرعمل درآ مدنہیں کیا جاسکا۔ حکام کے مطابق جن کمپنیوں کوٹھیکہ ملا انھیں کام میں مہارت نہیں تھی اور کچھ کا تو پاکتان انجینئر نگ کونسل میں اندراج ہی نہیں تھا۔ کے

پی کے میں رقم پوری وصول کی گئی مگر صرف پانچ فیصد کام مکمل کیا جاسکا ہے۔ (دی ایکپریس ٹریدیون، 29 سمبر، صفحہ 14)

2 دئمبر: تھر پارکر میں ریورس آسموسس (RO) بلانٹ کی تنصیب کے منصوبے پر پیپلز پارٹی کے چیئر مین بلاول بھٹو زرداری کی ہدایت پر بنائی گئی تین رکنی کمیٹی نے تھر کے مختلف علاقوں کے ایک ہفتے پر مشتمل دورے کے بعد انکشاف کیا ہے کہ معائنہ کیے گئے 102 بلانٹ میں سے 88 بلانٹ کام نہیں کررہے تھے۔ (ڈان، 3 رئمبر، صفحہ 19)

# • يانى يرمحصول

7 ستمبر: سندھ اریکیشن اینڈ ڈریٹ اتھارٹی (SIDA) کے بنیجنگ ڈائر کیٹر بابر آفندی کی زیر صدارت منعقد ہونے اجلاس میں آبیاثی نظام پر لاگت اور آمدنی کے فرق کو کم کرنے کے لیے آبیانے کی شرح اور تجارتی صارفین کے لیے نزخوں میں اضافے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ آمدنی میں اضافے کے لیے ادارے کی زمین کو ٹھیکے پر دینے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ (محمصین خان، ڈان، 7 ستبر،صفحہ 4، برنس اینڈ فنانس)

7 دسمبر: حکومت پانی کے ہر طرح کے استعال پر محصول عائد کرنے کا طریقہ کار متعارف کرانے اور ایک پارلیمانی قانون کے ذریعے پانی کی ترسیل کے نظام پر آنے والے اخراجات وصول کرنے کی منصوبہ بندی کررہی ہے۔ یہ تمام اقدامات پانی پر بنائی جانے والی قومی پالیسی کے تحت ہوئے جس کا اعلان وزیر اعظم کرینگے۔ (غلیق کیانی، ڈان، 7 دسمبر، صفحہ 3)

### یاک بھارت آئی تنازعہ

9 رسمبر: ایک مضمون کے مطابق کشن گنگا اور رتل پن بجلی منصوبے کے مسئلے کوحل کرنے کے لیے بھارت کی طرف سے غیر جانبدار ماہر کا نام تجویز نہ کیے جانے کے بعد پاکتان نے فیصلہ کیا ہے وہ عالمی بینک سے سندھ تاس معاہدے کے مطابق غیر جانبدار ماہر کی تعیناتی کے لیے رجوع کرے گا۔ (خالد مصطفیٰ، دی نیوز، 9 رسمبر، صفحہ 2)

## • ہائبرڈ نیج

21 ستمبر: پاکستان ایگری کلچرل ریسرچ کونسل (PARC) نے روغی بیجوں پر جاری تحقیقی منصوبے کے تحت نیشنل ایگریکلچرل ریسرچ سینٹر (NARC) میں 200 ایکڑ زمین پرسویا بین کے بیج کاشت کیے ہیں۔ NARC (نارک) کے ڈائریکٹر جنزل عظیم خان نے کہا کہ PARC (پارک) فصل کے لیے سویا بین کے تقدیق شدہ بیج فراہم کرے گی۔ انہوں نے فدید کہا کہ ملک میں مرغبانی کی صنعت میں اضافے سے سویا بین کی درآ مد بڑھ رہی ہے۔ (دی ایکپریں ٹربیون، 22 ستمبر، صفحہ 11)

23 ستمبر: زراعت پر ہوئے ایک اجلاس کے دوران وزیر اعلی سندھ سید قائم علی شاہ نے کہا ہے کہ یہ وقت ہے جب ہمیں ہا ہبرڈ نیج متعارف کروانا ہے جس کے لیے ہمیں اپنے تحقیقی اداروں کی صلاحیت کو بڑھانا ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ یہ وزارت زراعت کی ذمہ داری ہے کہ وہ تصدیق شدہ نیج کی منڈی میں فراہمی اور کسانوں کی رہنمائی کے لیے کھیتوں میں زرعی نمائندوں کی موجودگی ممکن بنائے۔ (ڈان،24 ستمبر، صفحہ 18)

22 اکتوبر: پارک نے تجارتی بنیادوں پر کاشت کے لیے گئی کی نو ہائبرڈ اقسام کی منظوری دے دی ہے۔ منظور کردہ اقسام میں چار بین الاقوامی اور ملکی نیج کمپنیوں کی، دو نارک کی اور دو پارک کی ہائبرڈ اقسام بھی شامل ہیں۔ (ڈان،23 اکتوبر، صفحہ 10)

1 نومبر: پنجاب سیڈ کارپوریشن (PSC) کے ڈپٹی ڈائر کیٹر محمد اصغر ڈوگر نے کہا ہے کہ اس سال جاری بوائی کے موسم میں کارپوریشن صوبے میں گندم کے نئے کی 250,000 بوریاں فروخت کرے گا۔ اب تک 50 کلو کی 140,000 بوریاں فروخت ہوچکی ہیں اور بیا ہدف نومبر کے آخر تک پورا ہوگا۔ (ڈان، 2 نومبر،صفحہ10)

# • جينياتي نيج

18 اکتوبر: پاکتان کاٹن جزز ایسوس ایشن (PCGA) کے چیئر مین شنرادعلی خان نے کہا ہے کہ روال موسم میں کیاس

کا غیر معیاری جج 2.5 ملین گانھوں میں کمی کی بنیادی وجہ ہے۔ جن کسانوں نے بی ٹی کیاس کا جے کاشت کیا تھا وہ نقصانات سے دوحیار ہیں کیونکہ بیر بچ غیر معیاری تھا۔ (ڈان،19 اکتوبر،صفحہ19)

23 نومبر: ملتان اور ساہیوال کے چھوٹے کسانوں کے مطابق تقریباً 90 فیصد کیاس کی فصل تباہ ہو پھی ہے۔ ان کسانوں کے لیے جو شکیے پر زمین لے کر کاشت کرتے ہیں انہیں اندازاً فی ایکڑ 40,000 روپے نقصان ہوا ہے۔ حکومت کی طرف سے کسانوں کو کیاس پر درست زرعی ادویات استعال کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے اور یقیناً بی ٹی کیاس کا نیج اس لیے تجویز کیا جاتا ہے کہ اس میں کیڑوں کے خلاف مزاحمت پائی جاتی ہے۔لیکن اس سال کیڑوں کے حملے نے اس دعوے کو جھوٹا ثابت کردیا ہے۔ یہاں میہ بات قابل ذکر ہے کہ بھارت میں بھی بی ٹی کیاس کی فصل ایسی ہی صورتحال سے دوچار ہے۔ (عذرا طلعت سعید، ڈان، 23 نومبر، صفحہ 8، برنس اینڈ فنانس)

# • پلانٹ بریڈرز رائٹس بل 2015

7 دسمبر: ایک مضمون کے مطابق حکومت کی جانب سے 27 نومبر کوقومی اسمبلی میں پیش کیے گئے بلانٹ بریڈرز رائٹس بل 2015 کے نفاذ سے پاکستان نیج کے شعبے میں ورلڈ ٹریڈ آ رگنا ئزیشن (WTO) کے ٹریڈ ریلیٹیڈ ایسپیکٹس آف انٹیکچوئل پراپرٹی رائٹس (TRIPS) معاہدے کی پاسداری کے قابل ہوجائے گا اور کمپنیوں کو اپنے پودوں کی اقسام پر انٹیکچوئل پراپرٹی رائٹس (IPRs) کا تحفظ حاصل ہوجائے گا۔ (اشفاق بخاری، ڈان، 7 رسمبر،صفحہ 4، برنس اینڈ فانس)

9 دئمبر: وفاقی وزیر قومی غذائی تحفظ و تحقیق سکندر حیات خان بوئن نے یو نیورٹی آف اگر کیلیج فیصل آباد (UAF) میں نئج کے حوالے سے ایک کانفرنس (سیڈ فارسیکورٹی) سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت پلانٹ ہریڈرز رائٹس بل زرعی شعبے کو مضبوط کرنے کے لیے لارہی ہے جس سے زرعی پیداوار میں اضافہ ہوگا۔ وفاقی وزیر نے سائنسدانوں اور محقیقین پر زور دیا ہے کہ وہ موسی تبدیلی کو برداشت کرنے والی نئی اقسام کوسامنے لائیں۔ (ڈان، 10 دئمبر، صفحہ 10)

# کسان *امز*دور

28 دسمبر: شیخو پوره میں زمیندار نے تخواہ کے مطالبے پر مبینہ طور پر ملازم کے دونوں ہاتھ کاٹ دیئے۔ ماناوالا کا اکرم

زمیندار رانا اسرار کا ملازم تھا۔ زمیندار بار بار تقاضے کے باوجود اکرم کی تنخواہ ادانہیں کررہا تھا۔ پولیس نے واقع کی تفتیش شروع کردی ہے۔ (ڈان،29 دسر،صغه2)

#### • جبری مشقت

16 ستمبر: پولیس نے بدین اور میر پورخاص اضلاع میں زمینوں پر چھاپہ مار کر جبری مشقت پر مامور 46 کسانوں کو آزاد کرالیا۔ تفصیلات کے مطابق بدین ڈسٹرکٹ اینڈسیشن جج کے تھم پر 31 افراد کو آزاد کرالیا گیا جن میں 12 بیجے اور 13 عورتیں شامل تھیں جبہ میر پورخاص میں 15 کسانوں بشمول عورتوں اور بچوں کو آزاد کرایا گیا۔ تمام افراد کو عدالتوں نے بیان ریکارڈ کرانے کے بعد آزاد کردیا۔ (ڈان، 17 سمبر، صفحہ 19)

# ۱۱۔ زرعی مداخل

2 ستمبر: وزیر اعظم نواز شریف نے عالمی منڈی میں زرعی اجناس کی کم قیمت کی وجہ سے کسانوں کو در پیش مسائل کے حل کے لیے کمیٹی قائم کردی ہے۔ کمیٹی کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ایسی سفارشات تیار کریں جس سے مداخل کی قیمت کم ہواور فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کیا جاسکے۔ (ڈان، 3 ستبر، صفحہ 10)

# کسان پیکچ

7 ستمبر: ایک خبر کے مطابق امکان ہے کہ وزیر اعظم نواز شریف اگلے ہفتے زرعی مداخل کی قیمتوں میں اضافے سے متاثرہ کسانوں کے لیے ایک امدادی پیکے کا اعلان کریں گے۔ حکوت نقد امداد دینے یا فصلوں کی نئی امدادی قیمت کا اعلان کرنے پوغور کررہی ہے۔ (دی ایکیپریس ٹربیون، 8 ستمبر، صفحہ 11)

15 ستمبر: وزیر اعظم نواز شریف نے زرعی شعبے کی بحالی اور کسانوں کی مدد کے لیے 341 بلین روپے کے امدادی پیکے کا اعلان کیا ہے جس میں 147 بلین روپے پورے ملک کے چھوٹے کسانوں کے لیے اور 149 بلین روپے زرعی قرضوں کے لیے بھی مختص کے گئے ہیں۔ (ڈان،16 ستبر،صفحہ1)

15 ستمبر: وزیر اعظم کے کسان پیکج کے حوالے سے پاکستان کسان اتحاد (PKI) کے صدر نے کہا ہے کہ یہ پیکج بدعنوانی کے نئے دروازے کھول دے گا۔ ان کے حساب سے کپاس اور جاول پر پانچ ہزار کی امدادی رقم ناکافی ہے کیونکہ کسانوں کو فی ایکڑ 30,000 سے 35,000 رویے تک کا نقصان ہورہا ہے۔ (دی ایکپریسٹر پیون، 16 ستمبر، صفحہ 11)

16 ستمبر: ایک خبر کے مطابق حکومت کی طرف سے دیئے گئے 341 بلین روپے کے کسان پیکے میں آ دھے سے زیادہ زرعی قرضے ہیں جو چھوٹے کسانوں سے زیادہ بڑے زمینداروں کے لیے مفید ہیں۔ (ڈان، 17 ستمبر،صفحہ 8)

23 ستمبر: وزیراعظم نواز شریف کی جانب سے کسانوں کے لیے اعلان کردہ 341 بلین روپے کے امدادی پیکو کے خلاف لا ہور ہائی کورٹ میں درخواست وائر کی گئی ہے۔ درخواست گزار کا کہنا ہے کہ یہ فیصلہ آئین کے آرٹیل 83 کی خلاف ورزی ہے کیونکہ بجٹ میں اس پیکو کے لیے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی تھی۔ ہائی کورٹ نے درخواست اس بنیاد پر مستر دکردی کہ درخواست گزار کا اس شعبے سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ (ڈان، 24 ستمبر، صفحہ 4)

30 ستمبر: اليكش كميش نے وزير اعظم نواز شريف كى جانب سے كسانوں كے ليے اعلان كردہ بيكے كے پچھ اجزاء كو معطل كرديا ہے۔ سيكريٹرى اليكش كميش نے كہا ہے كہ كپاس اور چاول كے چھوٹے كسانوں كے ليے فى ايكڑ 5,000 روپے كى نقد امداد سندھ اور پنجاب ميں ہونے والے بلدياتى انتخابات كى وجہ سے معطل كردى گئى ہے جس پرتين وسمبر تك على ورآ مدنہيں كيا جاسكتا۔ (دان، 1 اكتوبر، صفح 1)

1 اکتوبر: وفاقی وزیر اطلاعات پرویز رشید نے الیکش کمیشن کی جانب سے کسان پیکی پرعمل درآ مد میں الیکش تک تاخیر کے فیصلے پر کہا ہے کہ پیکو کی فراہمی میں 3 وسمبر تک کی تاخیر کھیتوں کو قبرستانوں میں تبدیل کردے گی۔ (ڈان، 2 اکتوبر، صفحہ 4)

7 اکتوبر: حکومت نے الکیشن کمیشن کی جانب سے کسان پیکج کی معطلی کے خلاف عدالت جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ (ڈان، 8 اکتوبر، صفحہ 2) 16 اکتوبر: ایک خبر کے مطابق وزیراعظم نواز شریف کی جانب سے کسانوں کے لیے اعلان کردہ پیکچ کے بارے میں محکمہ زراعت کے پی کے لاعلم ہے۔ محکمے کے ایک المکار کا کہنا ہے کہ انھیں اعتماد میں لیے بغیر یہ فیصلہ کیا گیا ہے اور نہ ہی پیکچ کے اعلان سے قبل صوبائی حکومت کے محکمہ زراعت سے رجوع کیا گیا تھا۔ (ڈان،16) اکتوبر،صفحہ 7)

16 اکتوبر: اسلام آباد ہائی کورٹ نے وزیراعظم کی جانب سے اعلان کردہ کسان پیکے کو بحال کردیا ہے۔ (ڈان،16 اکتوبر،صغید)

3 دسمبر: فیڈرل بورڈ آف ریونیو (FBR) کے جاری نوٹیفیکیشن کے مطابق کھاد پرسلز ٹیکس کے حوالے سے نے اصول وضع کیے گئے ہیں جن کے تحت کھاد کی پیداوار اور درآ مدکرنے والوں کو بیاجازت دی گئی ہے کہ وہ کسان پہلے میں دی گئی زرتلافی سلز ٹیکس کی مدمیں واجب الادارقم سے منہا (ایڈجسٹ) کرسکتے ہیں۔ (ڈان، 4 دسمبر، صفحہ 11)

# قدرتي اورصنعتي طريقه زراعت

30 نومبر: UAF (یواے ایف) کے زراعت میں جدید علوم کے مرکز (سینٹر فار ایڈوانس اسٹڈیز ان ایگر کیکچر) میں 14 مما لک کے ماہرین نے پانچ روزہ ورک شاپ میں شرکت کی۔ افتتا کی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے یو نیورٹی کے واکس چانسلر ڈاکٹر اقرار احمد خان نے کہا ہے کہ ہمیں سبز انقلاب کے دوران متعارف کرائی گئی چھوٹے قد کی دائس چانسلر ڈاکٹر اقرار احمد خان نے کہا ہے کہ ہمیں سبز انقلاب کے دوران متعارف کرائی گئی چھوٹے قد کی (short stature) فصلوں کی جگہ موتمی تبدیلی کو ہرداشت کرنے والی فصلوں کو متعارف کرانے کی ضرورت ہے۔ (دی ایک پیریس ٹر بیون، 1 دمبر، صفحہ 11)

5 و مبر: حیرا آباد میں سندھ آبادگار بورڈ (SAB) کے صدر عبد المجید نظامانی اور سندھ چیمبر آف ایگر لکلچر (SCA) کے جزل سیرٹری نبی بخش سہونے نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ذرعی شعبہ صوبائی دائرہ اختیار سے نکال کر واپس وفاق کے اختیار میں دے دینا چاہیے جیسے کہ امریکہ، روس، یور پی یونین، چین، بھارت اور ایران میں ہونے چاہیں ہے۔ ابھی بھی کئی اعتبار سے زرعی معاملات وفاق چلارہی ہے، دیگر معاملات بھی وفاق کے پاس ہی ہونے چاہیں جس میں فصلوں کی امدادی قیمت مقرر کرنا شامل ہے۔ (ڈان، 6 دمبر، صغید 19)

6 و مبر: SCA (ایس سی اے) کے صدر ڈاکٹر سید ندیم قمر نے تنظیم کے جزل سیرٹری نبی بخش سہو کے حالیہ مطالبے پر تبعرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ SAB (ایس اے بی) اور ایس سی اے کے بیان کی سخت مخالفت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر صوبے کا اپنا زرقی نظام ہے لہذا ہر صوبے کی اپنی ضروریات اور مطالبے ہیں اور اٹھارویں ترمیم چھوٹے صوبوں کے مفادات کا تحفظ اور ترجمانی کرتی ہے۔ (ڈان، 7 دمبر، صفحہ 17)

#### كھاد

## • کھاد کی کمینیاں

6 ستمبر: ایک مضمون کے مطابق حکومت نے کھاد کی صنعت کے لیے گیس کے نرخوں میں مزید اضافہ کر دیا ہے جس کے بعد کسان سالانہ 5.5 ملین بور بول پر مزید 880 ملین روپے ادا کرینگے۔ گزشتہ پانچ ماہ میں چھ بار کسان مداخل کی بڑھتی ہوئی قیمت اور کم ہوتی پیداوار سے پریٹان ہو کر احتجاج کر چکے ہیں اور ہر بار حکومت ان سے مراعات کا وعدہ کر کے احتجاج ختم کرنے پر زور دیتی ہے۔ ایسے وقت میں جب گندم کی بوائی قریب ہے، بوریا کی قیمتوں کا بڑھ جانا کسانوں کے لیے مشکلات کا باعث ہے۔ ایک کھاد کمپنی نے فوری طور پر قیمت میں 160 روپے اضافہ کردیا جس کی تقلید دیگر کمپنیاں بھی کرینگی۔ (احمد فراز خان، ڈان، 7 ستمبر، صفحہ 4، برنس اینڈ فنانس)

7 اکتوبر: گیس کی قیمت میں اضافے کی وجہ سے یور یا کی قیمتیں بڑھ گئی تھیں مگر کسان پیکج کے اعلان کے بعد کمپنیوں نے قیمت میں 105 روپے فی (50 کلو) بوری کے حساب سے کی پر رضامندی ظاہر کردی ہے۔ (دی ایکبریس ٹر بیون، 8 اکتوبر، صفحہ 10)

1 دسمبر: کھاد کے متوازن استعال پر یواے ایف کے مٹی اور ماحولیاتی علوم کے ادارے (انشیٹیوٹ آف سوائل اینڈ انوائر منظل سائنس) نے بارانی علاقوں میں زرعی تحقیق کے عالمی مرکز (انٹر پیشنل سینٹر فار ایگر یکلچر ریسرج ان ڈرائے ایر یاز/ ICARDA) کے تعاون سے ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا۔ یو نیورسٹی کے وائس چانسلر اقرار احمد خان نے اس موقع پر کہا ہے کہ کھاد کے متوازن استعال سے بنیادی فصلوں کی پیداوار کو 50 فیصد تک بڑھایا جاسکتا ہے۔ (دی نیوز، 2 دمبر، صفح 2)

# زرعی مشینری ٹریکٹر:

7 ستمبر: پاکتان الیوی ایش آف آ تو موٹیو پارش اینڈ ایسسر یز مینوفیکچررز (PAAPAM) کے سینئر وائس چیئر مین مشہود علی خان نے وفاقی وزیر قومی غذائی تحفظ و تحقیق سکندر حیات ہوس سے ہونے والی ایک ملاقات میں ٹریکٹر پر زرتلافی میں تا خیر کا مسئلہ اٹھایا ہے۔ پنجاب اور سندھ حکومت نے ٹریکٹر پر زرتلافی دینے کا اعلان کیا تھا جس پر مہینوں بعد بھی صوبائی حکومتوں کی طرف سے کوئی پیش رفت نہیں ہوئی جبکہ زرتلافی کے اعلان کے بعد تیار کنندگان نے بعد بھی اوار میں اضافہ کردیا تھا۔ (دی ایکپرلس ٹربیون، 8 ستمبر، صفحہ 10)

19 ستمبر: جولائی اور اگست میں زرعی مشینری کی پیداوار میں پچھلے سال کے مقابلے اضافہ ہوا ہے جبکہ میسی فرگوت اور فیٹ ٹریکٹر کی فروخت جو پچھلے سال 5,710 تھی اس سال 3,493 یونٹ ہوگئ ہے۔ ملت ٹریکٹر کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر سنجیل بشیر رعنا نے کہا ہے ٹریکٹر کی فروخت میں کمی کی ایک وجہ سندھ اور پنجاب میں ٹریکٹر پر زرتلافی دینے کے مضوبے میں تاخیر کی وجہ بیلا روس کی کمپنی کو سہولت فراہم کرناتھی۔ (ڈان، منصوبے میں تاخیر کی وجہ بیلا روس کی کمپنی کو سہولت فراہم کرناتھی۔ (ڈان، 20 ستمر، صفحہ 10)

2 نومبر: کومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے ٹر یکٹر کی فروخت میں واضع کی ہورہی ہے۔ سال 16-2015 کی پہلی سہہ ماہی میں ٹر یکٹر کی فروخت گزشتہ سال اس مدت کے مقابلے 28 فیصد کمی کے ساتھ 9,363 یونٹ سے 6,745 یونٹ سے 6,745 یونٹ پر آگئی ہے۔ (دی ایکپریسٹر بیون، 3 نومبر، صفحہ 10)

# زرتلافي

22 ستمبر: وزارت قومی غذائی شخفظ و شخفین کے مطابق کھاد پر دی جانے والی 20 بلین روپے کی حکومتی زرتلافی کھاد کے کارخانوں اور درآ مد کنندگان کو براہ راست فراہم کی جائے گی جو کھاد کی قیمتوں میں کمی کی صورت کسانوں تک پنچے گی۔ زرتلافی کی فراہمی کے بعد ڈائی امونیم فاسفیٹ (DAP) کی (50 کلو) بوری کی قیمت میں 500 روپے کمی ہوگی۔ (دی ایکپریس ٹربیون، 23 ستمبر، صفحہ 11)

12 اکتوبر: ایک مضمون کے مطابق الیکش کمیشن کی جانب سے وزیر اعظم کے کسان پیکج کو دسمبر تک معطل کرنے سے DAP (ڈی اے پی) پر دی جانے والی 500 روپے فی بوری زرتلافی دینے کا فیصلہ بھی متاثر ہوا ہے۔ اب کسانوں کو سندھ میں گندم کی بوائی کے وقت کھاد پر زرتلافی نہیں مل سکے گی۔ کسان زیادہ قیمت کی وجہ سے کم ڈی اے پی استعال کررہے ہیں جس کی وجہ سے گندم کی فی ہیکٹر پیداوار بھی 8.8 فیصد کم ہوگئی ہے۔ (محمد سین خان، ڈان، 12 اکتوبر، صفحہ 4، برنس اینڈ فانس)

15 اکتوبر: وزارت قومی غذائی تحفظ و تحقیق کے جاری کردہ اعلامیے کے مطابق ڈی اے پی کی 50 کلو کی بوری پر 500 مائٹرو فاسفیٹ (NP) اور نائٹرو فاسفورس پوٹاشیم (NPK) کی 50 کلو کی بوری پر 217 روپے زرتلافی فراہم کی جائے گی۔ یہ زرتلافی حکومت کی طرف سے مختص کیے گئے 20 بلین روپے ختم ہونے تک جاری رہے گی۔ (ڈان،16 اکتوبر،صفیہ 10)

9 دسمبر: وزارت قومی غذائی شخفظ و تحقیق نے وزارت خزانہ سے ایک خط کے ذریعے درخواست کی ہے کہ وہ گلگت بلتتان کورعایتی قیمت پر گندم فراہم کرنے کی مد میں واجب الاوا 30 بلین روپے کی رقم پاکستان ایگر کیکچرل اسٹور تئے اینڈ سروسز کارپوریشن (PASSCO) کواوا کرے۔ وفاقی حکومت کی ہدایت پر PASSCO (پاسکو) نے 100 کلوگرام کی مردسز کارپوریشن (1,300 کوری کے حساب سے گلگت بلتستان کوفراہم کی تھیں جن کی منڈی میں قیمت 3,200 روپے فی بوری تھی۔ وفاقی حکومت نے اس مد میں اب تک 2005 سے 2010 تک کی زرتلافی کی رقم اوا نہیں کی ہے۔ (دی ایکپریس ٹربیون، 10 دسمبر، صفحہ 11)

# زرعی قرضے

8 ستمبر: وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے قرض فراہم کرنے والے اداروں, ڈیولپمنٹ فنانس انسٹی ٹیوشنر (DFIs) کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے ہدایت کی کہ وہ قرض کے حصول کے طریقے کو آسان بنا کر کسانوں کے لیے زرعی قرضے بڑھا کیں۔ (ڈان، 9 ستبر، صفحہ 10)

# زرعی شخقیق

8 ستمبر: نارک میں وفاقی وزیر قومی غذائی تحفظ و تحقیق سکندر حیات بوئن نے اینول ویٹ پلانگ اینڈ ویٹ پروڈ کو ٹی انہانسمنٹ پروگرام (WPEP) کے حوالے سے کہا ہے کہ گزشتہ چار دہائیوں میں پاکستانی کسانوں نے گندم کی پیداوار میں 224 میں 224 فیصد تک اضافہ کیا ہے اور زرعی تحقیق نے کسانوں کو اس قابل بنایا ہے کہ پیداوار جو 1965 میں 862 کلو گرام فی میکٹر ہوگئ ہے۔ (دی ایکپریں ٹربیون، 9 متبر، صفحہ 11)

29 ستمبر: پارک اور چین کی لانزے ہاؤ یو نیورس (Lanzhou University) کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط ہوئے ہیں جس کے تحت پاکستان اور چین زرعی سائنسی تحقیق اور ٹیکنالوجی اور معلومات کا تبادلہ کریں گے۔ (ڈان،30 عتبر،صفحہ10)

9 اکتوبر: جامعہ کراچی کے عالمی مرکز برائے کیمیائی اور حیاتیاتی علوم (انٹریشٹل سینٹر فار کیمیکل اینڈ بائیولوجیکل سائنسز ا ICCBS) اور محکمہ منصوبہ بندی و ترقی حکومت سندھ کی ایک مشتر کہ ٹیم نے چار سالہ تحقیق کے بعد 140 بودوں اور جڑی بوٹیوں کی شناخت کی ہے جو جلد کے امراض کے لیے مفید ہیں۔ اس روایتی علم کو مرتب کرنے کے لیے ٹیم نے سندھ کے 27 اضلاع کے 1,250 دیہات میں سروے کرکے 7,000 افراد سے معلومات جمع کیں اور بالآ خر لیباٹری مندھ کے 27 اصلاع کے بعد ان بودوں اور جڑی بوٹیوں کو جلد کے لیے مفید قرار دیا گیا ہے۔ (دی ایکسپریس ٹربیون، 10 اکتوبر، صفحہ 1)

20 اکتوبر: پاکستان میں محکمہ تحفظ نباتات (ڈپارٹمنٹ آف بلانٹ پروٹیکشن DPP) کے اہلکاروں کے لیے منعقدہ تربیتی پروگرام میں امریکی محکمہ زراعت (USDA) کے ماہرین نے کہا ہے کہ پاکستان نے زرعی اشیاء کی قدر اور معیار میں اضافے میں کامیابیاں حاصل کی ہیں لیکن میہ بات یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ برآمد کی جانے والی میہ اشیاء کیٹرے مکوڑوں سے پاک ہوں۔ (دی ایکپریس ٹربیون، 21 اکتوبر، صفحہ 11)

1 وسمبر: مظفر گڑھ میں محکمہ زراعت نے گئے کی زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لیے ضلع بھر میں یث

ٹیکنالوری pit technolog) متعارف کروائی ہے۔ محکمے کے ضلعی افسر میر عابد حسین نے یو اے الیف کے تحقیقی وفد سے بات کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ تکنیک بوائی کا ایک نیا طریقہ ہے جس پر لاگت کم آتی ہے جو کسان کو زیادہ پیداوار کے حصول میں مدد دیتی ہے۔ کئی آزمائش کھیتوں میں یہ ثابت ہوا ہے کہ اس طریقہ کارسے فی ایکڑ 2,500 من پیداوار میں اضافہ ہوسکتا ہے جو رائج طریقہ کار کے مقابلے تین گنا زیادہ ہے۔ (دی ایک پریس ٹرمیون، 2 رئمبر، صفحہ 11)

# ااا۔ غربت اور غذائی تحفظ

#### غربت

7 ستمبر: اسلام آباد میں کیپٹل ڈیولپنٹ اتھارٹی (CDA) کی جانب سے سیٹر الیون آئی میں کچی آبادی مسمار کیے جانے کے خلاف دائر درخواست کی ساعت کے دوران سپریم کورٹ نے وفاقی اورصوبائی حکومت کو ہدایت کی ہے کہ وہ چھلے 14 سالوں کے دوران کم آمدنی والے افراد کے لیے بجٹ میں مختص کی گئی رقم کی تفصیلی رپورٹ پیش کریں۔ (دی ایکسپرلیں ٹرییون، 8 سمبر،صفحہ 4)

23 ستمبر: حیدر آباد میں اسٹرینتھنگ پارٹیسپٹری آرگنائزیشن (SPO) اور پاکستان پاورٹی ایلیویشن فنڈ (PPAF) کی جانب سے سندھ ایگریکپر یونیورٹی ٹنڈو جام (SAU) میں منعقد کیے جانے والے کونشن میں مقررین نے نوجوانوں پر زور دیا ہے کہ وہ ساحلی علاقوں میں غربت کے خاتم، ساجی و اقتصادی حالات میں بہتری کے لیے مرغبانی، ماہی گیری، گھریلو باغبانی اور مال مولیثی کے شعبے میں اپنی انتظامی مہارت میں اضافہ کریں۔ سجاول اور کھٹھ کا شارشدید غربت کے شکار اضلاع میں ہوتا ہے جو پانی کی قلت اور سمندری طوفان سے براہ راست متاثر ہوتے ہیں۔ (ڈان، 24 ستبر، صفحہ وا)

10 دسمبر: اسلام آباد میں چار روزہ بین الاقوامی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ورلڈ فوڈ پروگرام (WFP) کی نمائندہ لولا کاسترو (Lola Castro) نے کہا ہے کہ پاکستان میں آبادی کے ایک بڑے جھے کو خوراک تک رسائی حاصل نہیں ہے جبکہ ملک میں وافر مقدار میں غذائی پیداوار موجود ہے۔ انہوں نے نظام کی بہتری کی بات کرتے ہوئے کہا کہ ستی خوراک معاشرے کے ہر طبقے کو میسر ہونی چاہیے۔ پاکستان میں فصلوں کی پیداواری لاگت خطے کے

دیگر ممالک کے مقابلے زیادہ ہے جسے کم کرنے کے لیے چھوٹے کسانوں کو زرتلافی ملنی چاہیے نا کہ بڑے اور بااثر کا شتکاروں کو۔ (دی ایکپریسٹرییون،10 دمبر،صفحہ11)

## بےنظیر انکم سپورٹ پروگرام

4 ستمبر: بلوچتان کے محکمہ مال مولیثی نے صوبے میں بے نظیر اکم سپورٹ پروگرام (BISP) کے تحت ملنے والی نقد رقم کے بجائے غریب عورتوں کو پالنے کے لیے نو مرغیاں اور ایک مرغا دینے کی تجویز پیش کی ہے۔ محکمے کی جانب سے تجویز کیا گیا ہے کہ مرغیاں 75 فیصد رعایتی قیمتوں پر دی جا کیں۔ 144 ملین روپے لاگت کے اس منصوبے سے 9,600 افراد فائدہ اٹھا سکیں گے۔ عالمی بینک کے اعداد وشار کے مطابق پاکتان میں 21 فیصد نوجوان خط غربت سے نے زندگی گزار رہے ہیں اور صوبہ بلوچتان میں غربت کی شرح سب سے زیادہ ہے۔ (دی ایک پریس ٹر بیون، 5 ستبر، صفحہ د)

17 ستمبر: BISP (بی آئی ایس پی) کی جاری کردہ پہلی جائزہ رپورٹ کے مطابق میہ پروگرام ملک میں 22 فیصد غربت کو کم کرتا ہے اور اس سے فائدہ اٹھانے والوں میں 64 فیصد افراد بااختیار ہیں۔ (دی ایکسپریسٹر بیون، 18 ستبر، صفحہ 3)

19 ستبر: کوئٹہ میں ایک اجلاس میں بی آئی ایس پی کی چیئر پرس ماروی میمن سے وزیر اعلیٰ بلوچتان ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ اورصوبائی حکومت کے اعلیٰ حکام نے بی آئی ایس پی میں بڑے پیانے پر بدعنوانی کی شکایت کی ہے۔ صوبائی حکومت کا کہنا ہے کہ ادارے میں صوبے کے نوجوانوں کو ملازمت کے مواقعے فراہم نہیں کیے جاتے۔ (ڈان،20 ستبر،صغہ 5)

15 اکتوبر: بی آئی ایس پی کی چیئر پرین ماروی میمن نے تصفیہ میں 22 عورتوں میں بلاسود قرض کے چیک تقسیم کیے۔ تقریب کے بعد انہوں نے مقامی پریس کلب میں کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ پروگرام کے تحت مرد اور عورتیں دونوں روزگار کے لیے 15,000 سے 50,000 روپے تک کا بلاسود قرضہ لے سکتے ہیں۔ پروگرام سے 5.1 ملین مستحق عورتوں پہلے ہی مالی امداد حاصل کررہی ہیں جبکہ مزید 2.6 مستقبل میں مستفید ہونگی۔ (ڈان،16 اکتوبر، صغیو1)

15 نومبر: بی آئی ایس پی گجرانوالہ ڈویژن کے ڈائر کیٹر ندیم اسلم بٹ نے کہا ہے کہ پروگرام سے فائدہ اٹھانے والے 300 افراد کو سیالکوٹ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری (SCCI) کے تعاون سے صنعتی مہارت کی تربیت دی جائے گی۔ اس صلع میں بی آئی ایس پی سے 20,000 افراد فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تربیتی پروگرام کے پہلے جھے میں 300 افراد کو تربیت دی جائے گی۔ (ڈان،16 نومبر، صفحہ 10)

22 وسمبر: بی آئی ایس پی نے دعویٰ کیا ہے کہ پروگرام سے فائدہ اٹھانے والوں کے ایک ملین بچوں کو وسیلہ تعلیم پروگرام کے تحت اسکول میں داخل کرانے کا ہدف حاصل کرلیا گیا ہے۔ وسیلہ تعلیم پروگرام عالمی بینک اور صوبائی محکمہ تعلیم کی مشاورت سے ترتیب دیا گیا تھا۔ (ڈان،23 دسمبر، صفحہ 5)

## • مائىكروفنانس

24 ستمبر: حکومت ملک میں کسانوں اور چھوٹے پیانے پر کاروبار کرنے والوں کو قرض فراہم کرنے کے لیے بگلہ ویش کے گرامین بینک کی طرز پر چھوٹے قرضے فراہم کرنے والی (مائیکرو فنانس) کمپنی قائم کرنے پر غور کردہی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ اس منصوبے کے تحت 100,000 روپے فراہم کیے جائیں گے۔ حکومت نے روال برس زرگی قرضوں کی تقییم کے ہدف میں بھی اضافہ کرکے 616 بلین روپے کردیا ہے جو گزشتہ سال 516 بلین روپے تھا۔ (دی ایک پر لی ٹر بیون 25 ستمبر، صفحہ 10)

3 اکتوبر: پنجاب اسال انڈسٹریز کارپوریشن (PSIC) کے بنجنگ ڈائر کیٹر بلال احمد نے کہا ہے کہ نوجوانوں کو ذاتی کاروبار کے لیے بلاسود قرضوں کی فراہمی کے منصوبے کے تحت سال 2011 سے اب تک 692,000 گھرانے مستفید ہو چکے ہیں۔ سال 16-2015 کے لیے حکومت دوبلین روپے جاری کرچکی ہے جومستحق افراد کو بلاسود قرض فراہم کرنے کے لیے استعال کیے جائیں گے۔ (دی ایکپریں ٹربیون، 14 کتوبر، صفحہ 5)

3 د مبر: ملیشیاء میں پانچویں عالمی اسلامک مائیکرو فنانس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اخوت کے چیئر مین ڈاکٹر محمد امجد ثاقب نے غربت میں کمی لانے کے لیے قرض حسنہ کے اسلامی طریقہ کار کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ ان کا ادارہ پاکتان بھر میں 0.3 ملین لوگوں کوچھوٹے قرضے فراہم کررہا ہے۔ (دی نیوز، 4 دمبر،صفحہ 17)

# غذائي تحفظ

21 ستمبر: اخباری اداریے کے مطابق ایک ترقی پند اور جدید ریاست کا قیام ناممکن ہے اگر ملک میں لاکھوں بچے غذائی کی میں مبتلا ہوں۔ حال ہی میں جاری کردہ گلوبل نیوٹریشن رپورٹ 2015 کے مطابق پاکستان میں پانچ سال سے کم عمر بچوں کی آبادی کا بہت چھوٹا حصہ صحت مند زندگی گزارتا ہے اور زیادہ تر بچے غذائی کمی کی وجہ سے وزن اور قد میں کمی کا شکار ہیں۔ پاکستان بچوں میں غذائیت کے اعتبار سے غیر معمولی طور پر غریب ہے۔ (ڈان، 21 ستبر، صفحہ اداریہ)

16 اکتوبر: خوراک کے عالمی دن کے حوالے سے کراچی کی مقامی ہوٹل میں ساجی کارکنوں اور تحقیق سے وابستہ ماہرین نے کہا ہے کہ سندھ میں غذائی کمی کے شکار بچوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ کراچی، شخصہ، سجاول، بدین، جامشورو، سائکھٹر، خیر پور، تھر پارکر اور عمر کوٹ سمیت زیریں سندھ کو بھوک، آفات اور غذائی عدم تحفظ کا سامنا ہے۔ تھر پارکر کے ڈاکٹر سونو کھنگرانی کا کہنا تھا کہ یہاں گوداموں میں خوراک موجود ہے اور عوام بھوک اور غذائی عدم تحفظ میں مبتلا ہیں۔ یہاں وسائل اور خوراک کی تقسیم منصفانہ نہیں ہے۔ دی ایکسریس بے سے مومت کو وسائل کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنانا چاہیے۔ (دی ایکسریس ٹرییون، 17 اکتوبر، سخد 14)

31 اکتوبر: پاکتان میں اقوام متحدہ کے ادارے برائے خوراک و زراعت (FAO) کے ڈائر یکٹر پیٹرک ٹی ایوانز نے اخبار کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ پاکتان میں ضرورت سے زائدخوراک کے باوجود 15 فیصد آبادی غذائی عدم تحفظ کا شکار ہے جبکہ 24 فیصد بچے غذائی کی کا شکار ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکتان میں وفاقی سطح پر ایک مضبوط وزیر زراعت کی ضرورت ہے جو تمام صوبوں کے لیے ایک موثر پالیسی تجویز کرسکے۔ (دی ایکپریس ٹربیون، 1 نوبر، صفحہ 1)

4 نومبر: وزارت قومی غذائی تحفظ و تحقیق نے ملک میں غذائی فصلوں اورعوام تک خوراک کی رسائی کے حوالے سے مطوس اعداد و شار حاصل کرنے کے لیے سروے کرانے کی منصوبہ بندی کی ہے۔ بیسروے غذائی تحفظ کے تمام پہلوؤں مثلاً خوراک کی دستیابی، رسائی اور غذائیت کا احاطہ کرے گا۔ ایک اندازے کے مطابق ملک میں 24 فیصد بچے خوراک کی عدم دستیابی کے باعث غذائی کمی کا شکار ہیں۔ (دی ایکپریسٹر پیون، 5 نومبر، صفحہ 11)

13 دسمبر: ایک اخباری رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ WFP (ڈبلیوالف پی) نے وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں شالی اور جنوبی و نریستان، ڈیرہ اساعیل خان، ٹانگ، کوہاٹ اور اورکزئی ایجنسی کوشدید غذائی عدم تحفظ سے دوجار علاقہ قرار دیا ہے۔ جبکہ خیبر اور مہمند ایجنسیوں کو بھی غذائی عدم تحفظ کے لحاظ سے او نیچ درجے پر رکھا گیا ہے۔ (دوالفقارعلی، ڈان، 13 دسمبر،صغہ 7)

# ١٧ - غذائي اورنفذآ ورفصلين

16 اکتوبر: وفاقی وزیر برائے قومی غذائی تحفظ و تحقیق سکندر حیات بون نے خوراک کے عالمی دن کے موقع پر کہا ہے کہ پاکتان میں کسان خوراک کی کم پیداوار کی وجہ سے نہیں بلکہ اضافی ذخیرے کی وجہ سے بحران کا شکار ہیں۔ غذائی اجناس کا عالمی ذخیرہ بھی اس وقت انتہائی سطح پر ہے جبکہ ان کی قیمتیں انتہائی کچل سطح پر ہیں۔ (دی ایکسریس ٹربیون، 17 اکتوبر، صفحہ 11)

# غذائي فصليس

### • گندم

9 ستمر: فسلوں کے موجودہ ذخائر کا جائزہ لینے اور مستقبل کا لاح عمل ترتیب دینے کے لیے ویٹ ریویو کمیٹی (گندم کے لیے جائزہ کمیٹی) کے اجلاس میں کسانوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ گندم کے علاوہ نقذ آور فصلیں بھی اگانا شروع کریں۔ تمام صوبائی محکمہ زراعت کو کہا گیا ہے کہ وہ کسانوں کو آلو، دالیں اور روغنی بھی کی کاشت پر مائل کریں تاکہ طلب و رسد میں توازن قائم رہے اور کسان بروقت فصل سے منافع حاصل کرسکیں۔ (دی ایک پریس ٹرییون، 10 عبر، صفح 11)

1 اکتوبر: گلگتبلتتان حکومت نے اس بار براہ راست مقامی کسانوں سے کم قیمت پر گندم لینے کا فیصلہ کرتے ہوئے پنجاب حکومت سے گندم خریدنے سے انکار کردیا ہے۔ گلگت بلتتان پاسکو پنجاب سے ہرسال 1.5 ملین بوری گندم خریدتا ہے۔ (دی ایک پر لیرین کر بیرون ، 2 اکتوبر، صفحہ 2)

20 اکتوبر: ایک خبر کے محکمہ خوراک سندھ نے 4 سے 19 اکتوبر، 2015 تک 60,841 ٹن گندم فروخت کی ہے۔ محکمہ خوراک منظور حسین وسان کو بتایا گیا کہ 15 دنوں میں دوبلین روپے مالیت کی گندم فروخت کی جاچکی ہے۔ (ڈان،21) کتوبر، صفحہ 11)

### امدادی قیمت:

12 نومبر: وزارت قومی غذائی تحفظ و تحقیق نے کا بدینہ کی اقتصادی رابطہ کمیٹی کو بھیجی گئی سمری میں سفارش کی ہے کہ ملک میں اضافی ذخائر اور عالمی منڈی میں طلب کی کمی کے پیش نظر گندم کی امدادی قیمت 1,300 روپے فی من برقرار رکھی جائے۔ (دی ایکسپریں ٹر بیون، 13 نومبر، صفحہ10)

23 نومبر: پاکتان فلور ملز ایسوسی ایشن (PFMA) نے کہا ہے کہ گندم کی عالمی اور مقامی قیمت میں فرق 100 ڈالرز فی شن تک بڑھ گیا ہے۔ گندم کی عالمی منڈی میں قیمت شن تک بڑھ گیا ہے۔ گندم کی عالمی منڈی میں قیمت 200 ڈالر فی شن تک گرگئ ہے جبکہ مقامی قیمت 315 ڈالرز فی شن پر چلی گئ ہے۔ ایسوسی ایشن نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت گندم کی بغیر محصول درآ مدکی اجازت دے اور گندم کی تیار اشیاء افغانستان اور وسطی ایشیاء درآ مدکرنے کی اجازت دے اور گندم کی تیار اشیاء افغانستان اور وسطی ایشیاء درآ مدکرنے کی اجازت دے تاکہ وہ اپنا کاروبار محفوظ کر سکیس۔ (ڈان، 24 نومبر، صفحہ 10)

2 وسمبر: پیپلز پارٹی وسطی پنجاب کے صدر میاں منظور احمد وٹو نے مطالبہ کیا ہے کہ گندم کی امدادی قیمت 1500 روپے فی من مقرر کی جائے اور مکئی کی درآمد پر پابندی عائد کی جائے کیونکہ ملک میں مکئی کی پیداوار ضرورت سے زیادہ ہے۔ (دی ایکپریس ٹربیون، 3 دسمبر، صفحہ 5)

بوائی:

21 اکتوبر: وفاقی کمیٹی برائے زراعت نے وزیر قومی غذائی تحفظ و تحقیق سکندر حیات بون کی سربراہی میں گندم کے اضافی ذخائر اور عالمی قیمتوں میں کی کے پیش نظر اس سال بھی گندم کی پیداوار کا ہدف 26 ملین ٹن رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ (ڈان،22 اکتوبر، صغید 10)

6 وسمبر: سرکاری اعداد و شار کے مطابق اس سال صوبہ پنجاب نے گندم بوائی کا 98 فیصد ہدف نومبر میں حاصل کرلیا تھا جبکہ بقایا دو فیصد ہدف بھی دسمبر میں حاصل کرلیا جائے گا۔ اس سال صوبے میں 13 ملین ایکڑ زمین پر گندم کاشت کی گئی ہے۔ (ڈان، 7 دسمبر، صفحہ 2)

آڻا:

18 ستمبر: کراچی میں خوردہ فروشوں نے 10 کلو آٹے کے تھیلے کی قیمت میں 10 روپے کا اضافہ کر دیا ہے۔

PFMA (پی ایف ایم اے) کے چیئر میں محمود حسن نے کہا ہے کہ قیمت میں اضافے کی وجہ منڈی میں گندم کی کی ہے جس کے متعلق پہلے ہی سندھ حکومت کو آگاہ کردیا تھا۔ اضافے کی دوسری وجہ بیہ ہے کے بہت سے مال برداری کرنے والوں کو زیادہ کرایی منڈی میں جانور لانے پر مل رہا ہے جس کی وجہ سے منڈی تک گندم تربیل نہیں ہورہی۔سندھ حکومت کو کسی بڑے نفرائی بران سے بیخے کے لیے فوری طور پر گندم منڈی تک پہنچانی چاہیے۔ (ڈان، 19 ستبر، صفحہ من

3 اکتوبر: ایک خبر کے مطابق دس ہفتوں میں سات بار پی ایف ایم اے نے آئے کی قیمت میں اضافہ کیا ہے۔ پی ایف ایم اے نے آخری باراس ہفتے 20 کلو کے تھیلے پر 15 روپے کا اضافہ کیا۔ (ڈان، 4 اکتوبر، صنحہ 2)

23 نومبر: کراچی ہیں خوردہ فروشوں نے دس کلوآٹے کے تھلے کی قیمت میں دس روپے کا اضافہ کردیا ہے۔ حتمبر میں بھی حکومت سندھ کی طرف سے گندم جاری نہ ہونے کی وجہ سے آٹا ملوں کی جانب سے قیمت میں دو دفعہ اضافہ کیا گیا تھا۔ حالیہ اضافے کے بعد دس کلوآٹے کے تھلے کی قیمت 440 روپے سے بڑھ کر 450 روپے ہوگئی ہے۔ (ڈان،

• جاول

8 اکتوبر: نومبر کے اوائل میں چاول کی نئی فصل تیار ہو جائے گی لیکن چاول کی صنعت سرمائے کی شدید کمی کا شکار ہے۔ ایک سرکاری دستاویز کے مطابق قیمت میں کمی کے باعث اس وقت 500,000 ٹن چاول سرکاری گوداموں میں پڑا ہے۔ چاول کی صنعت کے تحفظات دور کرنے کے لیے وزیر اعظم نواز شریف نے چاول کی صنعت پر واجب الادا قرضے جون 2016 تک معطل کرنے کا اعلان کیا تھا۔ (ڈان، 10 کتوبر، صفحہ 10)

2 نومبر: ایک مضمون کے مطابق چاول کی نئی فصل کی منڈی میں آمد کے ساتھ ہی اس کی قیمتیں کم ہورہی ہیں جو پہلے ہی گزشتہ سال کے مقابلے 30 فیصد کم ہیں۔ ملک میں چاول کا شعبہ بران کا شکار ہے جس کی وجوہات میں پیداواری لاگت میں اضافہ، کم پیداوار دینے والے بی گزشتہ دو سالوں سے ملک میں موجود چاول کا 500,000 ٹن کا ذخیرہ (جس کی مالیت ایک بلین ڈالرز سے زیادہ ہے) اور سرمائے کی قلت شامل ہیں۔ اس بران کی وجہ سے مل مالکان، برآمد کنندگان اپنے ذمہ قرضہ جات واپس کرنے سے قاصر ہیں۔ 341 بلین روپے کا کسان پیکے بھی کسانوں کو خوش نہیں کرسکا کیونکہ کسانوں کو چاول کی فصل پر ہونے والے 30,000 روپے فی ایکڑ نقصان کے مقابلے دی جانے والی 5,000 روپے فی ایکڑ نقصان کے مقابلے دی جانے والی 5,000

7 نومبر: محکمہ زراعت پنجاب کے مطابق صوبے میں چاول کی پیداوار 3.45 ملین ٹن کے مقابلے 3.46 ملین ٹن ہونے کی امید ہے جبکہ کل پیداوار میں باسمتی 67 فیصد ہونے کی توقع ہے۔ (ڈان، 8 نومبر، صفحہ 2)

30 نومبر: ڈپٹی کمشنر قمبر شہداد کوٹ انوار الحق نے کہا ہے کہ وہ ان چاول ملوں کے خلاف کاروائی کریں گے جنہوں نے کسانوں سے دھان 900 روپے فی من پرخریدنے سے انکار کیا ہے۔سندھ اور بلوچتان کی چاول ملوں کی تنظیم کے صدر میر محبوب علی جمالی نے کہا ہے کہ جب خریدار ہی نہیں ہیں تو دھان اور چاول کس طرح مہنگے داموں خرید سکتے ہیں۔ (دی نیوز، 1 دمبر، صفحہ 8)

### • دالين

19 اکتوبر: ایک مضمون کے مطابق پاکتان کو اس سال بھی دالوں کی طلب (ایک ملین ٹن) کے مقابلے 40 فیصد کی کا سامنا ہے۔ دالوں کی پیداوار میں کمی کی کچھ وجوہات میں غیر متوقع بارشیں اور دریا کے ساتھ کی زمین پرسیلاب سے تاہی ہے جہاں زیادہ تر دالیں ہی کاشت ہوتی ہیں۔ پیداوار میں کمی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ کسان زیادہ منافع بخش فصلوں کی طرف منتقل ہورہے ہیں جس کی وجہ سے ملک دالوں کی کمی کا شکار ہے اور دالوں کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔ (احمد فراز خان، ڈان، 10 اکتوبر، صفحہ 4، برنس اینڈ فنانس)

2 نومبر: ایک مضمون کے مطابق وفاقی حکومت نے صوبوں کو تجویز دی ہے کہ وہ کسانوں کو دالوں خصوصاً ماش اور مسور کی دالوں کی امدادی قیمت دینے پرغور کریں۔ ملک میں دالوں کی پیداوار میں کی واقع ہورہی ہے جسے درآ مدات سے پورا کیا جارہا ہے۔ وفاقی سمیٹی برائے زراعت کے اجلاس کے دوران صوبائی نمائندوں کو کہا گیا ہے کہ وہ اس تجویز پر وزراء اعلیٰ سے مشاورت کریں۔ (امین احمد، ڈان، 2 نومبر، صفحہ 4، برنس اینڈ فنانس)

# کھِل سبزی

28 ستمبر: عیدالاضی کے موقع پر پیاز، ٹماٹر اور مرغی کی قیمتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ کراچی سے ملحقہ سپر ہائی وے پر واقع سبزی منڈی کی فلاحی المجمن کے صدر حاجی شاہ جہان نے کہا کہ منڈی میں قیمتوں کی وجہ بلوچستان سے پیاز کی فراہمی میں کی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اکتوبر کے وسط میں سندھ سے آنے والی پیاز سے منڈی میں پیاز کی قیمت میں کمی آ سکتی ہے۔ (ڈان،29 ستمبر،صغی10)

#### آلو:

6 اکتوبر: ملکی منڈیوں میں آلوکی قیمتوں میں کمی سے بالائی سوات، شانگلہ اور ضلع کو ہتان کے تقریبا 30,000 کسان متاثر ہوئے ہیں۔ خیبر پختون خواہ کے کسانوں کا کہنا ہے کہ شہری علاقوں میں آلو 30 روپے فی کلو فروخت ہو رہا ہے جبکہ وہ مقامی منڈی میں 35 روپے کلو فروخت کررہے ہیں۔ (دی ایکپریس ٹربیون، 7 اکتوبر، صفحہ 2)

#### زيتون:

2 ستمبر: پارک کے چیئر مین ڈاکٹر افتخار احمد نے کہا کے اگلے پانچ سالوں میں 50,000 ایکڑ زمین پر زیتون کی کاشت ہوگ۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس سال زیتون لگانے کا ہدف 8,000 ایکڑ ہے۔ زیتون کے لودے لگانے سے تیل کی درآ مدات پر انحصار کم ہوگا۔ (ڈان، 3 ستبر، صفحہ 10)

14 ستمبر: پارک اور پاکتان کونسل آف ریسرچ ان واٹرریسورسز (PCRWR) نے بلوچتان اور چولتان میں بڑے پیانے پر زینون کی کاشت کے لیے مفاہمت کی یاداشت پر دستخط کیے ہیں۔ پارک PCRWR (پی سی آر ڈبلیو آر) کو جگئیکی مدد اور پودے فراہم کرے گا۔منصوبے کے تحت شمسی توانائی کے نظام کی تنصیب اور قطرہ قطرہ آبپائی نظام کے استعال سے زینون اور دیگر پودے لگائے جا کمینگے۔ اس اشتراک سے اب تک نظرانداز شدہ زمین پر زینون اور دیگر کھیل کاشت کیے جا سکیس گے۔ (دی ایکسپرلس ٹربون، 15 ستمبر، صفحہ 11)

# نقذآ ورفصلين

#### • گنا

23 ستمبر: وزیراعلی سندھ کو ایک اجلاس میں سیریڑی زراعت شاہد گلزار شیخ نے بتایا ہے کہ گزشتہ سال گنے کی کاشت کا ہدف 316,749 ہیکٹر ز جبکہ اس سال کا ہدف 313,437 ہیکٹر ز تھا جو حاصل کر لیا گیا ہے۔ اس سال گنے کی پیداوار تقریباً 17.5 ملین ٹن متوقع ہے۔ وزیر اعلیٰ نے سیکریٹری زراعت کو ہدایت کی کہ مل مالکان سے رابطہ کرکے 10 اکتو برتک کرشنگ شروع کروادی جانے تا کہ کسانوں کو نقصان سے بچایا جا سکے۔ (ڈان، 24 ستمبر، صفحہ 18)

### امدادی قیمت:

5 اکتوبر: سندھ میں گنے کی امدادی قیمت طے کرنے کے لیے حکومتی افسران، مل مالکان اور گنے کے کاشتکاروں کے مابین 29 ستمبر کو ایک اجلاس ہوا تھا جس میں مل مالکان نے نقد زرتلافی طنے اور پچھلے سال کی طرح گنے کی قیمت 172 مولیا ہے فی من رکھنے پر زور دیا جبکہ گنا اگانے والوں نے اس کے برعکس 230 روپے فی من کا مطالبہ کیا۔ گئے کی کٹائی کا موسم کیم اکتوبر سے شروع ہوگیا ہے لیکن وزیراعلیٰ نے باہمی مشورے سے قیمت طے کرنے کے لیے دس اکتوبر تک

6 اکتوبر: محکمہ زراعت کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے وزیر اعلی سندھ قائم علی شاہ نے کہا ہے کہ اس سال گئے کی کاشت پر حکومت کوئی مراعات نہیں دے رہی لہذا گئے کی قیمت کاشٹوکاروں اور مل مالکان کو پہلے سے ہی طے کر لینی چاہیے تا کہ گزشتہ سال اختلاف کی وجہ سے پیدا ہونے والی دشواریوں سے بچا جاسکے۔ (دی ایکسپریس ٹربیون، 7 اکتوبر، صفح 14)

15 اکتوبر: سندھ میں گئے کے کاشکار نقصان کے اندیشے کا شکار ہیں کیونکہ حکومت سال 16-2015 کے لیے گئے کی امدادی قیمت مقرر کرنے میں ناکام ہوگئ ہے۔ مل مالکان اور کسانوں کے درمیان ہونے والے دو اجلاس بغیر کسی نتیج کے ختم ہوگئے ہیں۔ مل مالکان گئے کی قیمت 160 روپے فی من سے زیادہ دینے کو تیار نہیں ہیں۔ (ڈان، 16 اکتوبر، صفحہ 19)

16 نومبر: ایک مضمون کے مطابق وزیر اعلیٰ سندھ قائم علی شاہ اب تک گنے کی امدادی قیمت مقرر کرنے اور کسانوں اور الل مالکان کے درمیان مسلم کرانے میں ناکام ہیں۔ خبریں ہیں کہ سندھ حکومت یا تو گزشتہ سال کی قیمت 182 روپے فی من برقرار رکھے گی یا نئی قیمت 172 روپے فی من مقرر کرے گی کیونکہ گزشتہ سال کی طرح 12 روپے فی من زرتلافی اس سال زیر غور نہیں۔ میاری اور چمبر شوگر ملیں پہلے ہی کرشنگ شروع کر چکی ہیں اور کسانوں کو 160 روپے فی من ذرتلافی اس سال زیر غور نہیں۔ میاری اور چمبر شوگر ملیں پہلے ہی کرشنگ شروع کر چکی ہیں اور کسانوں کو 160 روپے فی من گنے کی قیمت ادا کررہی ہیں۔ (محرحسین خان، ڈان، 16 نومبر، صفحہ 4، برنس اینڈ فنانس)

17 نومبر: وزیر اعلیٰ سندھ قائم علی شاہ نے کہا ہے کہ حکومت کے پاس مالی استعداد نہیں ہے کہ وہ اس سال گئے پر زرتلافی ادا کرے۔ مل مالکان اور کسان کرشنگ سے پہلے گئے کی قیمت پر اتفاق کرلیں۔ کسان نمائندوں نے وزیر اعلیٰ کے ساتھ ملاقات میں مطالبہ کیا ہے کہ گئے کی کم سے کم امدادی قیمت 185 روپے من ہوگ۔ (ڈان، 18 نومبر، صفحہ 18)

2 دمبر: میر پور خاص میں گئے کے کاشتکاروں نے اعلان کیا ہے کہ حکومت کی طرف سے امدادی قیمت مقرر نہ کرنے

کے خلاف وہ کراچی میں وزیراعلیٰ ہاؤس کے باہر دھرنا دیں گے۔سندھ کے مختلف حصوں میں ملوں نے گئے کی کرشگ شروع کردی ہے۔ ملیں کا شنکار واضی نہیں ہیں کونکہ بیہ شروع کردی ہے۔ ملیں کا شنکار واضی نہیں ہیں کونکہ بیہ قیمت چھلے سال کی قیمت سے بھی 12 روپے کم ہے۔ اس وقت صرف ضلع میر پور خاص میں ہی 40,000 ایکڑ پر گئے کی فصل تیار کھڑی ہے۔ (دی نیوز، 3 زمبر، صفحہ 3)

23 و مبر: ایک خبر کے مطابق حکومت گنے کی قیمت کو منڈی میں آزاد کرنے (ڈی ریگولیٹ) کی تجویز پر غور کررہی ہے۔ یہ تجویز اقتصادی رابطہ کمیٹی میں 7 دیمبر کو پیش کی گئی تھی جس میں کہا گیا ہے کہ حکومت اگلے موسم سے گنے کی قیمت منڈی پر چھوڑ دے تاکہ حکومتی مداخلت اور زرتلافی کا خاتمہ کیا جاسکے۔ کمیٹی چاہتی ہے کہ چاروں صوبے با ظابطہ طور پر زرتلافی کے خاتمے کے لیے گئے کی قیمت آزاد کریں۔ (دی ایک پر لیر لی کی دیمبر، صفحہ 10)

#### مل مالكان:

19 ستمبر: وزیراعلی کے تھم پر حکومت پنجاب نے صوبے میں نو نادہندہ شوگر ملوں کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ کے تحت تمام شوگر ملیس کا شدکاروں کو 15 دن میں گئے کی قیمت ادا کرنے کی پابند ہیں۔ شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ شوگر ملوں میں شکر گئج شوگر مل اور اا، حسین شوگر مل اور برادرز شوگر مل اور بھی شامل ہیں۔ (ڈان، 20 متبر، صفحہ 2)

2 دسمبر: پنجاب حکومت نے نو میں سے پانچ شوگر ملوں کی املاک ضبط کرنے کی کاروائی شروع کردی ہے جنہوں نے گئے کے کاشتکاروں کو ابھی تک ادائیگی نہیں کی ہے۔ اطلاعات کے مطابق چار ملوں نے اس سلسلے میں اخباری اشتہار دیکھنے کے بعد ادائیگی کردی ہے۔ (دی ایک پریسٹر پیون، 3 رسمبر، صفحہ 5)

21 اکتوبر: پاکتان شوگر ملز ایسوی ایشن (PSMA) کے چیئر مین اسکندر خان نے کہا ہے کہ ملوں کو در پیش سب سے بڑا مسکلہ بیہ ہے کہ صوبوں میں گئے کی قیمت میں فرق ہے جس کی وجہ سے پیداواری لاگت میں فرق پیدا ہوتا ہے۔ ایسوی ایشن نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر حکومت نے ان کے مطالبات پورے نہ کیے تو تمام شوگر ملیس کرشنگ کا آغاز نہیں

چىنى:

15 اکتوبر: کراچی میں چینی کی تھوک قیمت 60 روپے سے کم ہوکر 54 روپے فی کلو پر آگئی ہے۔ تھوک قیمت میں مزید کمی کا امکان ظاہر کیا جارہا ہے کیونکہ ملیں اگلے ماہ شروع ہونے والی کرشنگ سے پہلے اپنا چینی کا ذخیرہ فروخت کرنا چاہتی ہیں۔ (ڈان،16 اکتوبر، صفحہ 10)

# • کیاس

پيداوار:

18 ستمبر: PCGA (پی سی جی اے) کے اندازے کے مطابق اس سال کیاس کی پیداوار 15 ملین گانٹوں کے برعکس 12.23 ملین گانٹھیں متوقع ہے۔ پیداوار میں کمی کی وجہ سندھ میں ہونے والی حالیہ بارشیں ہیں جس سے 50,000 ایکڑ زمین پر 75 فیصد کیاس متاثر ہوئی ہے۔ (ڈان،19 ستمبر،صفحہ10)

3 اکتوبر: منڈی میں پھٹی کی آمد میں 26 فیصد کی نے کپاس کی معیشت پر گہرامنفی اثر ڈالا ہے جس سے کسانوں سے لے کر کپڑا تیار کرنے والوں تک سب متاثر ہوئے ہیں۔ پی سی جی اے کے مطابق اس موسم میں جب سے کپاس کی پیداوار شروع ہوئی ہے 30 ستمبر تک 3.073 ملین گاٹھیں پیداوار ہوئی جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں پیداوار 4.135 ملین گاٹھیں تھی۔صرف پنجاب میں ہی کپاس کی پیداوار میں 32.7 فیصد کی آئی ہے۔ (ڈان، 4 اکتوبر،صفہ 10)

3 نومبر: منڈی میں پھٹی کی ست آمد کیڑے کی صنعت کو درآمد پر مجبور کرسکتی ہے۔ سندھ اور پنجاب میں کیاس کی کھڑی فصل بھاری مون سون بارشوں اور سیلاب سے متاثر ہونے کے بعد اب تک منفی بردھوتری ظاہر کررہی ہے۔ زیادہ نقصان پنجاب میں ہوا جہاں پیداوار 5.236 ملین گانھوں سے 3.445 ملین گھانھوں پر آگئ ہے جبکہ سندھ میں کیاس کی پیداوار چار فیصد کم ہوئی۔ (ڈان، 4 نومبر، صفحہ 10)

18 نومبر: پی سی جی اے کے مطابق 15 نومبر تک منڈی میں پھٹی کی آمد 23.17 فیصد کی کمی سے 8.019 ملین گاشھیں رہی جو گزشتہ سال اسی مدت میں 10.436 ملین گاشھیں تھی۔ (ڈان،19 نومبر،صفحہ10)

8 و مبر: ایک اخباری رپورٹ کے مطابق کپاس کی قیمت 250 روپے فی من کم ہوکر 5,350 روپے فی من پر آگئ ہے جو چھلے دو مبینوں کی سب سے کم قیمت ہے۔ قیمت میں یہ کی پیداوار میں کی کے باوجود پیدا ہوئی ہے۔ آل پاکستان ٹیکٹائل ملزز ایسوی ایشن (APTMA) کے نائب چیئر مین آصف انعام نے بتایا کہ منڈی میں کم درجے کی کپاس دستیاب ہے جس کی اصل قیمت 4,700 روپے فی من تک ہے۔ اس سال کپاس کی پیداوار 9.5 ملین اور صنعتی ضرورت 15.5 ملین گاٹھیں ہے، لیعنی چھ ملین گاٹھوں کی کی کا سامنا ہے۔ کپاس کی کی وجہ سے صنعت کو ہفتے میں ایک سے دو دن بندر کھنے پرخور کیا جارہا ہے جبکہ پاکستان کے کل 1450 یوٹس میں سے 60 سے 70 یونٹ بند ہو چکے ہیں اور اگلے دو مہینے میں مزید 100 یونٹ بند ہو جا کیں گاران صدیق، دی نیوز، 8 دئمبر،صفح 15)

18 دسمبر: APTMA (اپٹا) کے سابق چیئر مین گوہراعجاز نے کہا ہے کہ کپاس کی کم پیداوار سے ملکی معیشت کوکل چھ بلین ڈالرز کا نقصان ہوگا جس میں کسانوں کو ہونے والا دو بلین ڈالرز کا نقصان بھی شامل ہے۔ (ڈان، 19 دسمبر، صفحہ10)

## ۷۔ تجارت

14 ستمبر: وزیر خزانه اسحاق ڈار کی ہدایت پرٹریڈ ڈیولپمنٹ اتھارٹی آف پاکستان (TDAP) کا بیس رکی وفد دونوں ممالک کے درمیان تجارتی مواقعوں کی تلاش کے لیے روس گیا ہے۔ TDAP (ٹی ڈی اے پی) چاہتی ہے کہ روس کو ایسے وقت میں کہ جب اس نے یورپی ممالک اور امریکی برآ مدات پر پابندی عائد کررکھی ہے، پاکستانی برآ مدات میں اضافے کا موقع دیا جائے۔ (دی ایکپرلیسٹریپون، 15 ستمبر، صفحہ 11)

7 رسمبر: حلال اشیاء کی تجارت کے فروغ کے لیے قومی اسمبلی نے پاکستان حلال اتھارٹی بنانے کا بل منظور کرلیا ہے۔ (دی نیوز، 8 رسمبر، صفحہ 10)

### • وزارتی اجلاس

10 وسمبر: ایک خبر کے مطابق اگلے ہفتے کینیا میں ہونے والے WTO (ڈبلیوٹی او) کے اجلاس میں شرکت کی تیاری کے لیے وزارت تجارت کا ایک اجلاس وفاقی وزیر خرم دیگیر کی سربراہی میں اسلام آباد میں ہوا۔ اجلاس میں طے کیا گیا کہ پاکستان اپنے تجارتی مفادات کا سخت تجارتی سفارتکاری سے تحفظ کرے گا۔ پاکستان صرف کچھ شرائط پرممالک کوعوام کے لیے ذخیرہ رکھنے کی اجازت دینے پڑمل کرے گا۔ (ڈان، 11 دسمبر، صفحہ 10)

#### برآ مدات

12 دسمبر: اسلام آباد میں فیڈریشن آف پاکستان چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری (FPCCI) نے حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ زرق شعبے میں زرتلافی کے معاملے کو نیرونی میں ہونے ڈبلیوٹی او کے وزارتی اجلاس میں اٹھائے۔ فیڈریشن کی باغبانی اور زرق پیداوار کی قائمہ کمیٹی کے چیئر مین احمد جاوید نے کہا ہے کہ عالمی مالیاتی ادارے (IMF) کی باغبانی اور زرقی پیداوار کی قائمہ کمیٹی کے چیئر مین احمد جاوید نے کہا ہے کہ عالمی مالیاتی ادارے (IMF) کی جوئن زراعت میں زرتلافی کے خاتمے کی شرط ملکی برآ مدات کو بری طرح متاثر کررہی ہیں۔ زرقی شعبے کو زرتلافی کی سہولت ہوئی چاہیے تا کہ غذائی تحفظ کو بقینی بنانے کے ساتھ ساتھ پاکستان عالمی تجارت میں مقابلہ کرنے کے قابل ہو سکے۔ انہوں نے حکومت کو تقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ڈبلیوٹی او کے وزارتی اجلاس میں شرکت سے پہلے حکومت نے نمی شعب سے کوئی مشاوارت نہیں کی اور تمام معاملات متعلقہ شعبوں کو اعتاد میں لیے بغیر حکومتی المکار خود طے کررہ ہیں۔ (دی ایکسپریس ٹریون، 13 و تمبر،صفی 11)

#### • گندم

31 اگست: پاکستانی نجی کمپنی سنی ٹریڈنگ نے افغانستان کی مانگ پر 500,000 ٹن گندم برآ مد کرنے پر آ مادگی ظاہر کی ہے مگر برآ مد کنندگان کو وفاقی حکومت کی اعلان کردہ زرتلافی حاصل کرنے میں دشواری کا سامنا ہے جس کی وجہ سے جنوری سے اب تک حکومت 300,000 ٹن گندم بھی برآ مدنہیں کریائی ہے۔ (دی ایکسپریس ٹربیون، 1 سمبر، صفحہ 11)

18 ستمبر: اقتصادی رابطہ کمیٹی نے کوئی وجہ بتائے بغیر وزارت قومی غذائی تحفظ وتحقیق کی طرف سے پیش کردہ نجی کمپنی کی جانب سے افغانستان کو 500,000 ٹن گندم برآ مدکرنے کی سمری مستر دکردی ہے۔ (دی ایکپریس ٹربیون، 19 ستبر،

2 اکتوبر: عالمی منڈی میں گندم کی قیمت 209 ڈالرز سے کم ہوکر 180 سے 185 ڈالرز فی ٹن پر آ گئی ہے جبکہ مقامی گندم کی قیمت منڈی میں 330 ڈالر فی ٹن ہے۔ عالمی منڈی میں قیمت میں کی نے پاکتان سے 1.2 ملین ٹن گندم کی برآ مدکو حکومت کی جانب سے زرتلافی دیے جانے کے باوجود خطرے میں ڈال دیا ہے۔ (ڈان، 3 اکتوبر، صفحہ 10)

### • حياول

7 ستمبر: ریپ کے اراکین حکومت پر زور دے رہے ہیں کہ وہ ایران سے خریدی جانے والی بجلی کی مد میں واجب الادا رقم پاکستان سے ایران چاول برآ مد کرنے والوں کو ادا کردے۔ ایسوی ایشن کے مطابق اگر پاکستانی اور ایرانی حکومت اس تجویز پر رضامند ہوجاتے ہیں برآ مد کنندگان جلد ایک ملین ٹن باسمتی چاول ایران برآ مد کرینگے۔ ایران پر مغربی پابندیوں سے پہلے پاکستان سالانہ سات لاکھٹن باسمتی چاول ایران برآ مدکررہا تھا جو پاکستانی چاول کی سب بری منڈی ہے۔ (دی ایکپریس ٹرییون، 8 ستمبر، صفحہ 11)

12 ستمبر: رائس ایکسپورٹرز ایسوسی ایش آف پاکتان (REAP) کے چیر مین رفیق سلمان اور دیگر نمائندگان نے وزیر اعظم نواز شریف سے ملاقات کے دوران بینک کے قرضوں کی ادائیگی کا وقت 180 دن سے بڑھا کر 360 دن کرنے، چاول پر ودہولڈنگ ٹیکس کو ایک فیصد سے 0.25 فیصد کرنے، چاول کی مقامی منڈی سے خریداری پر عائد 3.5 فیصد ودہولڈنگ ٹیکس کو ختم کرنے اور چاول کی ملوں کو صنعت کا درجہ دینے اور بجلی کی لوڈ شیڈنگ کم کرنے کے کا مطالبہ کیا ہے۔ تاجروں کا مزید کہنا تھا کہا کہ پاسکو کی چاول کی برآ مد میں مداخلت نہیں ہونی چاہیے۔ (دی ایکسپریس کریوں، 13 ستمبر، صفحہ 11)

19 ستمبر: بین الاقوامی منڈی میں چاول کی گرتی ہوئی قیمت سے پریشان دھان کے کسانوں نے وزیر اعظم کے اعلان کردہ کسان پیکچ سے اختلاف کرتے ہوئے کہا ہے کہ فی ایکڑ 30,000 روپے کے نقصان کے ازالے کے لیے 5,000 روپے کی حکومتی امداد ناکافی ہے۔ REAP (ریپ) کے سابق نائب چیرمین توفیق احمد نے کہا ہے کہ چاول کی

گرتی ہوئی قیمت برآ مد کنندگان کو نقصان پہنچا رہی ہے جنہیں ذرائع آ مدورفت اور جہاز رانی پر بھی کافی خرج کرنا ہوتا ہے۔ (دی ایکسپرلیسٹرییون،20 ستبر،صفحہ11)

17 اكتوبر: ريپ كے سينئر واكس چيئر مين نعمان احمد شيخ نے كہا ہے كہ وزير اعظم كا زراعت كے ليے امدادى پيكي درست ست ميں ايك قدم ہے ليكن يہ پيكي چاول كى صنعت كو پھر تحفظ ست ميں ايك قدم ہے ليكن يہ چاول كى صنعت كو پھر تحفظ تو فراجم كرتا ہے ليكن چاول كى صنعت سے وابسة افراد خصوصاً برآ مدكنندگان چاہتے ہيں كہ جون 2016 تك ان ك قرضے معطل كرديے جائيں۔ (دى ايك پريس ٹرييون، 18 اكتربر صفح 11)

12 دسمبر: ایک اخباری رپورٹ کے مطابق جاول کے تاجر عالمی منڈی میں جاول کی قیمت پھر سے بڑھنے کے آثار دیکھ رہے ہیں۔ بورپ اور مشرق وسطی سے جاول کی طلب میں اضافے کی وجہ سے پچھلے ایک مہینے میں جاول کی قیمت تقریباً 25 فیصد بڑھی ہے۔ ریپ کے سابق واکس چیئر مین اور برآ مدکنندہ توفیق احمد نے کہا ہے کہ بیسال جاول برآ مدکنندہ توفیق احمد نے کہا ہے کہ بیسال جاول برآ مدکر نے والوں کے لیے بہترین سال ہوسکتا ہے کیونکہ انہوں نے اس سال کاشت کاروں سے نہایت ستے داموں جاول خریدا ہے۔ (عمران رعنا، دی ایک پرلیں ٹربیون، 12 دسمبر، صفحہ 11)

12 وسمبر: سابق چیئر مین ریپ عبدالرحیم جانو نے کہا ہے کہ پاکستانی چاول برآمد کنندگان کو دو طرح کے مسائل کا سامنا ہے ایک عالمی سطح پر مندی ہے اور دوسرا بھارتی چاول جس پر بھارتی حکومت بھاری زرتلافی دے رہی ہے۔ (ڈان،13 دسمبر،صفحہ10)

#### • چيني

8 و مبر: ایک اخباری رپورٹ کے مطابق کا بینہ کی اقتصادی رابطہ میٹی نے وزیر خزانہ اسحاق ڈارکی سربراہی میں بااثر مافیا کو 500,000 ٹن چینی برآ مدکرنے اور حکومت کی جانب سے 13 روپے فی کلو زر تلافی دینے کی منظوری دے دی ہے۔ زر تلافی کی کل رقم 6.5 بلین روپے بنتی ہے جو پچھلے ہفتے منظور کیے گئے 40 بلین روپے کے منی بجٹ کا 16 فیصد بنتا ہے۔ اس وقت عالمی منڈی میں چینی کی قیمت مقامی قیمت سے کم ہے اور کمیٹی نے یہ اجازت وزارت صنعت و

پیداوار کی مخالفت کے باوجود دی۔ وزارت نے PSMA (پی ایس ایم اے) کے اضافی چینی کے ذخائر برسوال اٹھایا تھا اور تجویز دی تھی کہ عالمی منڈی میں سستی چینی بیچنے کے بجائے اپنے عوام کوستی چینی فراہم کی جائے۔ (شہباز رعنا، دی ایکپرلس ٹربیون، 8 دئمبر، صفحہ 10)

18 وسمبر: وفاقی حکومت نے چینی کی برآ مد پر دی جانے والی زرتلافی کا بوجھ آ دھا صوبوں پر منتقل کردیا ہے جس کے لیے تین بلین روپے درکار ہوئے۔ یہ فیصلہ ظاہر کرتا ہے کہ وفاقی حکومت 250,000 ٹن چینی کی برآ مد پر زرتلافی دے گی اور اتنی ہی مقدار پر صوبائی حکومتیں زرتلافی دیں گی۔ (دی ایکپریسٹرییون،19 دسمبر، صفحہ 10)

9 رسمبر: تجارتی زرائع کے مطابق پاکستان کی جانب سے 500,000 ٹن چینی کی برآ مدسے چینی بھارتی اور مشرق وسطی کی شوگر ملوں میں مقابلے میں اضافہ ہوگا اور عالمی قیمتیں مزید کم ہوں گی۔ پاکستان اس سال 500,000 ٹن چینی 13,000 فی ٹن کی زرتلافی کے ساتھ برآ مدکرے گا۔ پاکستان نے افغانستان اور وسطی ایشیائی ممالک کے لیے کم سے کم برآ مدی قیمت 450 ڈالرز فی ٹن مقرر کی ہے۔ (ڈان، 10 دسمبر، صفحہ 10)

## • کھل سبری

19 نومبر: چیئر مین آل پاکتان فروٹ اینڈ وجمیٹل ایکسپورٹرز، امپورٹرز اینڈ مرچنٹ ایسوی ایشن (PFVA) وحید احمد کے مطابق اس سال باغبانی سے متعلق 82 ملین ڈالرز کی برآ مدی مانگ (آرڈر) موصول ہونی ہے۔ پچھ طلب کردہ مانگ پہلے ہی مکمل کی جاچکی ہیں جبکہ دیگر تیاری کے مراحل میں ہیں۔ (ڈان،20 نومبر، صفحہ 11)

### آم:

10 نومبر: یورپ کو آم کی پاکتانی برآ مدات 47 فیصد اضافے کے بعد 4,132 ٹن سے بڑھ کر 6,085 ٹن ہوگئی ہے۔ (ڈان،11 نومبر،صفحہ11)

كينو:

22 ستمبر: فیڈریش آف پاکتان چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری (FPCCI) کی قائمہ کمیٹی کے چیئر مین احمد جواد نے کہا ہے کہ یورپی یونین کو پاکتانی کینو کی برآ مدانتهائی معمولی حصد یعنی 0.00 فیصد ہے جبکہ دوسرے درجے کے کینو کی قتم کا منڈی میں حصہ 0.04 فیصد ہے۔ پاکتان میں کینو کی پیداوار بڑھانے کی ضرورت ہے۔فلحال اس کی ترسیل اور طلب ورسد متحکم نہیں ہے۔ (دی ایسپریس ٹربیون، 23 متبر، صفح 11)

19 نومبر: انڈونیٹیا کی جانب سے جنوری 2016 سے پاکستانی کینو کی درآ مد پر پابندی عائد کیے جانے کا امکان ہے۔
زرائع کے مطابق انڈونیٹیا کے درآ مد کنندگان نے پاکستانی تاجروں کو ممکنہ پابندی سے آگاہ کردیا ہے۔ پاکستان اور
انڈونیٹیا کے درمیان آزاد تجارتی معاہدے کے مطابق انڈونیٹیا پاکستان کو کینو کی برآ مد پر رعایت فراہم کرتا ہے جس
کے بدلے اسے پام آئل پاکستان برآ مدکرنے پر رعایت حاصل ہے۔ دونوں ممالک کے مابین باہمی تجارت 2014
میں 2.2 بلین ڈالرز تک پہنچ گئ تھی جو اب تک انڈونیٹیا کے لیے ہی فائدہ مند رہی ہے۔ (دی ایکپریس ٹربیون، 20
نومبر، صفحہ 11)

27 نومبر: کراچی میں انڈونیشیا کے تونصل جزل نے تاجروں کو یقین دہانی کرائی ہے کہ ان کا ملک پاکسانی کینو کی درآ مد جاری رکھے گا۔ PFVA (پی ایف وی اے) کے وفد نے تونصل جزل سے انڈونیشیا کی طرف سے کینو کی درآ مد پر پابندی کے حوالے سے ایخ تحفظات کا اظہار کیا تھا۔ انڈونیشیا کے محکمہ قرنطینہ نے حال ہی میں پاکستان میں کینو کے باغات کا دورہ کیا تھا جس میں موجودہ صورتحال کوتیلی بخش قرار دیا گیا ہے۔ (دی ایکپریس ٹربیون، 28 نومبر، صفحہ 11)

30 نومبر: اس سال کینوکی پیداوار کم از کم دوملین ٹن ہونے کی توقع ہے جو گزشته سال 1.9 ملین ٹن تھی۔ گزشته سال 200 ملین ڈالرز مالیت کے 350,000 ٹن کینو برآ مد کیے گئے تھے جس میں اس سال اضافہ ہوسکتا ہے۔ (می الدین عظیم، 30 نومبر، صفحہ 4، برنس اینڈ فنانس)

خشک میوه جات:

16 نومبر: ٹی ڈی اے بی کے اندازے کے مطابق خشک میوہ جات کی برآ مد 120,000 ٹن تک متوقع ہے۔ ان میوہ

جات میں چھوہارے، مونگ کھلی، ختک خوبانی، اخروٹ، بادام، چلغوزہ، پستہ، کشمش وغیرہ شامل ہیں۔ 2008 سے ختک میوہ جات کی برآ مد متاثر تھی جو گزشتہ سال 100,000 ٹن تک کیپنجی تھی۔ (محی الدین عظیم، ڈان، 16 نومبر، صفحہ 4، برنس اینڈ فنانس)

#### • حلال گوشت

2 اکتوبر: محمد علی جناح یونیورشی، کراچی میں ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے ٹی ڈی اے پی کے سینئر ڈائر یکٹر جزل نفرت جشید نے حلال اشیاء کی برآ مدات میں اضافے کے لیے اسلامی تجارتی بلاک بنانے پر زور دیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حلال اشیاء کی منڈی اس وقت 7.1 ٹریلین ڈالرز پر مشتمل ہے جس میں سے 3.92 ٹریلین ڈالرز کی اسلامی ممالک کی منڈی بھی شامل ہے۔ انہوں نے کراچی اور لاہور میں حلال پروسینگ زون بنانے پر زور دیا ہے۔ (دی ایک پر لیم ٹر بیون، 3 اکتوبر، صفحہ 10)

7 و مبر: ایک اخباری مضمون کے مطابق چین دنیا میں سب سے بڑا گوشت درآ مد کرنے والا ملک بن چکا ہے۔ آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، یورو گوئ، ارجنٹائن اور برازیل چین کو گائے اور بکرے کا گوشت برآ مد کررہے ہیں جبکہ بھارت اور پاکستان سے ویت نام اور ہانگ کانگ کے ذریعے بڑے پیانے پر گوشت چین غیر قانونی طور پر جارہا ہے کیونکہ چین میں گوشت کے معیاری ضا بطے سخت ہیں۔ (ضیا بانڈے، دی ایکسپریس ٹر بیون، 7 دمبر، صفحہ 10)

### سمندری غذا:

3 اکتوبر: ایک خبر کے مطابق تھائی لینڈ نے پاکستان میں چھلی کو محفوظ کرنے کی (فش پروسسنگ) صنعت قائم کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے جہاں سے وہ سمندری خوراک اپنے ملک برآ مد کر سکے۔ تھائی لینڈ کے سرکاری وفد نے پاکستانی حکام سے ملاقات میں کہا ہے کہ سال 2017 تک باہمی آزاد تجارت کے معاہدے کیے جائیں گے۔ (ڈان، 4 اکتربر، صفحہ 10)

2 نومبر: ایک مضمون کے مطابق روال سال سمندری غذاکی برآمد میں گزشته سال کی نسبت کمی واقع ہوئی ہے۔سال

2014 میں 370 ملین ڈالرز مالیت کی سمندری غذا برآ مدکی گئی تھی جو سال 2015 میں کم ہو کر 350 ملین ڈالرز ہوگئ ہے۔ (محی الدین عظیم، ڈان، 2 نومبر، صفحہ 3، برنس اینڈ فنانس)

### درآ مدات

## • گندم

14 ستمبر: ایک مضمون کے مطابق یوکرین سے برآ مدکی جانے والی گندم پاکستان میں 17 روپے فی کلوگرام دستیاب ہوتی ہے اور 50 فیصد درآ مدی محصول گئے کے بعد بھی قیمت 25 روپے فی کلوگرام رہتی ہے جبکہ مقامی گندم کی قیمت 32 روپے فی کلو ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صوبہ پنجاب کے پاس ابھی بھی 5.2 ملین ٹن گندم کا ذخیرہ موجود ہے۔ (احد فراز خان، 14 ستبر، صغحہ 4 برنس اینڈ فنانس)

## • کیاس

1 رسمبر: بھارت نے اکتوبر سے شروع ہونے والے کپاس کے موسم میں دوملین گاٹھیں (170 کلوگرام فی گاٹھ) برآ مدکر نے کے سودے کیے ہیں جس میں سے آ دھی مقدار پاکتان خریدے گا۔ کاٹن ایسوی ایشن آ ف انڈیا (CAI) کے صدر دھیرن سیٹھ کے مطابق وہ پاکتان سے کپاس کی اتنی طلب کی توقع نہیں کررہے تھے۔ پاکتان مزید پانچ سے سات لاکھ گاٹھیں خرید سکتا ہے۔ (دی ایک پریس ٹرییون، 2 رسمبر، صفحہ 10)

### • سوتی دھا گہ

17 اکتوبر: حکومت نے سوتی دھا گہ اور تیار کپڑے کی درآ مد پر مکنی صنعت کو تحفظ دینے کے لیے 10 فیصد درآ مدی محصول (ریگولیٹری ڈیوٹی) عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے بعد ان اشیاء کی درآ مد پرکل محصولات کی شرح 15 فیصلہ اپٹا کے فیصلہ اپٹا کے پرزور فیصد ہوجائے گی۔ اضافی محصول کا اطلاق کیم نومبر سے ہوگا۔ حکومت نے محصول میں اضافے کا فیصلہ اپٹا کے پرزور مطالبے پرکیا ہے۔ (دی ایکیپریسٹر پیون، 18 اکتوبر، صفحہ 1)

2 و مبر: انٹر میشنل کاٹن ایڈوائزری ممیٹی (ICAC) کے مطابق پاکتان نے پچھلے کی سالوں سے چین میں سوتی وھاگے

کی بڑھتی ہوئی طلب سے فائدہ اٹھایا تھالیکن اب چین کو پاکتانی برآ مدات میں کمی آگئی ہے۔ پاکتان میں توانائی کے برخان، توانائی کی قیمت اور محصولات میں اضافے سے پاکتانی ملوں کی پیداواری لاگت بہت بڑھ گئی ہے جس کی وجہ سے دھا گہ ملوں نے پیداوار کم کردی ہے یا بند کردی ہے۔ (دی نیوز، 3 دسمر، صفحہ 15)

#### • خشك دودھ

2 دسمبر: ایک خبر کے مطابق ملک میں بچوں کے خشک دودھ کی مطلوبہ آ دھی مقدار درآ مدکی جاتی ہے جس پر پہلے ہی 29 سے 30 فیصد محصولات عائد ہیں۔ ان محصولات میں اب مزید ایک فیصد اضافہ کردیا گیا ہے۔ حاملہ عورتوں کے لیے غذائیت سے بھر پور تیار خوراک (nutritional supplement) بھی اس فہرست میں شامل ہے۔ (دی ایکپریس ٹربیون، 3 دسمبر،صفحہ 10)

## • مرغیوں کی خوراک

9 رسمبر: پاکستان پولٹری ایسوی ایشن (PPA) نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مرغبانی میں افزائش نسل کے لیے استعال ہونے والے خام مال زندہ نیج کی درآ مد پر اضافی 10 فیصد محصول عائد کرنے سے مقامی مرغبانی کی صنعت کو نقصان کا سامنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مرغبانی سے متعلق تیار اشیاء ملیشیا سے بغیر محصول، چین سے خصوصی رعایتی قیمت پر اور بھارت سے پائج فیصد محصول پر درآ مد کی جارہی ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ تیار اشیاء کی درآ مد کو فروغ دیا جارہا ہے۔ ضروری خام مال پر محصول عائد کیے جانے سے مقامی صنعت کی حوصلہ شکنی ہورہی ہے جبکہ مکئی پر 30 فیصد درآ مدی مکئی اس شعب سے استعال محصول عائد کیے جانے سے بھی مرغبانی کی صنعت پر منفی اثر پڑے گا کیونکہ 70 فیصد درآ مدی مکئی اسی شعبے میں استعال ہوتی ہے۔ (ڈان ،10 دئمبر، صفحہ 11)

#### • کھاد

9 ستمبر: اقتصادی رابطہ میٹی نے 3 ستمبر کو ہونے والے ایک اجلاس میں خریف کے موسم میں بوائی کے لیے درکار یوریا کی مانگ پوری کرنے کے لیے درکار پوریا درآ مد کرنے کی مانگ پوری کرنے کے لیے ٹریڈنگ کارپوریش آف پاکستان (TCP) کو 150,000 ٹن یوریا درآ مد کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ وفاقی وزیر پیٹرولیم و قدرتی وسائل شاہد خاقان عباسی نے اس فیصلے کی مخالفت کی ہے اور کہا

ہے کہ ملکی صنعت کاروں میں بیصلاحیت ہے کہ وہ پوریا کی مطلوبہ پیداوار کرسکیں تاہم ان کے لیے ایک اہم مسئلہ گیس کی فراہمی کا ہے۔ (دی ایکسپریس ٹرییون،10 ستبر،صفحہ10)

## • زرعی مشینری

7 ستمبر: بیلا روس ٹریکٹر کمپنی کو پاکستان میں پیداوار کی اجازت دینے کے فیصلے سے مقامی ٹریکٹر کی صنعت کو اپنا غلبہ کم ہونے کا خدشہ ہے۔ وفاقی وزیر تو می غذائی شحفظ و خفیق سکندر حیات بوس کے مطابق اس وفت و و کمپنیاں چوہیں ماڈل بنا رہی ہیں جو بیرونی مصنوعات سے کافی ستے ہیں لیکن در حقیقت یہ غیر معیاری ہیں اور برآ مدی معیار کے نہیں ہیں۔ بیلا روس جنوری سے پاکستان میں ٹریکٹر تیار کرنا شروع کرے گا۔ (اشفاق بخاری، ڈان، 7 ستمبر، صنحہ 4، برنس اینڈ فنانس)

# ۷۱- کارپوریٹ شعبہ

26 اکتوبر: عالمی ادارہ صحت (WHO) کی سرطان پر تحقیق کرنے والی تنظیم انٹر پیشنل ایجنسی فار ریسر پچ آن کینسر (IARC) کی جاری کردہ تجزیاتی رپورٹ کے مطابق کمپنیوں کا تیار کردہ (پراسیسٹ) گوشت، جیسے ہاٹ ڈاگ اور سور کے گوشت (بیکن)، سے انسانوں میں آنتوں کا سرطان ہوسکتا ہے۔ تنظیم نے کمپنیوں کے تیار کردہ سرخ گوشت (بیمن گائے، بکرے اور سور کا گوشت) کو اپنی فہرست ایک میں رکھا ہے جس میں تمبا کو اور ابیسٹس (abestos) بھی شامل گائے، بکرے اور سور کا گوشت کو اپنی فہرست میں شامل اشیاء کے سرطان سے تعلق کے کافی شواہد پائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ سرخ گوشت کو فہرست دو اے (2 م) میں رکھا گیا ہے جن سے سرطان ہونے کا امکان ہوسکتا ہے۔ (ڈان، 27 اکتوبر، صفحہ 15)

# غذائی تمینیاں

20 ستمبر: اسلام آباد کی شہری انتظامیہ نے سیکٹر ایف چھ (F-6) اور ایف سات (F-7) میں چھاپہ مار کر حفظان صحت کے ناقص انتظامات اور کھانے کا غیر معیاری تیل استعال کرنے پر ہارڈیز (Hardee's) اور کے ایف سی (KFC) مراکز کوسر بمہر کرکے 200,000 روپے جرمانہ عائد کیا ہے۔ (دی ایکسپریسٹر پیون، 21 ستبر،صفحہ 4)

30 اکتوبر: کراچی کی حصص منڈی میں اندراج کے بعد گوشت کی خوردہ فروش اور برآ مدی ممپنی ال شہیر کارپوریش

نے جولائی تاستمبر سہہ ماہی میں 76 ملین روپے خالص منافعے کا اعلان کیا ہے جو گزشتہ سال اس مدت کے مقابلے 52 فیصد زیادہ ہے۔ (دی ایکسپریسٹرییون، 31 اکتوبر، صفحہ 11)

#### • نيسك

11 ستمبر: گزشتہ دنوں دودھ فروشوں کی جانب سے کھلے دودھ کی قبت میں اضافے کے بعد بیتوقع کی جارہی ہے کہ ملک میں ڈبہ بند دودھ (ٹیٹرا پیک) کی فروخت میں اضافہ ہوگا جس سے دودھ فروخت کرنے والی نیسلے، اینگرو اور دیگر کمپنیوں کے کاروبار میں اضافہ ہوگا۔ (دی ایکپریس ٹربیون، 12 ستمبر، صفحہ 10)

16 اکتوبر: میسلے پاکستان نے جنوری تاسمبر 2015 میں 7.7 بلین روپے خالص منافع کمایا جو گزشتہ سال اس مدت میں 6.4 بلین رویے تھا۔منافع میں ہونے والا بیاضافہ ہیں فیصد ہے۔ (دی ایکپریس ٹرمیون،17 اکتوبر،صفحہ11)

# مشروبات کی کمپنیاں

#### • کوکا کولا

13 ستمبر: رجیم یارخان میں ضلعی انتظامیہ نے چھاپے کے بعد کوکا کولا بوٹلرز پرائیوٹ کمیٹٹر (CCBPL) کے مشروب بنانے والے پلانٹ کو سربمبر کردیا۔ ڈسٹرکٹ کوآرڈ ینیشن آفیسر (DCO) کی ہدایت پر اسٹنٹ کمشنر اور محکمہ صحت کے ضلعی افسر پر مشتمل ٹیم کی جانچ کے دوران پیداواری علاقے میں چھپکی سمیت حشرات پائے گئے تھے جن کے سدباب کے لیے کمینی کے انتظامات ناقص تھے۔ مشروپ کے نمونے تجزیئے کے لیے لیبارٹری بھیج دیے گئے ہیں اور انتظامیہ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اسپرائیٹ کی ایک لیٹر والی شیشے کی تمام بوتلوں کو منڈی سے واپس لے کر ضائع کر دے۔ (ڈان، 14 ستبر، صغہ 2)

8 اکتوبر: کوکا کولا کمپنی کے ایک وفد نے کمپنی کے بوروایشیا اور افریقہ گروپ کے صدر میتھن کالمبوnathan کی سربراہی میں وزیر خزانہ اسحاق ڈار سے ملاقات کی اور پاکستان میں کمپنی کی سرمایہ کاری منصوبے سے آگاہ کیا ہے۔ کمپنی پاکستان میں 350 ملین ڈالرزکی سرمایہ کاری کے منصوبے کا آغاز کرچکی ہے۔ (ڈان، 10 کتوبر، صفحہ 10)

كهاد كمپنياں

• اینگروفر ٹیلائزر

29 ستمبر: اینگرو کارپوریش کے صدر خالد سراج سجانی نے وزیر اعظم کی جانب سے کسانوں کے لیے اعلان کردہ پکیج کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر حکومت کسانوں کے مسائل حل کرنا چاہتی ہے تو انھیں براہ راست زرتلافی فراہم کرے۔ (دی ایک پریس ٹربیون، 30 ستمبر، صفحہ 11)

26 اکتوبر: اینگروفرٹیلائزر کے اعلامیے کے مطابق کمپنی نے جولائی تاسمبر تیسری سہہ ماہی میں 31 فیصد اضافے سے 2.789 بلین روپے تھا۔ (دی ایکپریس ٹربیون، 27 اکتوبر، صفحہ 11)

5 نومبر: وفاقی وزیر پٹرولیم وقدرتی وسائل شاہد خاقان عباسی نے کہا ہے کہ اینگروفر ٹیلائزرکو دی جانے والی گیس وسمبر میں بجلی کی پیداوار میں اضافے کے لیے گڈو پاور پلانٹ کوفراہم کی جائے گی۔ سمپنی کی گیس کی ضرورت دیگر زرائع سے پوری کی جائے گی۔ (دی ایکپریسٹر پیون، 6 نومبر، صفحہ 10)

### • فوجی فرٹیلائزر

4 نومبر: ایک خبر کے مطابق فوجی فرٹیلائزر ملک میں گیس کی قلت کی وجہ سے تنزانیہ میں اپنا کھاد کا کارخانہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ (دی ایکسپریسٹرییون، 5 نومبر، صغی 10)

### • فاطمه فرشيلائزر

2 نومبر: فاطمہ فرٹیلائزر نے 30 ستمبر، 2015 کوختم ہونے والی سہہ ماہی میں 612 ملین روپے کا منافع حاصل کیا جو گرشتہ سال اسی مدت کے مقابلے 78 فیصد کم ہے۔ کمپنی کے مطابق منافع میں کمی کی وجہ کھاد پر دی جانے والی حکومتی زرتلافی کے حوالے سے پائی جانے والی غیریقینی کیفیت اور زرتلافی ملنے کی صورت یوریا کی قیمتوں میں کمی کے امکانات ہیں۔ (دی ایکپریس ٹربیون، 3 نومبر، صفحہ 11)

VII مال مولیثی، ماہی گیری اور مرغبانی مال مولیثی

3 ستمبر: اسلام آباد میں FAO (ایف اے او) اور USDA (یوالیس ڈی اے) نے مشتر کہ طور قومی اور صوبائی سطح پر مال مولیثی شعبے میں ہنگامی حالات سے خمنے کے تربیتی منصوبے لائیو اسٹاک ایمرجنسی گائیڈ لائیز اینڈ اسٹینڈرڈز (LEGS) کا آغاز کیا ہے۔ پاکتان میں آٹھ ملین سے زیادہ دیمی خاندان مال مولیثی کے شعبے سے جڑے ہیں جوان کے لیے غذائیت اور روزگار کا اہم زریعہ ہے۔ (ڈان، 4 ستمبر، صفحہ 5)

3 ستمبر: پاکتان اور بھارت میں بہت بڑی تعداد میں گدھے پائے جاتے تھ مگر اب پاکتان میں ان کی کم ہوتی تعداد کی وجہ سے حکومت نے عارضی طور پر گدھے کی کھال برآ مدکرنے پر پابندی عائد کی ہے۔ چین کو گدھے کی ایک کھال کی برآ مد پر 18,000 سے 20,000 روپے آمدنی ہوتی ہے جس کے حصول کے لیے گدھوں کو زہر کھلا کر مار دیا جاتا ہے۔ (ڈان، 4 ستمبر، صفحہ 10)

6 ستمبر: پنجاب میں غیر معیاری اور مضرصحت گوشت کی فروخت کے حوالے سے بڑھتی ہوئی خبروں کے باعث اسلام آباد کی ضلعی انتظامیہ نے خوراک کے قانون میں ترمیم پرغور کرنا شروع کردیا ہے۔ اس وقت غیر معیاری گوشت بیچنے کی سزا صرف تین ماہ قید اور چند سو روپے جرمانہ ہے۔شہر میں کوئی بھی مذہبحہ خانہ نہیں ہے جس کی وجہ سے گوشت ساہالہ اور روات سے اسلام آباد لایا جاتا ہے۔ (ؤان، 7 ستبر، صفحہ 4)

16 اکتوبر: کراچی کشم حکام نے کراچی میں گدھے کی کھالیں غیر قانونی طور پر چین برآ مدکرنے کی کوشش ناکام بنادی ہے۔ ضبط شدہ کھیپ میں 1,200 گدھے کی کھالیں اور 2,500 کلوگرام بکری کے بال بھی شامل ہیں جن کا ذکر برآ مدی دستاوزات میں نہیں کیا گیا تھا۔ حکومت نے گزشتہ ماہ گدھے کی کھالیں برآ مدکرنے پر پابندی عائد کر دی تھی کیونکہ کھالیں حاصل کرنے کے لیے ملک میں بالخصوص پنجاب میں بڑے پیانے پر گدھوں کو ہلاک کرنے اور گوشت بازار میں فروخت کرنے کی خبریں عام تھیں۔ (ڈان، 17 اکتوبر، صفحہ 17)

26 اکتوبر: ایک مضمون کے مطابق ملک میں بھینوں سمیت مال مویشیوں کی کل تعداد 76 ملین ہے جس کا 42 فیصد حصد پنجاب میں ہے۔ افزائش نسل کے لیے استعال ہونے والے بیلوں کی تعداد ایک اندازے کے مطابق سات ملین ہے جن میں چار ملین ساہیوالی اور دو ملین چولتانی نسل کے بیل شامل ہیں۔ (احمد فراز خان، ڈان، 26 اکتوبر، صفحہ 43، برنس اینڈ فانس)

7 نومبر: چینی سرماییکاروں کے ایک وفد نے کے پی کے کا دورہ کیا ہے اور وزیر اعلیٰ پرویز خٹک سے ملاقات کے دوران مال مویثی بالخصوص گدھے صوبے سے برآ مدکرنے میں دلچین کا اظہار کیا ہے۔ چینی وفد نے کہا ہے کہ وہ صوبے میں گدھوں کی پرورش کے لیے جدید فارم قائم کرنے میں مدد کرینگے۔ (ڈان، 8 نومبر، صفحہ 7)

8 نومبر: ملک کے شالی علاقوں میں گزشتہ دنوں آنے والے زلز لے سے مال مویثی بھی متاثر ہوئے ہیں جن میں بڑی تعداد بھیڑ اور بکریوں کی ہے۔ سرکاری اعداد وشار کے مطابق 27,659 جانوروں کو ابتدائی طبی امداد فراہم کی گئی، 28,824 جانوروں کو شکیے لگوائے گئے اور 40,000 جانوروں پر ادویات کا چھڑکاؤ کیا گیا تاکہ بیاریوں سے محفوظ رہیں۔ واضح رہے کہ سال 2010 میں آنے والے سیلاب کی وجہ سے کے پی کے میں 5.34 بلین روپے مالیت کے مال مولیثی ہلاک ہوگئے تھے۔ (دی ایکپریس ٹربیون، 9 نومبر، صفحہ 2)

9 نومبر: پارک کے اندازے کے مطابق ملک میں مال مویشیوں کی خوراک کی 51 فیصد طلب جارے کی فصلوں سے پوری کی جاتی ہے جبکہ بقیہ 49 فیصد کھل، گھاس اور فصلوں سے حاصل ہونے والے دیگر اجزاء سے پوری کی جاتی ہے۔ (محی الدین عظیم، ڈان، 9 نومبر، صفحہ 4، برنس اینڈ فنانس)

## • ڈریی

1 ستمبر: پنجاب میں غیر معیاری خوراک کی فروخت کے خلاف جاری مہم کے تحت رحیم یار خان کی ضلعی فوڈ اتھارٹی نے غیر معیاری دودھ کی فروخت پر دو دکانوں کو سرپیمر کردیا گیا۔ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ اس قتم کے مقد مات کے لیضلعی سطح پر عدالتیں قائم کی جائیں گی۔ (دی ایکپریسٹر بیون، 2 ستبر، صغہ 5)

7 ستمبر: کراچی میں دودھ کی قیمت 73 روپے فی کلوسے بڑھا کر 84 روپے فی کلوکردی گئی ہے۔شہری انتظامیہ نے اضافے کے خلاف کاروائی کرتے ہوئے دودھ کے کاروبارسے منسلک کئی افراد کو گرفتار کیا ہے۔ واضع رہے کہ دودھ کی سرکاری قیمت 70 روپے فی کلومقرر ہے۔ (ڈان، 8 ستمبر،صغہ17)

21 ستمبر: کراچی میں پچھلے چند ہفتوں سے شہری تازہ دودھ کی کمی کی وجہ سے پریشان ہیں۔ کراچی ڈری فارمرز ایسوی ایشن کے صدر حاجی سکندر کے مطابق شہر میں تمیں فیصد دودھ کی ترسیل میں کمی آئی ہے جس کی وجہ ڈری مالکان نے تیمتوں میں کمی اور ہارمون والے ٹیکہ آگی ٹوئن (Oxytocin) پر پابندی بتائی ہے۔ (ڈان،22 ستمبر،صفحہ18)

5 ستمبر: ایک خبر کے مطابق دنیا میں کھلے دودھ کے استعال کا 75 فیصد حصہ پاکستان اور بھارت پیدا کرتے ہیں۔ پاکستان سالانہ 39.5 بلین لیٹر دودھ پیدا کرتا ہے جس میں ڈبہ بند دودھ کا حصہ 1.71 بلین لیٹر ہے جبکہ ترسیل کا موثر نظام نہ ہونے کی وجہ سے ہرسال 6.7 بلین لیٹر دودھ ضائع ہوجاتا ہے۔ (دی ایکپریسٹر بیون، 6 ستمبر، صفحہ 11)

19 ستمبر: کارپوریٹ ڈیری فارمرز ایسوی ایشن (CDFA) کے چیف ایگزیکٹو ہارون لودھی نے کہا ہے کہ گزشتہ دنوں وزیراعظم کی جانب سے کسانوں کے لیے اعلان کردہ پہلے سے دودھ فروشوں کوکوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ دودھ کی پیداواری لاگت میں اضافہ، عالمی منڈی میں خشک دودھ کی قیمت میں کمی اور پاکستان میں اس کی درآ مد پرمحصول میں کمی کی وجہ سے مان غیر ملکی خشک دودھ کی منڈی بن گیا ہے۔ حکومت کی کسان دشمن پالیسیوں کی وجہ سے اس شعبے سے منسلک کسانوں کو نقصان اٹھانا پڑرہا ہے۔ (ڈان، 20 ستمبر، صفحہ 18)

5 اکتوبر: ایک مضمون کے مطابق پاکتان دودھ کی پیدادار کے لحاظ سے دنیا کا تیسرا بڑا ملک ہے۔ ملک میں 8.5 ملین خاندان دودھ کے کاروبار سے مسلک ہیں جن میں سے 92 فیصد چھوٹے پیانے پر مولیثی پالنے والے خاندان ہیں جو ایک سے چھمولیثی پالنے والے خاندان ہیں جو ایک سے چھمولیثی پالنے ہیں۔ (اشفاق بخاری، ڈان، 5 اکتوبر،صغہ، برنس اینڈ فنانس)

18 نومبر: یونیورٹی آف ویٹری اینڈ اینمل سائنسس لا مور (UVAS) نے پنجاب این ایبلنگ انوائر منٹ پروجیکٹ

(PEEP) کے اشتراک سے لاہور میں کھلے دودھ کی ترسیل کی جانچ کرنے اور اعدادو شار جمع کرنے کے حوالے سے ایک روزہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا۔ واکس چانسلر نے ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ خوراک کے تحفظ میں مسائل کی وجہ کھلا دودھ ہے اس لیے باظابطہ طور پر کم از کم جراثیم سے پاک (پیچر ائزڈ) دودھ کی ترسیل کا نظام وضع کرنا چاہیے۔ ورکشاپ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ڈائز کیٹر آ پریشنز عائشہ ممتاز نے بھی شرکت کی۔ (دی ایکپریس ٹریون، 19 نومر، صفحہ 11)

# ماہی گیری

9 دیمبر: وزیر اعلیٰ سندھ قائم علی شاہ نے گھارو جھینگا فارم کی تعمیری لاگت میں بے تحاشہ اضافے پر محکمہ انسداد بدعنوانی کو تحقیقات کرنے کا تھم دیا ہے۔ فارم کی تعمیر پر 201.79 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جبکہ مزید 606.21 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جبکہ مزید 606.21 ملین روپے اسے کممل کرنے کے لیے درکار ہیں۔ (ڈان، 9 دمبر، صفحہ 19)

# مرغباني

7 ستمبر: PPA (پی پی اے) کے چیئر مین مصطفیٰ کمال نے کہا ہے کہ چین پاکستان میں مرغبانی کے شعبے میں 50 بلین روپے کی سرمایہ کاری کا ارادہ رکھتا ہے جو اس شعبے کے لیے مفید ثابت ہوگا۔ چونکہ گوشت منڈی میں 40 فیصد بلین روپے کی سرمایہ کاری کا ارادہ رکھتا ہے جو اس شعبے کے لیے مفید ثابت ہوگا۔ چونکہ گوشت منڈی میں 40 فیصد حصہ مرغبانی کا ہے اس لیے حکومت کو چاہیے کہ اس صنعت کی مناسب دکھ بھال کرے۔ (دی ایکسریس ٹربیون، 8 ستبر، صفحہ مان

10 ستمبر: لاہور میں تین روزہ مرغبانی کی عالمی نمائش کا آغاز ہو گیا ہے جس میں 18 ممالک کے 200 مندوبین شرکت کررہے ہیں۔ چین، جاپان، ترکی، ملیشیا، برازیل، برطانیہ، یمن، بیلجیم اور ہالینڈ کی کمپنیوں نے مرغبانی سے متعلق سازو سامان اور مثینیں نمائش کے لیے رکھی ہیں۔ پی پی اے کے سیکرٹری جاوید بخاری نے کہا ہے کہ نمائش دیکھنے کے لیے 6,500 افراد نے اندراج کروایا ہے۔ (ڈان، 11 ستمبر، صفحہ 11)

17 نومبر: پی پی اے کی جانب سے ملک کے مختلف اخبارات میں مرغی کے گوشت اور انڈول کے نرخ پر مشتل

اشتہارات چھپوانے پر مسابقتی کمیشن نے ایسوی ایشن کو اظہار وجو ہد کا نوٹس جاری کردیا ہے۔ کمیشن کا کہنا ہے کہ میر اقدام کمپٹیشن ایکٹ 2010 کی دفعہ چار کی خلاف ورزی ہے۔ (ڈان،18 نومبر، صفحہ11)

#### ۷۱۱۱ ماحول

27 اکتوبر: حیدرآباد میں ڈائر یکٹر سندھ انوائر منفل پروٹیکشن ایجنسی (SEPA) کی زیر صدارت کراچی تا حیدرآباد موٹرو مضوبے کے حوالے سے عوامی ساعت کے موقع پر ایجنسی نے بیشنل ہائی وے اتھارٹی (NHA) اور فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن (FWO) کے لیے منصوبے سے ہونے والی آلودگی سے بچاؤ کے لیے خصوصی ہدایات جاری کی ہیں۔ (ڈان، 28 اکتوبر، صغیو 1)

5 نومبر: اسلام آباد میں وزارت موسی تبدیلی اور انٹرنیشنل یونین فار کنزرویشن آف نیچر (IUCN) کے زیر اہتمام منعقدہ ورکشاپ میں تمام صوبوں نے حیاتیاتی تنوع اور اس کے تحفظ کے لیے نیشنل بائیو ڈائیورٹی اسٹریٹی اینڈ ایکشن منعقدہ ورکشاپ میں تمام صوبوں نے حیاتیاتی تنوع کو درپیش بلان (NBSAP) کے نظر ثانی شدہ مسودے کی حمایت کی ہے۔ مرتب کردہ حکمت عملی کا مقصد حیاتیاتی تنوع کو درپیش مسائل کم کرنا، قدرتی وسائل کا پائیدار استعال، ماحولیاتی نظام کی بحالی ہے۔ (دی ایکسپریس ٹربیون، 6 نومبر، صفحہ 4)

10 نومبر: گلگت میں فوکس ہیومین ٹیرین (Focus Humanitarian) کی جانب سے مقامی صحافیوں کے لیے ماحول سے متعلق آگائی پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے محکمہ موسمیات کے ڈائر یکٹر جزل غلام رسول نے کہا ہے کہ گلگت بلتتان میں 36 برفانی جھیلیں غیر محفوظ ہیں جو بھٹ سکتی ہیں اور جس سے بڑے پیانے پر جانی و مالی نقصان کا سامناممکن ہے۔ (دی ایک پریس ٹر بیون ، 11 نومبر ، صفح 12)

13 نومبر: SEPA (سیباً) نے کے ڈبلیوالیں بی کو کے فور (K-IV) منصوبے کا نو آ بجیکشن سرٹیفیکٹ (NOC) فراہم کردیا ہے۔ ایجنسی کے مطابق منصوبے سے ماحولیات کوکوئی خطرہ نہیں۔ (دی ایکپریس ٹربیون، 14 نومبر، صفحہ 14)

#### ز مین

#### • فضار

20 ستمبر: کے پی کے حکومت کے حکم پر صنعتکاروں نے صوبے میں تلف ہونے والی تھیلیاں بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ پلاسٹک کی تھیلیاں بنانے اور فروخت کرنے والوں کی انجمن کے صدر دیدارگل صافی نے کہا ہے کہ اب بلاسٹک کی تھیلیوں کی موٹائی 40 مائیکرونز سے کم کرکے 30 مائیکرونز کردی جائے گا۔ (دی ایکپریس ٹربیون، 21 ستمبر، صفحہ 2)

24 اکتوبر: اخباری اداریے کے مطابق نوجوان رضاکاروں کی ایک ٹیم نے گلگت بلتتان میں واقع بلتوروگلیشیئر (Baltoro Glacier) کا دورہ کرکے وہاں سیاحوں اور دیگر لوگوں کی جانب سے پھیلایا گیا 2,500 گلوگرام کچرا جمح کیا۔ اس بلندی پر جراثیم کی غیر موجودگی کی وجہ سے کچرا قدرتی طور پرختم نہیں ہوتا۔ پاکستان میں پائے جانے والے برفانی پہاڑ دنیا بھر میں مشہور ہیں اور ہر سال بڑی تعداد میں سیاح یہاں آتے ہیں لیکن حکومت کی جانب سے انظامات نہ ہونے کی وجہ سے آلودگی کا مسئلہ ماحول کے لیے خطرناک ہوتا جارہا ہے۔ (ڈان،24) انتظامات نہ ہونے کی وجہ سے آلودگی کا مسئلہ ماحول کے لیے خطرناک ہوتا جارہا ہے۔ (ڈان،24) اکتوبر،صفحہ 8)

### • ساحلی زمین

25 اکتوبر: جامعہ کراچی کے شعبہ ماحولیاتی علوم کی جانب سے کی جانے والی ایک شخصی کے مطابق کلفٹن کے ساحل پر کچرے کے ڈھیر میں سب سے زیادہ پلاسٹک شامل ہے جس کی مقدار 50 فیصد ہے۔ اس کے علاوہ اس میں 20 فیصد کھانے کے اجزاء، چھ فیصد کاغذ، 25 فیصد لکڑی اور 9.8 فیصد دھات شامل ہیں۔ زیادہ تر کچرا ساحل سمندر پر تفریخ کھانے کے اجزاء، چھ فیصد کاغذ، 25 فیصد لکڑی اور 9.8 فیصد دھات شامل ہیں۔ زیادہ تر کچرا ساحل سمندر پر تفریخ کے لیے آنے والے افراد کھیلاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہوٹلوں اور کلفٹن کنٹونمنٹ بورڈ کی غفلت بھی آلودگی میں اضافے کی ایک وجہ ہے جس سے آبی حیات متاثر ہوتی ہیں۔ (ڈان، 126 کتوبر، صنحہ 16)

#### • جنگلات

7 ستمبر: وزیراعلی بلوچتان عبدالمالک بلوچ نے کہا ہے کہ صنوبر کے درختوں کی کٹائی کوساجی جرم قرار دینا چاہیے اور جنگلات کی کٹائی کرنے والوں کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے۔ جنگلات کی حفاطت کرکے زیارت کو بھی مری اور ایوبیہ کی طرح سیاحتی مقام بنایا جاسکتا ہے جوصوبے کی معیشت کے لیے فائدہ مند ہوسکتا ہے۔ (ڈان، 8 ستبر، صفحہ 7) 30 ستمبر: ماہرین کے مطابق شیشم کے درخت تیزی سے نایاب ہوتے جارہے ہیں جو فرنیچر کی صنعت اور ماحول کے لیے نہایت نقصاندہ ہے۔ جنگلات کے ڈائر کیٹر برائے تحقیق وترقی ملک جاوید کا کہنا ہے کہ شیشم کا شاران خاص اقسام کے درختوں میں ہوتا ہے جو ماحول سے نائٹروجن جذب کر کے مٹی میں منتقل کرتے ہیں اور زمین کی ذرخیزی کو برقرار رکھتے ہیں۔ (دی ایک پریس ٹربیون، 1 اکتوبر، صفحہ 2)

21 اکتوبر: اسلام آباد ہائی کورٹ کے قائم کردہ کمیشن نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ شہر میں جدید تغییرات بشمول شکر پڑیاں میں پاک چائنا فرینڈشپ سینٹر اور دامن کوہ اور پیرسوہاوا میں قائم ہوٹل اسلام آباد ماسٹر پلان کی خلاف ورزی ہیں۔ اس کے علاوہ پریڈ گراونڈ کوشکر پڑیاں منتقل کرنا اور مارگلہ قومی پارک سے متصل سرکوں کی کشادگی بھی ماحولیاتی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔ کمیشن اسلام آباد میں ماحولیاتی مسائل کے جائزے اور اس کے حل کی تجاویز دینے کے لیے قائم کیا گیا تھا۔ (ڈان،22) کتوبر، صفحہ 4)

10 اکتوبر: جامعہ کراچی میں قائم ICCBS (آئی سی بی ایس) میں منعقد کیے گئے سمینار میں مقررین نے انکشاف کیا ہے کہ حکام کی لاپرواہی اور خفلت کے باعث ملک سے غیر قانونی طور پر پودوں کی اقسام پڑوی ممالک بھیجی جاتی ہیں۔ (ڈان، 11 اکتوبر، سفحہ 18)

6 نومبر: سیکریٹری وزارت موئی تبدیلی عارف احمد خان نے کہا ہے کہ پاکستان اپنے جنگلات میں بین الاقوامی معیار کے تحت مجوزہ اضافہ نہیں کرسکتا۔ انتہائی کے تحت مجوزہ اضافہ نہیں کرسکتا۔ انتہائی کوششوں کے بعد جنگلات میں صرف یا کجے سے آٹھ فیصد اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ (ڈان، 7 نومبر، صفحہ 4)

8 رسمبر: سابق وزیر مملکت برائے ماحولیات اور موجودہ نائب صدر IUCN (آئی یوسی این) ملک امین اسلم نے پیرس میں 190 مما لک کے ارکان کو موسی تبدیلی پر سربراہی کانفرنس کے بعد آئی یوسی این کے پویلین میں کے پی کے حکومت کے درخت لگانے کے منصوبے 'ملین ٹری سونامی'' کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ اس منصوبے کے تحت صوبے میں اگلے پچھ سالوں میں 1.5 بلین درخت لگائے جائیں گے۔ (ڈان، 4 رسمبر، صفحہ 8)

12 دسمبر: صوبہ پنجاب میں جنگلات اور باغبانی کے فروغ کے لیے حکمت عملی مرتب کرلی گئی ہے۔ اس حوالے سے وزیرِ اعلیٰ پنجاب شہباز شریف کی صدارت میں ایک اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ لاہور میں تین مقامات پر جنگل پارک بنائے جائیں گے۔ ایک پارک رائے ونڈ میں اور دوجلو کے علاقے میں بنائیں جائینگے۔ (دی ایکسپریس ٹر بیون، 13 دسمبر،صفحہ 5)

#### • جنگلی حیات

8 ستمبر: سپریم کورٹ کے تین رکنی بینچ نے جسٹس جواد ایس خواجہ کی سربراہی میں نایاب پرندوں کے شکار کے لیے دیے والی دیے جانے والے اجازت ناموں سے متعلق دائر درخواست کی ساعت کرتے ہوئے کہا ہے کہ'' قانون کوئی بیچنے والی شخنہیں ہے''۔ عدالت نے وفاقی وصوبائی حکومت کو ہدایت کی ہے کہ کسی بھی فرد کو تلور اور دیگر نایاب پرندوں کے شکار کے لیے اجازت نامے جاری نہ کیے جا کیں۔ (دی ایکپریس ٹربیون، 9 ستمبر، صفحہ 9)

14 ستمبر: تھر پارکر میں آئی ہوسی این پاکتان نے امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (USAID) کے اشتراک سے ماحولیاتی نظام میں گدھ کی اہمیت پر ایک سیمینار کا انعقاد کیا جس میں مقررین نے کہا کہ ملک میں گدھ کی تعداد کم ہوتی جارہی ہے۔ اس پرندے کا ختم ہونا ماحول کے لیے نقصاندہ ہے۔ اس کی تعداد روز بروز کم ہونے کی ایک وجہ مال مولیثی کو دی جانے والی ایک دوا ڈائیکلوفینک سوڈ یم ( Diclofenac Sodium ) ہے جس پر سال 2006 میں پابندی لگائی گئی تھی۔ (ڈان، 15 ستبر، صفحہ 18)

5 اکتوبر: محکمہ جنگلی حیات سندھ نے جامشورو کے پہاڑی علاقے میں چھاپے کے دوران کم از کم 12 باز Laggar)
(haggar برآ مدکرکے پانچ ملزمان کو گرفتار کرلیا۔ اس واقعے کے بعد علاقے کا بااثر جا گیردار ملزمان کی رہائی کے لیے محکمہ کی چھاپ مارٹیم پر دباؤ ڈال رہا ہے۔ (دی ایکپریسٹر پیون، 6 اکتوبر، صفح 13)

26 اکتوبر: کراچی میں شہریوں اور ساجی کارکنان نے حکومت کی جانب سے خلیجی ممالک کے رہنماؤں کو تلور اور دیگر نایاب پرندوں کے شکار کے لیے اجازت نامے جاری کرنے کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا۔ واضع رہے کہ اگست کے

مہینے میں سپریم کورٹ نے اس طرح کے شکار کے اجازت نامے جاری کرنے پر پابندی عائد کردی تھی۔ (دی ایکسپریس ٹربیون، 27 اکتوبر، صفحہ13)

1 نومبر: ایک خبر کے مطابق وفاقی حکومت کی جانب سے خصوصی اجازت نامے حاصل کرنے کے بعد سعودی شنرادے فہد بن سلطان بن عبدالعزیز نے 10 باز برآ مد کیے ہیں۔ واضح رہے کہ پرندوں کی بیشم معدومیت کے خطرے سے دوجیار جانوروں کی فہرست میں شامل ہے۔ (ڈان، 2 نومبر، صفحہ 3)

12 نومبر: سپریم کورٹ میں وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی جانب سے تلور کے شکار پر عائد پابندی کے فیصلے پر نظر ثانی کے لیے دائر درخواست کی ساعت کے دوران جسٹس قاضی فائز عیسیٰ نے جیرائگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ وفاقی حکومت کو تلور کے شکار کے لیے اجازت نامے فراہم کرنے میں اتنی دلچپی کیوں ہے۔ یہ قدرتی ورثہ نہیں بلکہ ایک جاندار ہے۔ حکومت کے فلط فیصلے کی وجہ سے گزشتہ چند دہائیوں میں ان پرندوں کی تعداد میں کمی ہوگئی ہے۔ اگر شکار کھیلنا عربوں کی روایت اور ثقافت کا حصہ ہے تو وہ اپنے ملک میں تھیلیں۔ (ڈان، 13 نومبر، صفحہ ا

8 دمبر: ایک خبر کے مطابق وفاقی حکومت نے قطر کے امیر، ان کے والد اور بھائی کو 200 باز درآ مد کرنے اور دوبارہ برآ مد کرنے کے مطابق میاری کردیے ہیں۔ ان پرندوں کو عرب شکاری تلور کے شکار کے لیے استعال کرتے ہیں۔ (ڈان، 9 دمبر، صفحہ 3)

10 دسمبر: تین جحول پر مشتل سپریم کورٹ کے بیٹی نے جسٹس میاں ٹاقب شار کی سربراہی میں وفاقی، پنجاب، سندھ اور بلوچتان حکومتوں کی نایاب پرندوں کے شکار پر پابندی کے فیصلے پر نظر ثانی درخواست دوبارہ چیف جسٹس انور ظہیر جمالی کو بھیج دی ہے تا کہ تلور کے شکار کے معاملے پر بڑا بیٹیج تشکیل دیا جاسکے۔ (ڈان، 11 دسمبر، صفحہ 3)

یانی • آلودگی

28 ستمبر: سندھ ہائی کورٹ نے کراچی میٹروپوٹٹن کارپوریشن (KMC) کو ہدایت کی ہے کہ ایک ماہ کے اندر نکاسی آب اور برساتی نالوں پر قائم غیر قانونی تجاوزات کا خاتمہ کرے۔جسٹس عرفان چوہدری کی سربراہی میں بنے اس بنتی نے نے کراچی کے تمام اصلاع کے منتظمین (ایڈمنسٹریٹرز) کو ہدایت دی ہے کہ متعلقہ علاقوں میں برساتی نالوں کی صفائی کے لیے فراہم کی گئی رقم کی تفصیلات جمع کرائیں۔ (دی ایکپریسٹر پیون، 29 ستمبر،صفحہ 15)

20 اکتوبر: کراچی کی مقامی ہوٹل میں سمندری علوم کے ادار ہے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوشیانوگرافی (NIO) کے زیر اہتمام منعقد کیے گئے ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا ہے کہ سندھ کے ساحلی علاقوں میں زمین میں سمندری پانی داخل ہونے اور نمکیات میں اضافے کی وجہ سے عوام بری طرح متاثر ہورہے ہیں۔ کھٹھہ کی 70 فیصد میں سمندری پانی داخل ہونے اور نمکیات میں اضافے کی وجہ سے عوام بری طرح متاثر ہوگئ ہے جس کی وجہ سے لوگ آبادی آبادی آبادہ پانی چینے پر مجبور ہے۔ سمندری پانی کی وجہ سے 46,137 میکٹر زمین متاثر ہوگئ ہے جس کی وجہ سے لوگ ہجرت کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ (ڈان، 21 اکتوبر، صفحہ 18)

8 دمبر: لا ہور ہائی کورٹ نے حکومت پنجاب کو حکم دیا ہے کہ دریائے راوی کے پانی سے صنعتی فضلے کی صفائی کے مضوبے یر فوری توجہ دی جائے۔ (ڈان، 9 رمبر، صفحہ 2)

7 رحمبر: حیدرآ بادشہر کے نتظم اعلی اعجاز الحن کے مطابق تعلقہ حیدرآ باد کا بومیہ 660 ٹن فضلہ پھیلی نہر میں ڈالا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ بومیہ 300 ٹن فضلہ لطیف آ باد سے اس نہر میں شامل ہوتا ہے۔ بینہر حیدرآ باد، ٹنڈو محمد خان اور بدین کے دیمی اضلاع کو آ بیاشی اور پینے کا پانی فراہم کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس سلسلے میں سیپا نے حیدرآ باد میں ایک پرلیس کانفرنس کے دوران فوری اقدامات کرنے کا اعلان کیا ہے۔ (دی ایکسپریسٹر بیون، 8 دمبر، صفحہ 13)

• آبي حيات

20 ستمبر: جامعہ کراچی کے طلباء کی جانب سے کی گئی ایک شخفیق کے مطابق ساحل سمندر پرشہریوں کی جانب سے

پھیلائی جانے والی آلودگی انسانی زندگی اور سمندری حیات دونوں کو خطرے میں ڈال رہی ہے۔ تحقیق کے مطابق کراچی کے ساحل سمندر پر جون کے مہینے میں ایک کلومیٹر پر 50.7 کلوگرام کچرا پایا گیا جبکہ جولائی اور اگست میں یہ شرح بالتر تیب 64.7 کلوگرام اور 49.1 کلوگرام ہے۔ اس کچرے کا آ دھا حصہ پلاسٹک پر مشتمل ہے۔ تحقیقی ٹیم کے سربراہ پروفیسر شمس کا کہنا ہے کہ یہ آلودگی نہ صرف سمندری حیات کے لیے خطرہ ہے بلکہ غذائی چکر (food chain) پر بھی منفی اثرات مرتب کرتی ہے۔ (دی ایک پر سربری کریون، 21 ستمبر، صفحہ 14)

29 ستمبر: ایک خبر کے مطابق ورلڈ واکڈ فنڈ (WWF) پاکستان اور فوجی فرٹیلائزر نے دریائے سندھ میں موجود ڈولفن کا حتفظ کے لیے مل کر کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ واضع رہے کہ پیٹھے پانی کی ڈولفن کا شار معدومیت کے خطرے سے دوچار اقسام میں ہوتا ہے۔ پاکستان میں چشمہ بیراج اور کوٹری بیراج کے درمیان 1,452 ڈولفن موجود ہیں۔ (دی ایکپرلیں ٹر بیون، 30 ستمبر، صفحہ 1)

8 اکتوبر: بلوچتان اسمبلی کے سابق اسپیکر اسلم بھوتانی کی جانب سے دائر درخواست کی ساعت کرتے ہوئے بلوچتان الم بلوچتان استعال کیا جاتا ہے۔ درخواست بائی کورٹ نے حکو پاور کمپنی کونوٹس جاری کردیا ہے۔ کمپنی کے پلانٹ میں فرنس آئل استعال کیا جاتا ہے۔ درخواست گزار کا کہنا ہے کہ فرنس آئل کا استعال نہ صرف انسانی صحت کے لیے مصر ہے بلکہ اس سے آبی حیات کو بھی خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔ (ڈان، 19 کتوبر، صفحہ 5)

18 دسمبر: عالمی سطح پر معدومیت کے خطرے سے دوچار لوگر ہیڈنسل کا کچھوہ کراچی سے 166 کلومیٹر دور جنوب مغرب میں پایا گیا ہے۔ WWF (ڈبلیو ڈبلیو ایف) پاکتان کے مطابق پاکتانی سمندری حدود میں اس نایاب مغرب میں پیلی بارتصدیق ہوئی ہے۔ 30 کلو وزنی بیر کچھوا ماہی گیر کے جال میں پیش گیا تھا جسے واپس سمندر میں چھوڑ دیا گیا۔ (ڈان،19 دسمبر، صفحہ 18)

فضا

#### • آلودگی

7 ستمبر: ایک خبر کے مطابق کراچی کے علاقے مجھر کالونی میں ریل کی پٹری کے ساتھ ہزاروں ٹن کوئلہ کھلی فضا میں رکھا جاتا ہے۔ کو کلے کی دھول سے وہاں بغیر حفاظتی انتظامات کے کام کرنے والے مزدور اور ارد گرد کے رہائشی بری طرح متاثر ہورہے ہیں۔ علاقہ مکینوں کا کہنا ہے کو کلے کی دھول سے آنکھوں کی بیاریاں پیدا ہوتی ہیں اور ان کا نظام شخص متاثر ہوتا ہے۔ ماحولیاتی ماہرین نے کھلی فضاء میں کو کلے کا ذخیرہ صحت عامہ کے لیے خطرناک قرار دیا ہے۔ (دی ایکپرلیں ٹربیون، 8 ستمبر، صفحہ 1)

4 اکتوبر: ایک خبر کے مطابق راولپنڈی اور اسلام آباد میں موجود اینٹوں کے بھٹوں کی وجہ سے ماحول پر برے اثرات مرتب ہورہے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق ایک جھٹے میں ماہانہ 5.5 ٹن کوئلہ جلایا جاتا ہے۔ مجموعی طور پر دونوں شہروں میں موجود ان بھٹوں میں ماہانہ 3,400 ٹن کوئلہ استعال ہوتا ہے۔ (دی ایکپریس ٹرمیون، 5 اکتوبر،صفحہ4)

16 اکتوبر: اسلام آباد میں پاکستان انوائر منفل پروٹیکشن ایجنسی (Pak-EPA) کی نگرال ٹیم نے ماحولیاتی قوانین کی خلاف ورزی کرنے پر فولاد کے دو کارخانوں پر پابندی عائد کردی ہے۔ سیٹر آئی نو میں واقع دونوں کارخانوں میں صفائی کے انتظامات نہیں تھے۔ کارخانوں سے اڑتا صفائی کے انتظامات نہیں تھے۔ کارخانوں سے اڑتا دھواں آس پاس کے ماحول کو آلودہ کررہا تھا۔ ٹیم کے مطابق ان کارخانوں میں کام کرنے والے ملاز مین بھی حفاظتی آلات استعال نہیں کررہے تھے۔ (دی ایکسپریس ٹرمیوں، 17 اکتوبر، صفحہ 4)

7 و مبر: کراچی پرلیس کلب میں ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے سابق چیئر مین پاکستان اٹا مک انرجی کمیشن (PAEC) ڈاکٹر انٹر پرویز نے جو ہری بجلی گھر کے۔ٹو (K2) اور کے۔تھری (K3) پر مختصر جائزہ پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ جو ہری بجلی گھر تابکاری کو قابو میں رکھنے والے جدید آلات سے لیس ہوں گے اس لیے ان سے تابکاری کا کوئی خطرہ نہیں۔ چین کی امداد سے بننے والے یہ بجلی گھر 1,130 میگاواٹ بجلی پیدا کرسکیں گے جس کی قیمت سات روپے فی یونٹ ہوگی جو ملک میں سب سے ستی ہوگی۔ دونوں بجلی گھر یومیہ 10 ملین گیلن سمندری پانی بھی صاف

کریں گے جس سے کراچی میں صاف یانی کی قلت کا مسلاحل ہو جائے گا۔ (دی ایکپریس ٹربیون، 8 رسمبر، صفحہ 14)

# Xا۔ موسمی تبدیلی

2 ستمبر: گلگت بلتستان کی وادی بگروٹ میں برفانی پہاڑوں کے بگھلنے سے ہونے والی تباہی سے متعلق پیشگی مطلع کرنے والا نظام نصب کیا گیا ہے۔ اس نظام کی افتتا می تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ڈائر یکٹر جزل محکمہ موسمیات غلام رسول نے کہا کہ گلگت بلتستان اور چتر ال میں 7,000 برفانی پہاڑ اور 3,044 جھیلیں موجود ہیں۔موسی تبدیلی کی وجہ سے برفانی پہاڑ پھل رہے ہیں جن سے 36 جھیلوں کے چھٹنے کا خطرہ ہے۔ (ڈان، 3 ستبر،صفحہ)

20 ستمبر: محکمہ موسمیات کے ترجمان عبدل الرشید کے مطابق کراچی میں 64 سالوں بعد ستمبر کے مہینے میں درجہ حرارت 42.8 وگری حرارت 42.8 وگری سینٹی گریڈریکی کا درجہ حرارت 42.8 وگری سینٹی گریڈریکارڈ کیا گیا تھا۔ (دی ایکپریسٹریون،21 سینٹی گریڈریکارڈ کیا گیا تھا۔ (دی ایکپریسٹریون،21 سینٹی گریڈریکارڈ کیا گیا تھا۔ (دی ایکپریسٹریون،21 سینٹی گریڈریکارڈ کیا گیا تھا۔

9 اکتوبر: انظر گورمنفل پینل آن کلائمٹ چینج (IPCC) نے وفاقی وزارت موسی تبدیلی کے ڈائر کیٹر جزل محمد عرفان طارق کو اپنے ایک ورکنگ گروپ کا واکس چیئر مین منتخب کیا ہے۔ یہ گروپ موسی نظام اور موسی تبدیلی کا سائنسی جائزہ لیتا ہے جس کے موضوعات میں زمینی اور سمندری ورجہ حرارت، بارشیں، برف باری، گرین ہاؤس گیسوں کے ماحول پر اثرات وغیرہ شامل ہیں۔ (دی ایکپریس ٹر بیون، 10 اکتوبر، صفحہ 3)

12 اکتوبر: موسی تبدیلی سے ہونے والے نقصانات کے حوالے سے وفاقی وزیر منصوبہ بندی و ترقی احسن اقبال نے کہا ہے کہ ملک اس وقت موسی تبدیلی کے خلاف موثر اقدامات کرنے کی حیثیت نہیں رکھتا ہے کیونکہ قدرتی بحران کی وجہ سے معاثی طور بری طرح متاثر ہوگیا ہے اور بنیادی ڈھانچہ کو 2010 کی سطح تک بحال کرنے کے لیے پاکستان کو 20 بلین ڈالرز درکار ہیں۔ (اشفاق بخاری، ڈان، 12 اکتوبر، صفحہ 4، برنس اینڈ فنانس)

8 نومبر: تومی اسبلی میں پیش کی جانے والی ایک رپورٹ کے مطابق ملک کوموسی تبدیلی کی وجہ سے 20 بلین ڈالرز کا

نقصان ہوا ہے۔ پاکستان موسمی تبدیلی سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے ممالک میں سے ایک ہے جس کے ساحلی اور خشک علاقے ،سمندری ماحول، ماحولیاتی نظام، زراعت اور مال مولیثی کے شعبے متاثر ہورہے ہیں۔ (ڈان، 9 نومبر، صغیہ)

9 نومبر: عالمی بینک کی ایک رپورٹ کے مطابق موسی تبدیلی کے اثرات توقع سے زیادہ پریشان کن ہیں۔ سال 2030 تک پخلی سطح کے 40 فیصد افراد کی آمدنی میں آٹھ فیصد کی واقع ہوسکتی ہے۔موسمی تبدیلی کی وجہ سے سب سے زیادہ منفی اثرات پاکستان اور سہارن افریقہ (Saharan Africa) پر مرتب ہورہے ہیں۔ (دی ایکپریس ٹر پیون، 10 نومبر، صفحہ 10)

# عالمی سربراہی اجلاس

9 دمبر: پیرس میں موسی تبدیلی کی عالمی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پاکتانی وزیر برائے موسی تبدیلی زاہد حامد نے کہا ہے کہ موسی تبدیلی پاکتان کی پائیدارتر قی کی راہ میں حائل ہے۔ پاکتان کی جانب سے کاربن کے اخراج اور موسی تبدیلی کے حوالے سے ملکی سطح پر کیے جانے والے اقدامات ایک صفح پر مشتمل تھے جس میں کاربن اخراج میں کی کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ (رینا سعیدخان، ڈان، 9 دمبر، صفحہ 5)

22 دسمبر: وفاقی وزیر برائے موسی تبدیلی زاہد حامد نے اسلام آباد میں ایک ورکشاپ سے خطاب میں موسی تبدیلی پر ہونے والے پیرس معاہدے کے حوالے سے کہا ہے کہ بیہ معاہدہ ترقی یافتہ اور ترقی پزیر ممالک کے درمیان تنازعے پر ایک سمجھوتا ہے۔ تمام ممالک اوسط عالمی درجہ حرارت میں اضافے کو 1.5 ڈگری سنٹی گریڈ تک لانے پر متفق ہوئے ہیں۔ کاربن کے اخراج کے حوالے سے ترقی پزیر ممالک پر کوئی اعتراض نہیں کیا جائے گا۔ مستقبل میں کاربن اخراج میں کی بڑے پیانے پر اخراج کرنے والے ممالک کے ہاتھ میں ہے۔ (ڈان، 23 دہمبر، صفحہ 8)

#### سبزمعيشت

3 ومبر: پاکتان میں امریکی سفیرر چرڈ اوس نے واشکٹن میں صاف توانائی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے

کہ پاکستان صاف توانائی کے فروغ کے لیے پرعزم ہے اور امریکہ اس کی شروعات میں پاکستان کی مدد کرے گا۔ بنیادی ڈھانچے کی نتمبر کے لیے حکومتی سرمایہ کاری ضروری ہے لیکن اس کے لیے نجی شعبے کی سرمایہ کاری کی بھی ضرورت ہے۔ (دی ایکسپریسٹر بیون، 4 دمبر،صفحہ 9)

6 رحمبر: چیف ایگریگوآ لٹرنیٹ انرجی ڈیولپنٹ بورڈ (AEDB) امجدعلی اعوان نے کہا ہے کہ گزشتہ ایک سال میں قابل تجدید توانائی کے شعبے میں تین بلین ڈالرزکی سرمایہ کاری ہوچکی ہے جس سے اس شعبے میں سرمایہ کاروں کی دلچیسی واضع ہوتی ہے۔ عالمی بینک کی مدد سے پورے ملک کے ہوائی توانائی سمشی توانائی اور بائیو ماس توانائی کے وسائل کا تجزیہ ہوچکا ہے۔ (ڈان، 7 رحمبر، صفحہ 5)

8 دسمبر: پارک کے چیئر مین ڈاکٹر ندیم امجد نے سکھر میں ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ادارہ کھجور اور کیلے کے کاشتکاروں کوششی توانائی سے چلنے والے فصل کوخشک کرنے والے آلات (سولر ڈرائزز) فراہم کرے گا جس سے کسان پیداوار اور آمدنی میں اضافہ کرسکیں گے۔ (ڈان، 9 دسمبر،صغہ 9)

### • سىمسى توانا كى

5 وسمبر: سرحدرورل سپورٹ پروگرام (SRSP) نے چتر ال میں ایک تقریب کے دوران محکمہ صحت کو جسپتالوں میں بجل کی بحالی کے لیے شمسی توانائی کا نظام فراہم کیا ہے۔ اس علاقے کا ریشم پن بجلی گھر حالیہ سیلاب میں بہہ گیا تھا۔ (دی ایک پریس ٹربیون، 6 دمبر، صفحہ 2)

# x۔ قدرتی بحران

27 اکتوبر: نیشنل ڈزاسٹر مینجنٹ اتھارٹی (NDMA) کے رکن احمد کمال نے کہا ہے کہ ملک میں 157 اضلاع میں سے 17 اضلاع قدرتی آفات کے حوالے سے انتہائی نازک ہیں۔ (ڈان،28 اکتوبر،صغہ 3)

5 نومبر: وزیرخزانه اسحاق ڈارنے کہا ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں میں قدرتی آفات کی وجہ سے پاکستان کو 14.2 بلین

ڈالرز کا نقصان ہوا ہے جس میں سے 697.2 ملین ڈالرز بین الاقوامی عطیہ دہندگان نے فراہم کیے جوکل نقصان کا یا کچ فیصد حصہ ہے۔ (دی ایکسپریس ٹربیون، 6 نومبر،صفحہ 3)

سيلاب

22 ستمبر: محکمہ موسمیات گلگت بلتستان نے خبر دار کیا ہے کہ علاقے میں جاری بارشوں کے سلسلے کی وجہ سے جھیلیں پھٹ علق ہیں اور سیلاب آ سکتا ہے جس سے زیریں علاقے میں گاؤں اور قصبوں میں تباہی ہوسکتی ہے۔ اس سے قبل گلگت میں آنے والے سیلاب کی وجہ سے 17 افراد ہلاک اور 1.5 بلین روپے کا نقصان ہوا تھا۔ (دی ایکسپریس ٹر بیون، 23 ستبر، صفحہ 2)

24 ستمبر: بلوچتان اسمبلی کے قائم مقام اسپیکر میر عبدالقدوس بر نجو نے آوران میں آنے والے زلزلے کی دوسری برسی کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ وزیر اعظم نواز شریف نے دوسال قبل زلزلہ متاثرین سے علاقے میں 15 میگاواٹ کا بجلی گھر قائم کرنے کا وعدے کیا تھا جس پر تاحال عمل درآ مدنہیں کیا گیا۔ سراکوں اور اسکولوں کی بحالی کا کام بھی ابھی تک نہیں کیا گیا ہے۔ (ڈان، 25 ستبر، کام بھی ابھی تک بحال کیا گیا ہے۔ (ڈان، 25 ستبر، صفح 5)

20 ستمبر: لاہور میں کا بینہ ممینی برائے سیلاب کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ حالیہ بارشوں کی وجہ سے ایک مرتبہ پھر سیلاب آنے کا امکان ہے اس لیے متعلقہ محکمے چوکنا رہیں اور ضروری انتظامات کریں۔ متاثرین کے لیے خوراک، ادویات اور مال مویشیوں کے لیے خوراک کا مناسب انتظام کیا جائے۔ (دی ایک پیریں ٹربیون، 21 ستمبر، صفحہ 5)

زلزله

7 اکتوبر: سال 2005 میں کے پی کے کے مختلف علاقوں میں آنے والے تباہ کن زلزلے کی وجہ سے ہزاروں اسکول بھی تباہ ہوگئے تھے جو 10 سال گزرنے کے باوجود تاحال تعمیر نہیں کیے گئے ہیں جس کی وجہ سے ہزاروں طلبہ کی تعلیم متاثر ہورہی ہے۔سرکاری اعداد وشار کے مطابق 3,669 اسکول اور کالج مکمل طور پر تباہ ہوگئے تھے جن میں سے صرف 1,605 لتعلیمی اداروں کی نتمیرنو کا کام مکمل ہوا ہے۔ ( ڈان، 8 اکتوبر،صفحہ10 )

26 اکتوبر: ایک رپورٹ کے مطابق گزشتہ روز آنے والا زلزلہ پاکستان کی تاریخ کا 40 وال زلزلہ تھا۔ 1971 سے اب تک زلزلے سے 88,000 سے زائد اموات ہوئی ہیں اور لاکھول افراد متاثر ہو چکے ہیں۔ پاکستان نے زلزلوں کی اس تاریخ سے کچھ ہیں۔ پاکستان نے بلزلیوں، اس تاریخ سے کچھ ہیں سیکھا اور بھاری نقصان کے بعد بھی کسی قتم کے اقدامات نہیں کیے گئے۔ (دی ایکسریس ٹربیون، 27 اکتوبر، صغہ 3)

27 اکتوبر: ایک خبر کے مطابق ملک میں 8.1 میگئی ٹیوٹ کی شدت سے آنے والے زلزلے کی وجہ سے کے پی کے سب زیادہ متاثر ہوا ہے۔ زلزلے سے کے پی کے میں 202، فاٹا میں 30، گلگت بلتتان میں نو، پنجاب میں پانچ اور آزاد جمول و مشمیر میں دو افراد جال بحق ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ مجموعی طور 4,392 گھر تباہ ہو گئے ہیں اور ہزاروں افراد زخمی ہیں۔ (ڈان، 28 اکتوبر، صفحہ 10)

3 نومبر: NDMA کے مطابق زلز لے سے متاثرہ شالی علاقوں خصوصاً چتر ال، شانگلہ اور لوئر دیر میں امدادی کام جاری بیں اور 1,002 خیے، 27,667 کمبل، 1,775 گدے، 8,700 کھانے کی اشیاء کے ڈب، 1,000 آئے کی بوریاں، 11,000 ترپال اور 11 جزیر تقسیم کیے گئے ہیں۔ متاثرین امدادی کام سے مطمئن نہیں ہیں کیونکہ چتر ال اور لوئر دیر میں سخت سردی ہے اور بعض مقامات پر برف باری ہورہی ہے۔ سڑکیں تباہ ہونے کی وجہ سے صرف ہملی کا پٹر کے ذریعے امدادی سامان پہنچایا جارہا تھا۔ بیسہولت بھی موسم کی خرابی کی وجہ سے معطل ہوگئی ہے۔ (ڈان، 4 نومبر، صفحہ 61)

5 نومبر: این ڈی ایم اے کے مطابق 26 اکتوبر کو ملک کے شالی علاقہ جات میں آنے والے زلزلے سے تقریباً 300 افراد جال بحق ہوئے اور 81,792 گھر تباہ ہوگئے ہیں۔ متاثرین کی بحالی کے لیے صوبائی حکومت نے چھ بلین روپے اور وفاقی حکومت نے 1.5 بلین روپے کی امداد کا اعلان کیا ہے۔ (ڈان، 6 نومبر، صفحہ 7) 10 نومبر: وفاقی اور کے پی کے حکومت نے مشتر کہ طور پر گزشتہ ماہ آنے والے زلز لے سے مکمل طور پر تباہ ہونے والے گھرول کی تغییر کے لیے دو لاکھ روپے فی گھر امداد کا اعلان کیا ہے۔ متاثرین کا کہنا ہے کہ بیر قم ناکافی ہے اور اس سے ایک کمرہ بھی تغیر نہیں کیا جاسکتا۔ واضح رہے 26 اکتوبر کو آنے والے زلز لے کی وجہ سے کے پی کے میں 92,816 گھر تباہ ہوگئے تھے۔ (ڈان، 11 نومبر، صفحہ 3)

19 نومبر: گلگت کی وادی پھندار گزشتہ ماہ آنے والے زلزلے کے بعد سخت مشکلات سے دو چار ہے۔ علاقے میں زلزلے سے بڑے پیانے پر مالی نقصان ہوا تھا اور کئی گھر کمل طور پر تباہ ہوگئے تھے۔ علاقہ کمینوں کا کہنا ہے کہ زلزلے کے بعد ہونے والی برف باری نے مشکلات میں مزید اضافہ کردیا ہے۔ درجہ حرارت منفی آٹھ ڈگری سنٹی گریڈ ہے جس کی وجہ سے وہ گھر میں کی وجہ سے وہ گھر میں کی وجہ سے وہ گھر میں بھی قیام نہیں کر سکتے۔ (دی ایک پر اس ٹریپون، 20 نومبر، صفحہ 2)

22 نومبر: ایب آباد کی مخصیل حویلیاں میں مٹی کے تودے گرنے سے سمندر کھا نالے کا بہاؤ رک گیا ہے۔ مزید تودے گرنے سے سمندر کھا نالے کا بہاؤ رک گیا ہے۔ مزید تودے گرنے کے خدشے کے پیش نظر 30 خاندان گھریار چھوڑ کر محفوظ مقام پر ختفل ہوگئے ہیں۔ علاقہ مکینوں کے مطابق گزشتہ ماہ آنے والے زلزلے کی وجہ سے پہاڑ میں شگاف پڑگئے تھے جس سے بہتودے گرگئے اور پانی کا بہاؤ رک گیا ہے۔ (دی ایک پر لی ٹریون، 23 نومبر، صفحہ 1)

XI۔ مزاحمت

ز مین

انجمن مزارعین پنجاب

2 ستمبر: انجمن مزارعین پنجاب (AMP) نے اپنے ایک کارکن کی رہائی کے لیے احتجاج کے دوران جی ٹی روڈ بند کردی۔ اس احتجاج میں بہت بڑی تعداد میں مزارعین شریک ہوئے۔ AMP (اے ایم پی) کے جزل سیکر بیڑی مہر عبدالتار نے ذرائع ابلاغ کو بتایا کہ صبح سے دو پہر ایک بجے تک پولیس سے بات چیت کے لیے انظار کیا گیا۔ انظامیہ کی عدم توجہ کی وجہ سے سڑک بند کرنی پڑی۔ (ڈان، 3 ستمبر، صفحہ ک

3 ستمبر: اوکاڑہ میں اے ایم پی نے پولیس کی جانب سے کارکنوں کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے 55 گھنٹوں تک جی ٹی روڈ کو آمد و رفت کے لیے بند کردیا۔ بعد ازاں حکام کے ساتھ کامیاب مزاکرات کے بعد سڑک کھول دی گئی۔ (دی ایک پیریس ٹربیون، 4 ستمبر، صفحہ 2)

11 نومبر: کے پی کے کے علاقے اپر دیر کے زلزلہ متاثرین نے شکایت کی ہے کہ امدادی اشیاء ان تک نہیں پہنچ رہی ہیں۔ متاثرین کے لیے آئی ہوئی امدادی اشیاء کی سیاسی کارکنان میں تقسیم کے خلاف تین یونین کونسلوں جبار، تاریتر اور پالام کے متاثرین نے احتجاجی مظاہرہ کیا اور تین گھٹے تک دیر سے پٹاور جانے والے شاہراہ کو بند کیے رکھا۔ (ڈان، 12 نومبر، صفحہ 7)

### اور نج لائن میشروشرین منصوبه

2 نومبر: لاہور کے شہر یوں اور سول سوسائٹ نے اور نج لائن میٹروٹرین منصوبے کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا ہے۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ میٹروٹرین منصوبے سے شالیمار باغ، چوہرجی اور جنرل پوسٹ آفس (GPO) سمیت شہر کے تاریخی ورثے کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ (ڈان، 3 نومبر، صفحہ 2)

12 نومبر: لاہور میں شہری تظیموں کے کارکنان اور شہری منصوبہ سازوں نے اور نج لائن میٹروٹرین منصوبے کے خلاف شدید احتجاج کیا اور اس منصوبے کو ثقافتی ورثے کے خلاف قرار دیا ہے۔ مظاہرین نے حکومت کی جانب سے آثار قدیمہ کے ڈائریکٹر جزل کا تبادلہ تغیری کام کا قدیمہ کے ڈائریکٹر جزل کا تبادلہ تغیری کام کا اجازت نامہ دینے سے انکار کے بعد کیا گیا۔ (ڈان،13 نومبر، صفحہ 2)

19 نومبر: لاہور میں کپور تھالہ ہاؤس، برانی انارکلی کے کئی رہائشیوں نے لاہور ہائی کورٹ میں اور نج لائن ٹرین منصوبے کے لیے منصوبے کے خلاف درخواست دائر کی ہے۔ درخواست گزاروں کا کہنا ہے کہ حکومت ایک بے مقصد منصوبے کے لیے زمین کا ایک بڑا حصہ استعال کررہی ہے جس کی وجہ سے گئی خاندان بے گھر ہو تگے۔ (دی ایک پریس ٹر بیون، 20 نومبر، صفحہ 5)

# ياني كى قلت

18 تتمبر: دادو میں کاکول واہ نہر سے پانی حاصل کرنے والے کسانوں کی بڑی تعداد نے پانی کی کمی اور نہروں پر تجاوزات کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا ہے۔ کسان رہنما عبدالجبار جمالی ور لال خاتون کا کہنا تھا کہ بااثر زمیندار آبیاثی ملازمین کی ملی بھگت سے پانی چوری کرتے ہیں جس سے آخری سرے پر چاول کی کاشت متاثر ہوتی ہے۔ (ڈان،19 ستبر، صفحہ19)

### امدادی قیمت

12 ستمبر: کسان راج اور کسان بورڈ پاکتان نے مختلف اجناس اور کپاس کی امدادی قبت مقرر نہ کرنے اور پیداواری لاگت میں اضافے کے خلاف پنجاب اسمبلی کے سامنے احتجاج کیا۔ وزیر زراعت فرخ جاوید نے کسانوں کو پیٹی ولایا ہے کہ جلد ہی وزیر اعظم ایک تاریخی پیکے کا اعلان کریں گے جس کے بعد کسانوں نے اپنا احتجاج ختم کردیا۔ (ڈان،13 ستبر،صغدہ)

#### • حياول

23 نومبر: ایس اے بی اور دیگر کسان تظیموں نے چاول کی امدادی قیمت مقرر نہ کرنے اور حکومتی ہے حملاف احتجاجی ریلی نکالی۔ کسانوں کے مطابق ضلع قمبر شہداد کوٹ میں آبادی کی اکثریت چاول کی کاشت پر انحصار کرتی ہے اور ان کے پاس کوئی متبادل روزگار نہیں ہے۔ مطابرین نے مطالبہ کیا کہ کسان نمائندوں کی تجاویز کے مطابق چاول کی امدادی قیمت کا اعلان کیا جائے۔ چاول کی ملیس اور بیوپاری 650 روپے فی من سے بھی کم پر کسانوں سے چاول خرید رہے ہیں۔ لاگت اور قیمت کے فرق کی وجہ سے کسان فصل پر بھاری نقصان اٹھارہے ہیں۔ (ڈان، 24 نومبر، صفحہ وی

#### • گنا

5 و مبر: ڈیرہ اساعیل خان کے چیمبر آف ایگر یکچرنے گئے کی کرشنگ نہ شروع کرنے پر شوگر ملوں کے خلاف 7 و مبر کو احتجاجی مظاہرے کا فیصلہ کیا ہے۔ گئے کی کاشت کے حوالے سے ڈیرہ اساعیل خان صوبے کا سب سے اہم ضلع ہے جہال کے لی کے کی آٹھ میں سے چارشوگر ملیں قائم ہیں۔ (دی ایکسپریسٹر بیون، 6 دمبر، صفحہ 2)

6 دممبر: ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گئے کے کاشتکاروں نے سرکاری قیمت پر کسانوں سے گنا نہ خریدنے پر کمالیہ شوگر مل کے باہر احتجاجی مظاہرہ کیا اور دھرنا دیا۔ مظاہرین کے مطابق مل انہیں 158 روپے فی من کے حساب سے ادائیگی کررہے میں جبکہ پچھلے سال کے بقایاجات کئی وعدوں کے باوجود ادانہیں کیے گئے ہیں۔ (ڈان، 7 دیمبر،صفحہ 7)

10 دسمبر: الیں اے بی کی قیادت میں ایک ہزار سے زیادہ کسانوں نے ٹنڈو محمد خان میں دھرنا دیا۔ 9 وسمبر کو ٹنڈوالہ یار میں بھی الیی ہی مزاحمت کا مظاہرہ کیا گیا تھا۔ کسان گنے کی سرکاری قیمت کے اعلان میں تاخیر کے خلاف مظاہرہ کررہے تھے۔ کسانوں نے گئے کی امدادی قیمت 185 روپے فی من مقرر کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔ (دی ایکپریس ٹرییون، 11 دسمبر، صفحہ 11)

18 دسمبر: سکھر پرلیں کلب کے باہر سندھ پروگر لیو کمیٹی (SPC) کی قیادت میں کئی کسان تظیموں نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ کسانوں کا کہنا تھا کہ وہ بہتر پیداوار کے لیے دن رات کھیتوں میں کام کرتے ہیں لیکن جب فصل منڈی میں جاتی ہے تو انہیں ایسی قیمت ملتی ہے جس سے پیداواری اخراجات بھی پورے نہیں ہوتے۔ کسانوں نے گئے کی امدادی قیمت 200 روپے نی من اور اری 9 چاول کی قیمت 1,000 روپے فی من مقرر کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ (ڈان، 19 دسمبر، صفحہ 19)

XII۔ بیرونی امداد ل

عالمی بینک

23 ستمبر: سیکریٹری زراعت سندھ گلزار شخ نے وزیر اعلی کو بریفنگ کے دوران بتایا کہ عالمی بینک کا زرق ترقی کا منصوبہ سندھ ایگریکلچرل گروتھ پروجیکٹ (SAGP) 30 جون، 2019 تک مکمل ہوگا۔منصوبے کے تحت بینک سندھ حکومت کو 6236.77 ملین روپے زرق ترقی کے لیے فراہم کرے گا جس میں تھجور کی فصل کے لیے 1210.975 ملین روپے اور دھان کی فصل روپے، بیاز کے لیے 1812.25 ملین روپے اور دھان کی فصل

ك ليع 15.5 ملين روي خرج مو نكك ( دُان، 24 عمر، صفحه 18)

22 دسمبر: عالمی بینک نے پاکستان میں دریائے سندھ کے آئی وسائل کی منصوبہ بندی، ترقی، انتظامی امور کی بہتری میں مدد کے لیے 35 ملین والرز کے اضافے قرضے کی منظوری دے دی ہے۔ (وان، 23 وسمبر، صفحہ 5)

### ایشیائی تر قیاتی بینک

5 ستمبر: ADB (اے ڈی بی) نے 2015 تا 2019 کے دوران زرعی شعبے کے لیے 500 ملین ڈالرز کی سرمایہ کاری کا اعلان کیا ہے۔ ذرائع کے مطابق 150 ملین ڈالرز خیبر پختون خواہ اعلان کیا ہے۔ ذرائع کے مطابق 150 ملین ڈالرز خیبر پختون خواہ اور 100 ملین ڈالرز بلوچتان کے آبی وسائل کی ترقی کے منصوبوں، 50 ملین ڈالرز کی اضافی سرمایہ کاری پنجاب اربیکیٹر اگیر کیلچر انویسٹمنٹ پروگرام (PIAIP) اور 105 ملین ڈالرز جلال پور آبیاشی منصوبے کو دیے جائیں گ۔ (ڈان، 6 ستمبر، صفحہ 5)

# جايانی امداد

13 اکتوبر: ہنزہ نگر سے اس سال کے آخر تک 28 ٹن خشک خوبانی جاپان برآ مدکی جائے گی۔خوبانی کی درآ مد جاپان کی مدد سے جاری منصوبہ جاپان مختشک کی مدد سے جاری منصوبہ جاپانی حکومت کے ذریعے جاپان انٹرنیشنل کو آپریشن ایجنسی (JICA) نے 2012 میں گلگت بلتستان میں مقامی کسانوں کی آمدنی میں اضافے کے لیے شروع کیا تھا۔ (ڈان، 14 اکتوبر، صفحہ 5)

15 اکتوبر: JICA (جائیکا) نے ایب آباد میں پانی کی فراہمی کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے منصوبے کا اعلان کیا ہے جس کی مالیت 40 ملین ڈالرز ہے۔منصوبے سے عوام کو پینے کے پانی تک رسائی میں در پیش مسائل کا خاتمہ ہوگا۔ (دی ایکپرلیس ٹربیون، 16 اکتوبر، صفحہ 11)

جرمن امداد

16 ستمبر: ایک خبر کے مطابق جرمنی پاکستان کو کے پی کے میں دریائے کابل پرتغمیر شدہ 50 سال پرانے وارسک پن بجل گھر کی مرمت کے لیے 40 ملین بورو قرض فراہم کرے گا۔ واپڈا کے مطابق بجل گھر کی مرمت اور جدت کے بعد اس کی معادییں 30 سے 40 سال اضافہ ہوگا۔ (ڈان، 17 ستمبر، صفحہ 5)

اقوام متحدہ کی امداد

2 اکتوبر: اقوام متحدہ نے ضلع چرال میں آنے والے سلاب کے بعد زرعی معیشت اور پینے کے پانی کے لیے 362,000 ڈالرز کی امداد دینے کا اعلان کیا ہے۔ (ڈان، 3 اکتوبر، صفحہ 5)

# ب۔ عالمی زرعی خبریں

#### ا۔ زرعی مواد

#### ز مین

30 و مبر: چینی کمپنیاں درجنوں ممالک میں کارخانے ، صنعتی پارک اور بجلی گھر قائم کرنے کے لیے زمینیں حاصل کررہی ہیں۔ چیلی میں کہ بنیاں بھی امریکہ، جاپان اور پور پی بڑی معیشتوں کی طرح نئی منڈیوں کی تلاش میں سرگرم ہیں۔ پچیلی ایک دہائی میں چین نے زمین اور دیگر صنعتی مشیزی کی مدمیں جو غیر ملکی سرمایہ کاری کی وہ 20 بلین ڈالرز سالانہ تھی جو گزشتہ سال 120 بلین ڈالرز تک جا پہنچی ہے۔ (اغزیشل نیویارک ٹائمنر، 31 دیمبر، صفحہ 1)

# اا۔ زرعی مداخل

# قدرتى اور صنعتى زراعت

28 ستمبر: ایک مضمون کے مطابق جمونان نے سال 2011 میں نیشنل آرگینک پروگرام (NOP) کے نام سے قدرتی طریقہ ذراعت کو ملک میں ناری شعبے کو مکمل طور پر قدرتی طریقہ ذراعت کو ملک میں زری شعبے کو مکمل طور پر قدرتی طریقے کی طرف منتقل کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت کسانوں کو نامیاتی اور قدرتی طریقہ ذراعت کی تربیت بھی دی گئی ہے۔ کاشت کاروں کا کہنا ہے قدرتی طریقہ ذراعت کے تحت اگائی جانے والی فصلیں نہ صرف صحت کے لیے مفید ہیں بلکہ خوش ذاکقہ بھی ہوتی ہیں۔ (انٹیشنل نیویارک ٹائمنر، 29 سمبر، صفحہ 13)

#### • کھاد

9 نومبر: بھارت میں کھاد اور زرعی ادویات پر مشتمل کیمیائی شعبہ تیزی سے پھیل رہا ہے۔ دی فیڈریشن آف انڈین چیمبر آف کا مرس اینڈ انڈسٹری (FICCI) نے حال بی میں بھارت میں غیر معیاری زرعی ادویات کے حوالے سے ایک رپورٹ جاری کی تھی جس کا مقصد ملک میں غیر قانونی زرعی ادویات کے پھیلاؤ کو اجا گر کرنا تھا۔ رپورٹ کے مطابق فسلوں کے تحفظ کی بیصنعت اندازاً 250 بلین (بھارتی) روپے کی ہے۔ رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ اگر

فوری اقدامات نہ کیے گئے تو جعلی ادویات کی شرح 2019 تک انتہائی تشویش ناک سطح تک پہنچ جائے گی۔ (آنند کمار، ڈان، 9 نومبر،صغہ 5، برنس اینڈ فنانس)

### ااا۔ غربت اور غذائی تحفظ

#### غربت

2 اکتوبر: فرانس کے ماہر معاشیات تھوس پکیٹی (Thomas Piketty) نے بین الاقوامی امدادی اداروں کو سخت تقید کا فشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ امداد براعظم افریقہ میں منتحکم معاشی بڑھوتری کے باوجود لاکھوں لوگوں کو غربت سے نکالنے کی جدوجہد کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ افریقی اقوام کو اپنے قدرتی وسائل سے حاصل شدہ دولت پر اختیار کے لیے بھی کام کرنا چاہیے۔ امداد ساجی خدمت فراہم کرنے کا ایبا طریقہ ہے جس میں انتہائی اہم شعبوں عوامی تعلیم اور صحت کونظر انداز کیا جاتا ہے۔ (ڈان، 3 اکتوبر، صفحہ 11)

5 اکتوبر: عالمی بینک نے دعویٰ کیا ہے کہ تاریخ میں پہلی بار اس سال کے اواخر تک شدید غربت میں زندگی گزار نے والے افراد کی تعداد کم ہوکر دنیا کی کل آبادی کے 10 فیصد سے بھی کم ہو جائے گی جو کہ سال 2012 میں 12.8 فیصد تھی۔ مشرقی ایشیاء میں 82.6 ملین افراد انتہائی غربت میں زندگی گزارتے ہیں۔ سال 2012 میں بیکل آبادی کا 7.2 فیصد حصہ تھے جو اب کم ہوکر 4.1 فیصد ہو گئے ہیں۔ افریقہ کے جنوبی جھے (Sub-Saharan) میں اب بھی 42.2 فیصد افراد انتہائی غربت میں زندگی گزارتے ہیں۔ (ڈان، 16 کتوبر، صفحہ 11)

26 اکتوبر: ایک مضمون کے مطابق دنیا میں ایک بلین افراد شدید غربت میں زندگی گزار رہے ہیں۔ معیشت دان کہتے ہیں کہ اس کی وجہ قلت ہے۔ اتنے وسائل نہیں کہ انہیں خوراک دی جاسکے اس کے لیے ضروری ہے کہ پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔ بیحل جان بوجھ کر اصل مسکلے سے توجہ ہٹانے کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ غربت کی وجہ وسائل کی کمی نہیں بلکہ وسائل کی تقییم ہے۔ آکسفیم کی 2014 کی رپورٹ کے مطابق دنیا کے 80 امیر ترین افراد کے پاس 1.3 ٹریلین ڈالرز سے زیادہ دولت ہے جو دنیا کی کل نجی ملکیت کا آدھا حصہ ہے۔ صرف ان 80 افراد پر 33 فیصد نگس عائد کیا جائے تو یوری دنیا میں شدید غربت کے شکار افراد کو تعلیم ، خوراک، لباس، گھر اور صحت کے وسائل فراہم کرنے

کے لیے کافی ہے جبکہ دنیا بھر کے دفاعی بجٹ کا صرف 33 فیصد حصہ دنیا سے غربت کو مٹا سکتا ہے۔ (ڈاکٹر اسد زمان، دی ایکپرلیں ٹربیون، 26 اکتزبر،صفحہ 6)

### غذائي تحفظ

16 اکتوبر: ایک مضمون کے مطابق بھارت میں 39 فیصد بچے غذائی کی ی وجہ سے نشو و نما میں کی (stunting) کا شکار ہیں۔ بیصور تحال بیٹی، بگلہ دیش اور بار کینا فاسو سے بھی بدتر ہے۔ 200 ملین آ بادی پر مشمل بھارت کی شالی ریاست اتر پردیش میں غذائی صور تحال مزید ہولناک ہے جہاں پانچ سال سے کم عمر بچوں کی اکثریت غذائی کی کی شکار ہے۔ ملک میں 42 فیصد عور تیں زچگی کے وقت کم وزن کا شکار ہوتی ہیں۔ ملک کی آدھی آ بادی بیت الخلاکی سہولت سے محروم ہے اور سالانہ 117,000 بیچ اسہال کی وجہ سے موت کا شکار ہوتے ہیں۔ (کولس کرسٹوف، انٹرنیشن نیویارک ٹائمنر، 16 اکتوبر، صفحہ 18)

23 اکتوبر: ایک مضمون کے مطابق WHO (ڈبلیوانی او) بچوں کو کم از کم چھ ماہ تک ماں کا دودھ پلانے پر زور دیتا ہے۔ دودھ پلانے والی ماؤں کا تناسب بھارت میں 46 فیصد، نا یکجیریا میں 17 فیصد، یمن میں 10 فیصد جبہ امریکہ میں 22 فیصد ہے۔ اندازے کے مطابق ترقی پزیر ممالک میں زیادہ سے زیادہ بچوں کو ماں کا دودھ پلانے سے میں 22 فیصد ہے۔ اندازے کے مطابق ترقی پزیر ممالک میں زیادہ سے 20,000 بچوں کو ماں کا دودھ پلانے سے جس سے عالمی سطح پر بچوں کی اموات میں 12 فیصد کی ہوگ۔ (کولس کرسٹوف، انٹریشنل نیویارک ٹائمز، 23 اکتوبر، صفحہ 7)

١٧ - غذائی اور نقدآ ورفضلیں

غذائى فصليس

• گندم

31 اکتوبر: امریکہ میں گندم کی صنعتی بنیادوں پر کاشت کے حوالے سے واشکٹن اسٹیٹ یونیورٹی کے ماؤنٹ ورزن کیے ہیں گند کیمپس کے ڈائریکٹر اسٹیفن جونز کا کہنا ہے کہ صنعتی زراعت کے آغاز سے پہلے امریکی مقامی آٹا چکیوں کا مختلف اقسام کے گندم سے تیار کردہ آٹا استعال کرتے تھے جو ڈیل روٹی بنانے میں استعال ہوتا تھا۔ گندم کی پیاقسام حیرت انگیز ذائنے اور غذائیت کی حامل تھیں لیکن اب قریب ایک صدی سے امریکہ صنعتی نظام کے تیار کردہ کم غذائیت کے آئے اور خوراک کو محفوظ کرنے والے کیمیائی اجزا سے بھر پور ڈیل روٹی کے لیے موزوں گندم اگار ہا ہے۔ (فیرس جرا Ferris Jabr) انٹریشنل ندیارک ٹائمنر، 31 اکتوبر، صفحہ 2)

#### • دالين

12 اکتوبر: بھارت میں لاکھوں کسانوں اور صارفین کو ہر سال حکومتی منصوبہ بندی اور اداروں کے درمیان روابط کے فقدان کی بھاری قیمت اجناس کی قلت کی صورت ادا کرنی پڑتی ہے جیسے کے دالوں کی پیداوار جو اس سال بھی 14 فقدان کی بھاری قیمت اجناس کی قلت کی صورت ادا کرنی پڑتی ہے جیسے کے دوران بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے شدید فقصان سے دوجار ہیں۔ (آئند کمار، ڈان، 12 اکتوبر، صفحہ 5، برنس اینڈ فنانس)

#### ۷۔ تجارت

14 و مبر: نیرونی میں ہونے والے ڈبلیو ٹی او کے وزراتی اجلاس میں امریکہ نے کہا ہے کہ اشیاء اور خدمات کی 23 ٹریلین ڈالرز کی عالمی تجارت کو آزاد کرنے کے لیے ہونے والے مزاکرات میں گزشتہ چودہ سالوں سے جاری تعطل ختم کرکے پھر سے مزاکرات شروع کیے جا کیں۔ دوجہ میں 2001 میں تجارتی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے شروع ہونے والے عمل سے کامیابی کے امکانات بہت کم رہے ہیں۔ یہ وقت ہے کہ دنیا خود کو دوجہ پابندیوں سے آزاد کر لے۔ (ڈان، 15 دمبر، صفحہ 11)

#### برآ مدات

13 اکتوبر: ایک اخباری مراسلے کے مطابق بھارت کی گائے کے گوشت کی برآ مدات 4.8 بلین ڈالرز تک پہنچ گئی ہیں۔
یو ایس ڈی اے کے مطابق بھارت گائے کے گوشت کی برآ مد میں برازیل اور آسٹریلیا سے آ گے نکل گیا ہے۔
بھارت بڑے پیانے پر سرخ گوشت برآ مد کرتا ہے جو بیل کا ہوتا ہے لیکن اسے گائے کا گوشت ہی کہا جاتا ہے کیونکہ
یو ایس ڈی اے بیل کے گوشت کو بھی گائے کا گوشت ہی شار کرتا ہے۔ (فرحان زہیر، دی ایکسپریس ٹربیون، 13 اکتوبر،
صفح 12)

15 اکتوبر: ایک خبر کے مطابق بھارت گائے کا گوشت برآ مد کرنے والا دنیا کا پانچواں بڑا ملک اور ساتواں بڑا صارف ہے۔ اس کے علاوہ بھارت سے سالانہ 600 ملین ڈالرز مالیت کے مولیثی غیر قانونی طریقوں سے بنگلہ دیش بھیج جاتے ہیں۔ (ڈان،16 اکتوبر، صفحہ16)

### ۷۱- کارپوریٹ شعبہ

21 اکتوبر: چین میں مسلمان اقلیت کے حلال ہوٹل اپنے منفرد اور مزیدار کھانوں کی وجہ سے دیگر قومتیوں میں بھی مقبول ہور ہے ہیں۔ مقبول ہور ہے ہیں۔ بیجنگ اور شکھائی میں بھی حلال کھانے فراہم کیے جارہے ہیں جہاں غیر مسلم متواتر آتے ہیں۔ حلال کھانوں کے ہوٹل اپنے ذائے کی وجہ سے مقامی چینیوں کو بھی اپنی طرف متوجہ کررہے ہیں۔ (دی ایکسپریس ٹربیون، 22 اکتوبر، صفحہ 11)

# خورده فروش کمپنیاں

#### • وال مارث

27 اکتوبر: ایک خبر کے مطابق وال مارٹ اپنے امریکی گا کہوں کو سامان کی ترسیل کے لیے ڈرون کے استعال پرغور کررہی ہے اور گزشتہ چندمہینوں سے کمپنی میں اس عمل کی آ زمائش جاری ہے۔ (ڈان،128 کتوبر،صفحہ11)

# غذائی تمپنیاں

• نیسلے انڈیا

16 نومبر: فوڈسیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز اتھارٹی آف انڈیا (FSSAI) نے سپریم کورٹ میں زیریں عدالت کی جانب سے عیسلے کے حق میں سائے جانے والے فیصلے کے خلاف اپیل کی ہے۔ واضح رہے کہ بھارت میں بیسلے کے تیار کردہ میگی نوڈلز میں بھاری مقدار میں سیسہ (Lead) پایا گیا تھا۔ (ڈان، 17 نومبر، صفحہ 11)

#### • كَلْدُونللا

10 ستمبر: امریکی غذائی کمپنی مکڈونلڈ نے کہا ہے کہ وہ اپنی مصنوعات میں فارم کے انڈوں کا استعمال نہیں کرے گ

بلکہ صرف آزاد ماحول میں پالی گئی مرغیوں (cage-free) کے انڈے استعال کرے گی۔ کمپنی سالانہ دو بلین انڈے استعال کرتی ہے جو امریکہ میں انڈوں کی کل پیداوار کا حیار فیصد ہے۔ (انٹرنیشنل نیویارک ٹائمنر، 11 ستبر،صفحہ16)

## زرعی ادویات کی کمپنیاں

11 وسمبر: امریکی تیمیکل کمپنیاں، ڈاؤ اور ڈوپونٹ نے ضم ہوکر دنیا کی سب سے بڑی تیمیکل کمپنی بنانے کا فیصلہ کیا ہے جس کی مالیت 130 بلین ڈالرز ہوگی۔ ڈاؤ اور ڈوپونٹ تین الگ الگ شعبوں کی کمپنیوں میں بٹ جائیں گی جس میں ایک شعبہ زراعت بھی ہے۔ (ڈان،12 دسمبر،صنحہ11)

# ۷۱۱ مال مولیثی، ماہی گیری اور مرغبانی

# مال مونیثی

1 و مبر: ایک خبر کے مطابق چینی سائنسدان نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ انتہائی جدید کلون ٹیکنالوجی کی بدولت انسان کا متعطل متبادل بھی بناسکتے ہیں یعنی کسی انسان کا دوسرا ویہا ہی نمونہ بنا سکتے ہیں۔عوامی رقمل کے پیش نظر اس پر کام معطل ہے۔ بویا لائف گروپ (Boya Life Group) اور دیگر شراکت داروں کا کلون ٹیکنالوجی کا حامل پلانٹ شالی چین کے شہر ٹرانجی (Tranjin) میں ہے جہاں سات ماہ بعد کلون شدہ گائے کی پیداوار شروع ہوجائے گی۔ اس پلانٹ سے 2020 سے سالانہ ایک ملین کلون کی گھیپ تیار ہوگی۔ (ڈان، 2 دمبر،صفحہ 14)

## ماہی گیری

### • جينياتي مچھلي

2 دسمبر: امریکہ کی فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈسٹریشن (FDA) کی جانب سے حال ہی میں سامن مچھلی کی جینیاتی قسم کو ماحول اور خوراک کے لیے محفوظ قرار دینے اور ادارے کی جانب سے ماحول اور غذائی شخفظ کی انجمنوں کی جانب سے جینیاتی محصلی پرلیبل لگانے کی درخواست مستر د کیے جانے کے حوالے سے انٹریشنل نیویارک ٹائمنر نے اپنے اداریے میں لکھا ہے کہ کا ٹکریں اس فیصلے کو واپس لے، صارفین کو یہ جانے کا حق ہے کہ وہ کیا گھا رہے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق یہ

جینیاتی سامن مچھلی ایکوا باؤنٹی ٹیکنالوجیر ( AquaBounty Technologies) نے بنائی ہے۔ کمپنی نے اس میں ایسا جینیاتی مواد داخل کیا ہے جس سے بیمچھلی اس وقت منڈی میں دستیاب قدرتی سامن مچھلی کے مقابلے دگنے وزن تک براہ سکتی ہے۔ FDA (ایف ڈی اے) نے جینیاتی سامن کی افزائش صرف زمین پر قائم تالا بوں میں دو مقامات پر کرنے کی اجازت دی ہے ایک کینڈا میں جہاں سامن مچھلی کے انڈوں میں جینیاتی مواد داخل کیا جاتا ہے اور دوسرا پانامہ میں جہاں ان کی مقررہ وزن تک افزائش کی جاتی ہے۔ جینیاتی سامن میں افزائش نسل کی صلاحیت نہیں ہوگ اس لیے یہ اگر سمندر میں چلی بھی جائے تو قدرتی سامن مچھلی کے ساتھ مل کر افزائش نسل نہیں کرسکے گی۔ (انٹریشن نسل کی مناداریہ)

#### ۷۱۱۱ ماحول

9 دسمبر: ایک مضمون کے مطابق میکونگ دریا، جو چین، میانم، تھائی لینڈ، لاؤس، کمبوڈیا اور ویت نام سے گزرتا ہے پر مزید 12 ڈیم دریا پر اور 78 ڈیم دریا سے نکلنے والی شاخوں پر بنائے جارہے ہیں۔ پن بجلی اگرچہ ماحول دوست بجلی تصور کی جاتی ہے لیکن ڈیموں کی تغییر سے ماحول اور لوگوں کے روزگار پر تباہ کن اثرات مرتب ہونگے۔ میکونگ دریا کے ساتھ رہنے والے 60 ملین افراد ماہی گیری کے ذریعے روزگار حاصل کرتے ہیں۔ اس تناظر میں ایک عالمی تحقیق جریدے کا کہنا ہے کہ اب یہ نہایت ضروری ہوگیا ہے کہ کسی بھی ڈیم کی تغییر سے پہلے ماحول، خاص کر آئی ماہرین کی دریا کو سامنے لایا جائے تا کہ انجینئر اس کے مطابق ڈیم کا خاکہ تیار کریں۔ (اریکا گائز، انٹرنیشن نیویارک ٹائمنر، 9 دمبر، صفح کی، آئیش ربورٹ)

#### ز مین

7 نومبر: ایک خبر کے مطابق امریکی صدر اوبامہ نے کینڈاکی جانب سے امریکہ میں تعمیر کی جانے والی کی سٹون ایکس ایل آئل پائپ لائن (Keystone XL Oil Pipeline) پر پابندی لگا دی ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ یہ پائپ لائن قومی مفاد میں نہیں ہے اور ماحولیات کے لیے بھی نقصان پہنچ سے موسی تبدیلی کے خلاف اقدامات کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ (دی ایک پر لی ٹر بیون، 8 نومبر، صفحہ 11)

جنگل جنگلی حیات

13 ستمبر: افریقی ملک بولسوانا (Botswana) کے پچھ دیہاتی قانونی طور پرشکارٹرانی ہنتگ (Trophy Hunting) پر لگائی گئی پابندی کے فیصلے سے ناخوش ہیں۔ ان کہنا ہے کہ شیر اور دیگر جنگلی جانور نہ صرف ان کے ذریعہ معاش کو نقصان پینچاتے ہیں بلکہ لوگ بعض اوقات خوف کی وجہ سے گھروں میں محصور ہو کر رہ جاتے ہیں۔ جنگلی جانور مال مویثی پر جملہ کرتے ہیں اور ہاتھی دیہاتیوں کے کھیتوں اور فصلوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ (انٹیشنل نیویارک ٹائمنر، 14 ستبر، صفحہ ا)

21 ستمبر: ایک خبر کے مطابق جکارتہ کے جنگلات میں نامعلوم افراد سارٹرن (Sumatran) ہاتھی کو مار کر ہاتھی دانت لے گئے۔ واضح رہے کہ اس ہاتھی کی نسل کا شار خطرے سے دوچار جنگلی حیات میں ہوتا ہے اور اندازے کے مطابق 3,000 سے بھی کم ساٹرن ہاتھی بیچے ہیں۔ (ڈان،22 سمبر،صفحہ11)

23 ستمبر: ایک خبر کے مطابق اوبامہ انظامیہ نے اپنے ملک کی 11 مغربی ریاستوں میں پائے جانے والے پرندے تیج گروس (Sage Grouse) کوخطرے سے دوچار پرندوں کی اقسام میں شامل نہیں کیا ہے۔ مزکورہ پرندے کی تعداد میں گزشتہ صدی میں 80 فیصد کی واقع ہوچکی ہے۔ اس پرندے کو خطرے سے دوچار اقسام میں زمین سے تیل اور گیس نکا لئے کی صنعت اور مقامی معیشت کو دھچکہ لگنے کے پیش نظر شامل نہیں کیا گیا۔ (انظیشل نیویارک ٹائمز، 24 ستبر، صفحہ 15)

23 اکتوبر: برفانی چیتے کے عالمی دن کے موقع پر ڈبلیو ڈبلیوانف کی جانب سے جاری کی گئی تحقیق کے مطابق بڑھتے درجہ حرارت کی وجہ سے برفانی چیتے کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ پہاڑوں پر برف کے بھیلنے کی وجہ سے یہ جانور اپنے مسکن سے محروم ہوجاتا ہے۔ ادارے کے اہلکار رشی کمار شرما کا کہنا ہے برفانی چیتے کی بقاء کے لیے ہنگامی اقدامات کی ضرورت ہے ورنداس کی نسل ختم ہوجائے گی۔ (دی ایک پریس ٹرییون، 24 اکتوبر، صفحہ 3)

28 اکتوبر: ایک مضمون کے مطابق افریقہ کے کئی حصول میں افریقی شیروں کی تعداد میں تیزی سے کمی واقع ہوئی ہے۔ افریقی شیروں کے تحفظ کے لیے اقدامات نہ کیے گئے تو اگلی دو دہائیوں میں ان کی تعداد کم ہوکر آ دھی رہ جانے کا اندیشہ ہے۔ سائنسدانوں کا اندازہ ہے کہ اس وقت افریقہ میں شیروں کی تعداد 20,000 ہے۔ (اریکا گوڈی، انٹریشنل نیوارک ٹائمنر، 20 کتوبر، صفحہ 8)

يانی

#### • آلودگی

6 اکتوبر: چلے میں منعقد ہونے والی دوسری سالانہ آور اوشین کانفرنس ( Our Ocean Conference) میں امریکہ نے غیر قانونی ماہی گیری، سمندری آلودگی اور سمندر میں جاری دیگر جرائم کے خاتمے کے لیے اقدامات کا اعلان کیا ہے جس میں دوسمندری حیات کے تحفظ کے لیے محفوظ علاقے (نیشنل مرین سینگچرین) کا قیام بھی شامل ہے۔ (انٹرنشنل جنویارک ٹائمنر، 7 اکتوبر، صفحہ 5)

فضا

#### • آلودگی

2 دسمبر: بھارت کی ماحولیاتی عدالت نیشنل گرین ٹریبوئل نے دہلی میں فضائی آلودگی پر تقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکام اس مسئلے پر ایک اجلاس بلائیں۔ بھارتی دراکھومت میں دھند کی وجہ سے صورت حال سنگین ہوگئ ہے۔ ڈبلیوا یک او نے دہلی کو فضائی آلودگی کے اعتبار سے برترین شہر قرار دیا ہے۔ (ڈان، 3 رسمبر، صفحہ 14)

7 و مبر: چین کے شہر بیجنگ میں سخت دھند کی وجہ سے پہلی بار انتہائی خطرے (ریڈ الرٹ) کا انتہاہ جاری کردیا گیا ہے جس کے بعد شہر کے اسکول تین دن کے لیے بند کردیے گئے۔کارخانوں اور ذرائع آمد و رفت پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ ماحولیاتی شخفط کے شہری ادارے نے بیا قدام صحت عامہ اور فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لیے کیا۔ (ڈان، 8 دمبر،صفحہ 16)

Xا۔ موسمی تبدیلی

10 ستمبر: اے ڈی بی کی ایک تجزیاتی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگر عالمی درجہ حرارت کو دو ڈگری سینٹی گریڈ تک محدود رکھا جائے تو بھی سال 2050 تک جنوبی ایشیاء کی مجموعی معیشت کو 1.3 فیصد نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بینک کی ڈائر یکٹر برائے موسی تبدیلی پریتی بنداری نے کہا ہے کہ جنوبی ایشیاء موسی تبدیلی سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والا خطہ ہے۔ (ڈان، 11 ستبر، صفحہ 12)

1 اکتوبر: ایک مضمون کے مطابق چھ سال قبل امریکہ کی سیکریٹری اسٹیٹ ہیلری کانٹن نے موسی تبدیلی سے متاثرہ غریب ممالک کی مدد کے لیے سال 2020 تک 100 بلین ڈالر فراہم کرنے کا اعلان کیا تھا اور ترقی یافتہ شعتی اقوام نے ساتھ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اس ہدف کے لیے مقررہ وفت ختم ہونے میں چند سال باقی رہ گئے ہیں اور اب پیرس میں امیر غریب تمام ممالک اگلے ماہ ایک نیا معاہدے کے غریب تمام ممالک اگلے ماہ ایک نیا معاہدے کے کرنے جارہے ہیں۔ پیچھلے100 بلین ڈالرکی امداد کے معاہدے کے بارے میں کی ایگریکٹوسکریٹری کرسٹینا فیکھنے(Christiana Figue) نے کہا بارے میں کوئی حکمت عمل (road map) نہیں ہے۔ (ایڈارڈو پورڈ، انٹریشنل نیویارک ٹائمز، 1 اکتوبر،صفی 12)

2 اکتوبر: بھارت نے وہمبر میں پیرس میں موسی تبدیلی کے حوالے سے ہونے والے سربراہی اجلاس سے قبل اخراج میں کی سے متعلق اپنی منصوبہ بندی جاری کی ہے جس میں رکازی ایندھن کے استعال کو کم کرکے فضا میں گرین ہاوس کی سے متعلق اپنی منصوبہ بندی جاری کی ہے جس میں رکازی ایندھن کے استعال کو کم کرکے فضا میں کی شامل ہے۔ بھارتی سربراہ کا کہنا ہے کہ ان کی ترجیح اپنے عوام کو غربت سے نکالنا ہے۔ بھارت کا کہنا ہے کہ وہ کاربن اخراج میں مکمل طور پر کی کا وعدہ نہیں کرسکتا البتہ کسی حد تک اخراج کی سطح کو کم کرے گا۔ واضع رہے کہ بھارت فضا میں کاربن خارج کرنے والا دنیا کا تیسرا بڑا ملک ہے۔ (انٹریشنل نیویارک ٹائمنر، 3 اکتوبر، صفح دی

9 اکتوبر: پیرو کے دارککومت لیما میں اس ہفتے دنیا میں موسی تبدیلی کے خلاف سرگرم بااثر سربراہان کا اجلاس ہونے جا رہا ہے جس میں موسی تبدیلی سے نمٹنے کے لیے سالانہ 100 بلین ڈالرز اکھٹا کرنے کے حوالے سے بات ہوگی۔ بیرقم موسی تبدیلی سے سب سے زیادہ متاثر ممالک کوفراہم کی جائے گی۔ (ڈان،10 اکتوبر،صفحہ12) 16 اکتوبر: دنیا کی 10 معروف تیل اور گیس کمپنیاں جن میں برٹش پٹرولیم اور ثیل بھی شامل ہیں، نے فضا میں گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں کمی کے عزم کا اظہار کیا ہے جسے ماحولیاتی تحفظ کی عالمی تنظیم گرین پیس نے عوامی پزیرائی کے حصول کی ایک حیال قرار دیا ہے۔ کمپنیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے پہلے ہی فضا میں کاربن گیسوں کے اخراج کو 20 فیصد کم کر دیا ہے۔ (ڈان، 17 اکتوبر، صفحہ 10)

### عالمي حدت

16 ستمبر: چین اور امریکہ عالمی سطح پر فضا میں سب سے زیادہ گرین ہاؤس گیس خارج کرنے والے ممالک ہیں۔ دونوں ممالک نے دونوں ممالک نے بیت کہ دونوں ممالک نے حالیہ دنوں اس مسئلے پر بات کرنے کے لیے ایک اجلاس منعقد کیا تھا جس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ سال 2025 تک فضا میں گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کو کم کریں گے۔ (انٹرنیشل نیویارک ٹائمز، 17 ستبر، صفحہ 3)

23 ستمبر: ایک خبر کے مطابق بین الاقوامی کمپنیوں نے موسی تبدیلی کے اثرات کو کم کرنے کے لیے قابل تجدید توانائی کے استعال کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کمپنیوں میں وال مارٹ، جونس اینڈ جونس سمیت نو دیگر بین الاقوامی کمپنیاں شامل بیں۔ پروکٹر اینڈ گیمبل نے سال 2020 تک 30 فیصد قابل تجدید توانائی پر منتقل ہونے کا ہدف مقرر کیا ہے جو اس وقت سات فیصد پر ہے۔ (انٹریشن نیویارک ٹائمنر، 24 ستمبر، صفح 11)

9 نومبر: ورلڈ میٹر ولوجیکل آرگنائزیشن (WMO) نے اپنی سالانہ رپورٹ میں کہا ہے کہ 2014 میں ایک مرتبہ پھر فضا میں گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ فضا میں مجموعی طور پر کاربن ڈائی اکسائیڈ میتھین اور نائٹرس آکسائیڈ کے اضافے نے ایک بار پھر گزشتہ سال کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ (ڈان،10 نومبر،صفحہ11)

6 نومبر: اقوام متحدہ کے گرین کلائمٹ فنڈ (GCF) نے ترقی پذیر ممالک میں موسی تبدیلی سے نمٹنے کے لیے اپنے پہلے منصوب کے تحت امداد فراہم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ادارے نے ایک اعلامیے میں کہا ہے کہ آٹھ منصوبوں کے تحت منصوب کے تحت امداد فراہم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ادارے نے ایک اعلامیے میں کہا ہے کہ آٹھ منصوبوں کے تحت 168 ملین ڈالرز پیرو، ملاوی، سینیگال، بنگلہ دیش، فنی اور مالدیپ کوفراہم کیے جائیں گے۔ (ڈان، 7 نومبر، صفحہ 12)

19 نومبر: بینکاک، تھائی لینڈ میں موسی تبدیلی کے حوالے سے نوجوانوں کے لیے منعقد کی گئی دو روزہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اقوام متحدہ کے سابق سیرٹری جزل کوئی عنان نے کہا ہے کہ موسی بحران سے نمٹنے کے لیے ترقی یافتہ ممالک سے 1,300 نوجوان یافتہ ممالک سے 1,300 نوجوان مندوبین نے شرکت کی۔ (ڈان،20 نومبر،صفحہ15)

30 نومبر: چین کی سرکاری ویب سائٹ نے پچھلے ہفتے ملک میں موسی تبدیلی کے حوالے سے تیسری تجویاتی رپورٹ میں بتایا ہے کہ 1970 سے 2012 تک سطح سمندر میں سالانہ 2.9 ملی میٹر اضافہ ہوا ہے جبکہ 1970 سے اب تک برفانی پہاڑ 10 فیصد تک سکڑ چکے ہیں۔ اس صدی کے آخر تک درجہ حرارت پانچ ڈگری سلیسس تک بڑھ جانے کا خطرہ ہے جو سطح سمندر میں مزید اضافے کا سبب بنے گا جس سے چین کے سب سے زیادہ آبادی والے ساحلی شہر خطرے کی زدمیں آ جائیں گے۔ (ڈان، 1 دیمبر، صفحہ 5)

# عالمي سربراہي كانفرنس

30 نومبر: امریکی صدر بارک اوبامہ نے پیرس میں موسی تبدیلی پر شروع ہونے والے سربراہی اجلاس کے موقع پر اپنے خطاب میں کہا ہے کہ کاربن اخراج کے حوالے سے امریکہ دوسرا بڑا ملک ہونے کے ناطے عالمی حدت میں اضافے میں اپنے کردار کو قبول کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ موسی تبدیلی کے خطرناک اثرات اس صدی میں نمایاں ہوں گے۔ کاربن خارج کرنے والی توانائی کا کم استعال اور اقتصادی ترقی دو مختلف با تیں نہیں ہیں۔ اس موقع پر چینی صدر ذی جن پنگ (Xi Jinping) نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کو ترقی یا فتہ اور ترقی پر برممالک کی ترقی میں فرق کا اعتراف کرنا ہوگا تا کہ غریب ممالک کے لیے اہداف کی تختی کو کم کیا جاسکے۔ (ڈان، 1 دہمر، صفحہ 15)

30 نومبر: بھارتی وزیراعظم نریندرمودی نے موسی تبدیلی پرسربراہی اجلاس کے حوالے سے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ غریب ممالک اس بات پر زور دیتے غریب ممالک اس بات پر زور دیتے جسے ممالک اس بات پر زور دیتے جس کہ ترقی یافتہ ممالک، جنہوں نے طویل عرصے فضاء کو آلودہ کیا، کو کاربن کے اخراج میں زیادہ کی کرنی چاہیے کیونکہ اقوام متحدہ کے تحت 20 سال پہلے شروع ہونے والی موسی تبدیلی پر بات چیت میں ''مختلف طرح کی ذمہ داریوں''

30 نومبر: زمبابوے کے صدر رابرٹ موگابے نے پیرس سربراہی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ افریقی ممالک پرموسی تبدیلی کی وجوہات کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے لیکن اس سے پیدا ہونے والے خطرات افریقہ پر منڈلا رہے ہیں۔ افریقی ممالک کے پاس وہ ذرائع نہیں جن سے وہ خشک سالی اور سطح سمندر میں اضافے جیسے خطرات کا مقابلہ کرسکیں۔ انہوں نے زور دے کرکہا کہ''ہم اس سلطے میں نہ زیادہ ذمہ داری لے سکتے ہیں اور نہ لیس گے کیونکہ ایسا کرنے سے افریقی ممالک کی ترقی اور غربت دور کرنے کی کوششیں متاثر ہونگی''۔ (ڈان، 1 دسمبر، صفحہ 15)

1 دسمبر: پیرس میں موسمی تبدیلی کے حوالے سے جاری کانفرنس میں بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ ''موسمی تبدیلی کا زمہ دار بھارت نہیں پھر بھی اسے الزام دیا جاتا ہے۔ بیہ خوشحالی اور صنعتی انقلاب کو طاقت رکازی ایندھن سے ملی ہے لیکن آج ہم بھارت میں اس کے نتائج کا سامنا کررہے ہیں''۔ (انٹیشنل نیویارک ٹائمنر، 2 دسمبر، صفحہ 1)

1 دسمبر: بھارت جو دنیا میں گرین ہاؤس گیس خارج کرنے والا تیسرا بڑا ملک ہے پیرس اجلاس میں سخت موقف اختیار کیے ہوئے ہے۔ ترقی یافتہ ممالک گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں کی کا مطالبہ کررہے ہیں جبکہ بھارت جیسے ترقی پزیر ممالک کا موقف ہے کہ انہیں اپنی معاشی ترقی کے لیے رکازی ایندھن کے استعال میں اضافے کی ضرورت ہے یا پر انہیں کئی بلین ڈالرز امداد کے طور پر چاہیے تاکہ وہ ماحول دوست توانائی کی طرف سفر آسانی سے طے کرسکیں۔ (انٹیشنل نیوارک ٹائمز، 2 وسبر،صفی 1)

1 و مبر: ایک خبر کے مطابق موسمی تبدیلی پر پیرس میں جاری بات چیت 54 صفحات پر مشمل دستاویز پر ہورہی ہے۔ اس مسود کو دنیا کے سب سے مشکل معاہدے کا مسودہ تصور کیا جارہا ہے جس میں ہر لفظ پر اختلافات ہیں۔ اس تاریخی دستاویز کو 11 دسمبر تک بیہ ہدف حاصل کرنا ہے کہ کرہ ارض کا درجہ حرارت صنعتی انقلاب سے پہلے کی سطح سے 1.5 یا 2.0 وگری سلیس اضافے تک محدود رہے۔ (دی ایک پریس ٹر بیون، 2 دسمبر، صفحہ 11)

2 وسمبر: موسی تبدیلی پر عالمی سربراہی کانفرنس کے موقع پر آکسفیم نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ دنیا کی آبادی کے 10 فیصد امیر افراد دنیا میں کاربن اخراج کی آوھی مقدار کے ذمہ دار ہیں جبکہ دنیا کی آدھی غریب آبادی دس فیصد اخراج کی ذمہ دار ہے۔ (ڈان، 3 دسمبر، صفحہ 11)

5 رسمبر: ایک خبر کے مطابق فرانس میں پیرس کے نواحی علاقے کی بور گیٹ (Le Bourget) میں 195 مما لک کے نمائندوں نے ایک مسودہ تیار کرنے میں کامیابی حاصل کرلی ہے جو موسمی تبدیلی پر معاہدے کی بنیاد بن سکتا ہے۔ (ڈان، 6 دسمبر،صفحہ14)

7 دیمبر: ایک خبر کے مطابق پیرس کے نواحی علاقے لی بور گر Le Bourge) میں جاری موسی تبدیلی پر بین الاقوامی بات چیت میں یہ بات اب واضح ہو پیکی ہے کہ موسی تبدیلی پر عالمی معاہدہ اگر قانونی طور سے نافذ ہو بھی جاتا ہے تب بھی اس پر عمل درآ مد کروانے کے لیے کسی طرح کی سزا کا طریقہ کارنہیں اپنایا جائے گا کیونکہ کاربن اخراج کے حوالے سے اپنے بدف کو حاصل نہ کرنے والے ممالک کے لیے تمام دنیا کے ممالک کا دباؤ ہی کافی ہوگا۔ (ڈان، 8 دبمبر، صفحہ 13)

11 و مبر: پیرس میں اب تک 184 ممالک نے فرانس میں جاری موسی تبدیلی پر عالمی اجلاس میں اپنے تفصیلی منصوبے جع کروا دیے ہیں جن میں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ کس طرح اپنے ملک میں کاربن اخراج کو 2020 کے بعد سے کم کریں گے۔ ممالک سے توقع کی جارہی ہے کہ وہ ہر 10 سال بعد اکھٹا ہو کر اپنے لیے کاربن اخراج کو مزید کم کرنے کے لیے سخت اہداف طے کریں۔ امریکہ چاہتا ہے کہ موسی تبدیلی کے اہداف کی نگرانی کے لیے انٹر بیشنل اٹا مک انر جی ایجنسی (IAEA) جیسا ادارہ ہو۔ ترتی پزیر ممالک کو صاف توانائی کی طرف منتقل کرنے میں سرمایہ درکار ہے جے ترتی یافتہ ممالک کو اور کرنے کا وعدہ پورا کرنا ہے۔ بھارت نے واضع کیا ہے کہ بیسرمایہ ترتی یافتہ ممالک اپنے عوامی فنڈ سے فراہم کریں جبکہ امریکہ اس حوالے سے سرمایہ کاری کوفروغ دینے پر زور دے رہا ہے۔ (انٹریشنل نیویارک ٹائمز،11

12 وسمبر: فرانس میں تقریباً دو سوممالک نے موسی تبدیلی سے اڑنے کے لیے پیرس کے عالمی معاہدے پر وستخط

کردیے۔ اس معاہدے میں دنیا بھر کے ممالک سے کہا گیا ہے کہ وہ اجتماعی طور پر گرین ہاؤس گیسوں کا اخراج پہلے کم کریں اور پھر ککمل طور پرختم کریں۔لین میہ معاہدہ ان ممالک پر کوئی جرمانہ عائد نہیں کرتا جو اخراج میں کی نہیں کرتے ہیں۔ (ڈان، 13 دمبر،صفحہ1)

## x۔ قدرتی بحران

5 اکتوبر: انٹرنیشنل فیڈریشن آف ریڈکراس اینڈ ریڈکریسنٹ سوسائٹیز (IFRC) کی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق ال نینو (El Nino) اور سخت موسم کی وجہ سے افریقہ کے جنوبی حصول میں 10 ملین افراد بھوک کا شکار ہورہے ہیں۔ 60 ملین افراد سیلاب، خشک سالی اور غیر متوقع بارشوں کی وجہ سے غذائی قلت کا شکار ہیں۔ (ڈان، 6 اکتوبر، صفحہ 15)

27 اکتوبر: اقوام متحدہ کی ایشیا پیسیفک ڈیزاسٹر رپورٹ 2015 (UN Asia-Pacific Disaster Report 2015) کے مطابق ایشیا پیسیفک موسی تبدیلی کے باعث ہونے والی سب سے زیادہ تباہی کا شکار خطہ ہے۔ گزشتہ دہائی کے دوران 1,625 فقدرتی آفات کی وجہ سے 500,000 افراد جاں بحق ہوئے۔ یہ آفات پوری دنیا میں آنے والی آفات کا 40 فیصد ہیں۔ ان آفات سے 1.4 ملین افراد متاثر ہوئے ہیں اور خطے کو اقتصادی طور پر 523 بلین ڈالرز کے نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ (ڈان، 128 کتوبر، صفحہ 15)

3 دمبر: موسی تبدیلی پر تجزیه کاروں کے مطابق ہونڈراس، میانمار اور ہیٹی سیلاب، خشک سالی، پہاڑی تودے گرنے کے واقعات کے حوالے سے سر فہرست ہیں۔ ان ممالک کے بعد فلپائن، نکاروگا، بنگلہ دلیش، ویت نام، پاکستان، تھائی لینڈ اور گوئے مالا کے نام آتے ہیں۔ (ڈان، 4 دمبر، صفحہ 15)

#### سيلاب

10 ستمبر: جاپان میں ہونے والی شدید بارش کے بعد سیلاب نے بڑے پیانے پر تباہی کھیلا دی۔ 17 افراد رخمی اور سات لا پہتہ ہیں۔ سیلاب کی وجہ سے 100,000 افراد گھر بار چھوڑ کر دوسری جگہ منتقل ہونے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ (ڈان، 11 ستبر، صفحہ 14)

4 اکتوبر: فرانس میں گزشتہ دنوں ہونے والی بارشوں کی وجہ سے 16 افراد جاں بجق اور پانچ افراد لا پیتہ ہوگئے ہیں۔ تین گھنٹوں تک مسلسل جاری رہنے والی بارش 180 ملی میٹر ریکارڈ کی گئی۔ امدادی اداروں کا کہنا ہے کہ پانی گلالا ہونے کی وجہ سے ڈوسنے والوں کی تلاش میں دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ (ڈان، 5 اکتوبر،صفحہ11)

7 اکتوبر: امریکی ریاست کیرولینا کا وسیع رقبه سیلاب کی وجه سے زیر آب آگیا ہے جس کے نتیج میں 17 افراد جان بحق ہوگئے ہیں۔ (ڈان، 8 اکتوبر، صفحہ 15)

7 نومبر: اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق سومالیہ کے جنوبی حصے میں سیلاب کی وجہ سے گزشتہ ماہ کی 23 تاریخ سے اب تک 90,000 سے زائد افراد متاثر ہوئے اور 42,000 افراد بے گھر ہوگئے ہیں۔ (ڈان، 8 نومبر،صفحہ14)

3 دمبر: بھارتی ریاست تامل ناڈو کے شہر چنائی میں بدترین بارشوں کے بعد سیلاب سے اب تک 269 افراد ہلاک ہو کے ہیں جبکہ بھارتی فوج نے سیلاب میں تھنے ہوئے 2,000 افراد کی جان بچالی ہے۔ (ڈان، 4 دہمبر، صفحہ 15)

# جنگلی آ گ

3 ستمبر: یوکرین کے دارلحکومت کیو (Kiev) میں حکام نے جنگل میں لگی آگ اور دھویں کی وجہ سے ایک دن اسکولوں کو بند رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ شالی علاقے کے جنگل میں لگی آگ نے تین دنوں کے دوران 24 میکٹر پر ببنی جنگلات کو نقصان پہنچایا ہے۔ (ڈان، 4 سمبر، صفحہ 14)

8 ستمبر: انڈونیشیا میں جنگل میں لگی آگ کے دھوئیں سے معمول کی زندگی متاثر ہوگئ ہے، پروازیں ملتوی کردی گئیں اور لوگوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ گھروں میں رہیں۔مضرصحت دھوئیں سے پڑوی ممالک سنگاپور اور ملیشیا کی فضا بھی متاثر ہورہی ہے۔ (ڈان، 9 سمبر،صفحہ 14)

15 ستمبر: شاکلی کیلی فورنیا میں جنگل میں لگنے والی آگ کی وجہ سے ایک عورت ہلاک اور ہزاروں افراد اپنا گھریار جھوڑ

کر دیگر مقامات پر منتقل ہوگئے ہیں۔ آگ بجھانے کے دوران عملے کا ایک اہلکار بھی زخمی ہوگیا جے ہپتال منتقل کردیا گیا ہے۔ (ڈان،16 ستبر،صفحہ14)

30 ستمبر: انڈونیشیا کے صدر جوکو ویڈوڈو (Joko Widodo) نے متعلقہ اتھارٹی کو ہدایت جاری کی ہے کہ ملک کے مغربی حصے میں لگی آ گ کو جلد بجھایا جائے جس کے گہرے دھویں سے ملک کا مغربی حصہ، ملیشیاء اور سنگا پور متاثر ہو رہے ہیں۔ واضع رہے کہ انڈونیشیا کے دوصوبوں ساٹرا اور کالی منتن میں زمین کو زراعت کے لیے صاف کرنے کی غرض سے جنگل کوآ گ لگائی گئی تھی۔ (ڈان، 1 اکتوبر، صفحہ 15)

#### زلزله

15 ستمبر: چلے میں 8.3 میگئی ٹیوٹ کی شدت سے آنے والے زلز لے سے 10 افراد جال بی ہوگئے اور سمندر کے قریب واقع بستیاں مکمل طور پر تباہ ہوگئیں ہیں۔سونامی کے خدشے کے پیش نظر لوگ محفوظ اور او نیچ مقامات کی طرف منتقل ہورہے ہیں۔ (ڈان،18 ستبر،صفح۔14)

#### XI۔ مزاحمت

8 ستمبر: ایک خبر کے مطابق برسلز، بلجیم میں ہزاروں کسانوں نے یور پی یونین ممالک کے وزراء زراعت کے اجلاس کے موقع پر احتجابی مظاہرہ کیا اور مطالبہ کیا ہے کہ دودھ، گوشت اور دیگر زرعی پیداوار کے لیے ہنگامی امداد فراہم کی جائے۔ اجلاس کسانوں کو 500 سے 560 ملین یورو امداد دینے پر غور کرنے کے لیے بلایا گیا تھا۔ (انٹریشنل نیویارک نائمنہ 9 ستبر، صفحہ 13)

### ااX۔ بیرونی امداد

27 ستمبر: چین کے صدر زی جن پنگ (Xi Jinping) نے اقوام متحدہ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے چین غریب ممالک میں ترقی کے لیے ابتدائی طور پر دوبلین ڈالرز فراہم کرے گا۔ اس ترقیاتی امداد میں چین اگلے 15 سالوں میں 12 بلین ڈالرز تک اضافہ کرے گا۔ (انٹیشنل نیویارک ٹائمز،28 متبر،صفحہ13)

# روٹس فارا یکوٹی کا تعارف

روٹس فار ایکوئی استحصال کا شکار اور پسماندہ آبادیوں کے مسائل کو سامنے لانے میں سرگرداں ہے۔ ان شہری اور دیمی علاقوں میں بسنے والی ندہمی افلیتیں، عورتیں اور بیچ بھی شامل ہیں۔ ان مسائل کے حل کے لیے روٹس ایسی راہ ہموار کرنے پر یقین رکھتی ہے، جس سے آبادیاں اپنے معاشی، ساجی اور ساسی حقوق کو سیجھتے ہوئے مین الاقوامی انسانی حقوق کے معاہدوں کے مطابق بہتر معیار کا مطالبہ کرسکیں۔

روٹس فار ایکوٹی نے ابتداء ہی سے اپنی توجہ اسٹریکچرل ایڈجسٹمنٹ پروگرام، ڈبلیو ٹی او اور دوسرے آزاد منڈی کے نیولبرل معاہدوں سے دیجی آبادیوں پر مرتب ہونے والے اثرات کو سیجھنے میں کو شاں ہے۔ اس پس منظر میں ادارہ بنیادی طور پر تین سطحوں پر کام کرتا ہے۔

- 2۔ مقامی، قومی اور عالمی سطح پر باشعور مزاحت کے لیے مختلف طرح کے لائحہ عمل مثلاً تحقیق، تصانیف اور بین الاقوامی رابطہ کاری وغیرہ سے مقامی آبادیوں کو متحرک کرنا اور اس کے ذریعے مزاحت کو بڑھانا۔
- ۔۔ وہ آبادیاں جو جا گیرادارانہ اور سرمایہ دارانہ نظام کے معاشی، سیاسی اور ساجی تلخیاں جھیل رہی ہیں ان کو براہ راست مدد فراہم کرنا۔

ان تین طریقوں سے کام کرتے ہوئے روٹس فار ایکوٹی نے کامیابی کے ساتھ مقامی آبادیوں کے ساتھ صحت مندانہ روابط قائم کیے ہیں۔

پاکتان میں تبدیلی کے لیے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ملک کی معاشی و معاشرتی ترقی عوام کے گرد ہو۔ یہ بنیادی تبدیلی آبادیوں کو متحرک کیے بغیر ممکن نہیں۔ روٹس فارا یکوٹی یہ پختہ یقین رکھتی ہے کہ ساجی شعور اور سیاسی طور پر بیدار آبادیاں ہی اپنے لیے ساجی اور معاشی انصاف حاصل کر سکتی ہیں۔ روٹس مقامی آبادیوں کے ساتھ مل کر سیاسی، معاشرتی اور معاشی انصاف کی جدو جہد پر پختہ یقین رکھتی ہے۔